رہنمائے فارسی
مؤلف
محمد انور حبیب
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ۰ پاکستان

رہنمائے فارسی

مؤلف

محمد انور حبیب

زیر اہتمام

ضیاء المصنفین

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی پاکستان

نام کتاب	رہنمائے فارسی
مصنف	محمد انور حبیب، فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ
زیر اہتمام	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ
اشاعت	اپریل 2005ء
تعداد	دو ہزار
مطبع	اوریلیا پرنٹرز، لاہور
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z458
قیمت	-/110 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون: 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

آئینہ حسن ترتیب

دیباچہ 5
اصطلاحات 9
اسم معرفہ کی اقسام 12
اسم ذات کی تقسیم 12
مرکب اشاری 13
واحد جمع 14
مذکر، مونث 16
اسم نکرہ کی اقسام 18
اسم مصغر 18
اسم مکبر 19
اسم ظرف 20
اسم آلہ 23
اسم صوت 25
اسمائے استفہام/تمرین 26
اسم صفت تفضیلی 28
اسم مصدر 33
حاصل مصدر 35
اسم حالیہ 37
اسم معاوضہ 38
مستثنیٰ کا بیان 39
حروف تہجی کا استعمال 40
اسم ضمیر کی وضاحت 47
عدد کسریٰ 48
اسمائے معیت 49
فعل ناقص و تام 51
فعل معاون 53
افعال رخصتی 55
عنقریب وقوع پذیر ہونے والے فعل 56
ایک فعل کے وقوع کے بعد دوسرا فعل صادر ہونا 58
دعائیہ جملے یا افعال 58
صفت مشبہ 59
جملہ اسمیہ 60
جملہ فعلیہ 60
جملہ خبریہ 61

جملہ انشائیہ	61
محاورات	63
ضرب الامثال	65
لغات عامہ	69
انتخاب از پندنامہ	76
احوال زندگی شیخ عطار	84
سوانح سعدی شیرازی	88
مختصر مقدمۂ گلستان	94
انتخاب از گلستان	98
انتخاب از حکیم وپندہائے سعدی	13
منظومات متفرقہ چند غزلہائے	143
بیا! بمجلس اقبال سعدی	158
رباعیات	162
از کلام غالب	166
از کلام احمد جام	167
ثناء وحمد از سعدی	167
از رباعیات عمر خیام	168
از مثنوی شریف مولانا روم	169
انتخاب از کلام خسرو	170
متفرق اشعار فارسی	172
فرہنگ	183
اصطلاحات تاظرف	183
اسم آلہ تا مصدر	184
اسم حالیہ تا فعل معاون	185
متفرق افعال تا جملہ فعلیہ	186
بخش دوم، پندنامہ	186
مقدمۂ گلستان سعدی	221
حکایات سعدی ترتیب وار	231
حکم وپندہائے سعدی	298
خاتمۃ الکتاب	302
چند غزلہائے شیخ سعدی	303
بیا بمجلس اقبال	316
از دیوان غالب	328
از کلام احمد جام	329
حمد وثناء از سعدی	331
از رباعیات عمر خیام	333
از مثنوی شریف	333
از کلام خسرو	337
متفرق اشعار فارسی	339
بخش اول میں موجود مشقوں کا حل	365
چند شعری اصطلاحات	370

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُوَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ،اَمَّا بَعْدُ

فارسی زبان کی شیرینی و انگبینی اور حلاوت و مٹھاس میں کوئی قیل وقال نہیں ہے۔ یہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی متعارف و متداول رہی ہے۔ جامع، کامل، زندہ اور ترقی یافتہ جیسی صفات سے متصف ہونے کے ساتھ یہ فصاحت و بلاغت، روانی و سلاست اور استعداد و صلاحیت کے اعلیٰ معیار سے مزیّن و آراستہ ہے نیز صُوَرِی و معنوی خوبیوں سے مالا مال ہے۔ اس کی وسعت اور ہمہ گیری کا اندازہ اس کے قدیم اور جدید علوم فنون اور آداب کے چشمہ شیریں وزلال میں غواصی کے بعد ہی ہوتا ہے۔ اس کی حلاوت و شیرینی میں کھو جانے والا شاد کام ہوتا ہے۔ لاتعداد اسلاف اور بزرگان دین نے فارسی کو ذریعۂ اظہار خیال بنا کر اسے لازوال علمی و ادبی اثاثہ کا حامل بنا کر ایک زندہ جاوید حقیقت بنا دیا ہے۔ جس سے کوئی مفر نہیں ہے۔ گزشتہ چودہ صدیوں میں عالم اسلام اور اس کے علاوہ زندہ قوموں میں دوسری زبانوں کے پہلو بہ پہلو فارسی زبان بھی پھلتی، پھولتی، اور پنپتی رہی ہے۔ مختلف جامعات اور مدارس کے نصابات تعلیم میں اس کی موجودگی اور مستقل شمولیت، اس زبان کی اہمیت اور مقبولیت پر بیّن دلیل اور شاہد عادل ہے۔

برصغیر پاک ہند میں ایران کی ہمسائیگی کے اثرات کے علاوہ بھی مسلمانوں کا فاتحین کی شکل میں داخل ہونا اور اسلامی مستقل حکومت کا قیام بھی اس زبان کی نشر واشاعت میں ممدّ و معاون ثابت ہوا۔ ایران افغانستان، ماوراء النہر اور ہند کے علماء وشعراء نے اپنے اذہان و افکار کا نچوڑ اس زبان میں پیش کر کے علم ادب کے اس بحر زخار کو مزید متموّج و متلاطم کر دیا نیز ایسا لازوال علمی ذخیرہ وراثت میں چھوڑا جو اپنی اہمیت و صلاحیت اور افادیت کو ظاہر و اجاگر کرتا رہتا ہے۔ ہمارے پیارے وطن پاکستان میں رسمی جامعات وکلیات کے علاوہ

دینی مدارس کے نصاب میں اس کی موجودگی ماضی کے عظیم الشان ورثہ کو زندہ رکھنے کی ایک قابل قدر و تحسین کاوش ہے۔

عصر حاضر کی عظیم علمی درسگاہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے منہج الدراسۃ میں روز اول سے ہی یہ زبان شامل رہی ہے۔ مفسر قرآن، مفکر اسلام حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے علوم وفنون کی تدریس کے ساتھ ساتھ فارسی کی تدریس کو بھی منظم ومربوط فرمایا ہے آپ اکثر اس بات کا اظہار فرماتے تھے کہ ہمارے اسلاف کا ایک گراں قدر علمی سرمایہ فارسی زبان میں ہے۔ لہٰذا اس ذخیرہ تک رسائی کے لیے فارسی کا سیکھنا ازبس ضروری ہے۔ تشویق وتحریص اور انگیخت کے لیے آپ اپنی تحریروں اور تقریروں بالخصوص مجالس ذکر وفکر میں اکثر فارسی کے اشعار کا تذکرہ عمدہ انداز میں فرماتے تھے۔ نصائح اور مواعظ میں ایسے اشعار ذکر فرماتے جن میں اعلیٰ وارفع روحانی و اخلاقی اقدار کا مفہوم ومضمون واضح ہوتا۔

لہٰذا اسی سلسلۃ الذہب کو مزید نکھارنے اور طلبہ میں فارسی دانی کا عمدہ مذاق پیدا کرنے میں ایک آسان اور زود فہم انداز اپنایا گیا ہے کہ مبتدی طلبہ کی فارسی کے ساتھ دلچسپی بھی برقرار رہے اور وہ اپنی ذہنی استعداد اور قابلیت کے مطابق فائق واجود ثمرات بھی سمیٹ سکیں اس مقصد جلیل کے حصول کی خاطر اور ادارہ ''ضیاء المصنفین'' کے مدیر، رفیق محترم ومکرم حضرت علامہ مولانا ملک محمد بوستان صاحب دام ظلہ کی خواہش پر سال دوم کے طلبہ عظام کے لیے اس تالیف کو ترتیب دینے کی یہ معمولی اور حقیری سعی وجود میں لائی گئی ہے جس سے امید ہے عزیزان کی فارسی کے ساتھ دلچسپی برقرار رہے گی۔

یہ کدّ وکاوش ضرور نتیجہ خیز اور ثمر بار ہوگی اگر چند امور کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

☆ ''رہنمائے فارسی'' شروع کرانے سے قبل اساتذہ کرام اپنے شاگردان عزیز کے لئے گزشتہ سال پڑھے ہوئے قواعد کو دہرا دیں تا کہ آموختہ ذہن نشین ہو جائے۔

☆ اساتذہ کرام پہلے خود سبق کا اچھی طرح مطالعہ فرمالیں تا کہ تعارف یا متعلقہ سوال

اچھی طرح سمجھا سکیں۔ کیوں کہ سبق کے متعلق تمام امور پر بحث کرنا ایک لازمی امر ہے۔

☆ اساتذہ کرام پہلے خود سبق یا عبارت کو روانی سے پڑھ کر طلبہ کو سنائیں اور صحیح تلفظ کی پابندی کی جائے۔

☆ محبت اور شفقت کا سلوک لازمی طور پر طلبہ میں شوق پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے لہذا عزیزان کو مکلف بنایا جائے کہ وہ آموختہ خوب ذہن نشین کر کے آیا کریں۔ آموختہ کا تکرار و اعادہ کریں اور اگلے سبق کا مطالعہ کر کے آئیں۔

☆ حصہ گرامر میں قوانین و ضوابط کے ساتھ تمارین بھی دی گئی ہیں۔ ممکن حد تک آخر میں ان کا حل بھی موجود ہے۔ بہر حال طلبہ کے لیے ان کی اہمیت بہت زیادہ ہے سوال جواب کا سلسلہ اور تمارین کا زبانی حل کروانا، مذاق پیدا کرنے میں بڑا ممد و معاون ثابت ہوگا۔

☆ بعض الفاظ پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور مشکل الفاظ کے معنی، آخر میں فرہنگ کے طور پر درج ہیں، تا کہ طلبہ کو مزید آسانی ہو۔ مزید تحقیق و تدقیق کے لیے فارسی زبان کی فیروز اللغات (طبع فیروز سنز لاہور) بہت ہی مفید اور معاون ثابت ہوگی۔

☆ مذکورہ بالا مقررہ نصاب ہے اور بطور متلو نصاب کے غزلیات سعدیؒ سے انتخاب اور متفرق متقدمین حکماء شعراء کے کلام سے انتخاب شامل ہے۔ یہ محض طلبہ میں فارسی شاعری کا ایک عمدہ مذاق پیدا کرنے کی ایک کوشش ہے۔ اساتذہ کرام اس حصہ کو صرف سلاست اور روانی سے پڑھ کر سنا دیں اور مختصر سا ترجمہ اور تشریح بھی فرما دیں۔

☆ طلبہ کی اس حصہ میں رہنمائی کے لیے فرہنگ کے آخر میں مشکل الفاظ کے معانی اور مغلق اشعار کا مرکزی خیال اور سادہ ترجمہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔ امید ہے طلبہ کو آسانی ہوگی۔

☆ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم، ہادیٔ دو عالم، سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ کے طفیل اس حقیر و ادنیٰ سی کاوش و سعی کو شرف قبولیت بخشے اور اس کو مفید و مقبول بنائے، آمین۔

تنبیہ:۔اس کتاب میں اگر کوئی غلطی یا خامی دوران مطالعہ اصحاب علم ودانش کی نظر سے گزرے تو اسے میری کوتاہ فہمی اور کم علمی پر محمول کرتے ہوئے مجھے مطلع فرمائیں تا کہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم و تب علینا انّک انت التّوّاب الرّحیم و صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمّد خاتم الا نبیاء و المرسلین وعلیٰ آلہ و اصحا بہ اجمعین الیٰ یوم الدّین۔

المؤلف

محمد انور حبیب

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا

بارہ ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۵ھ

3 مئی 2004ء بروز پیر

رہنمائے فارسی

اصطلاحات بخش اول

حروف ابجد: ۔فارسی زبان میں حروف تہجی بتیس ۳۲ ہیں اور عربی زبان میں اٹھائیس ہیں۔ جو درج ذیل ہیں اَبجَدْ، ھَوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ سَعْفَصْ قَرْشَتْ ثَخَّذْ ضَظَغْ اور ان میں پ، ژ، گ، چ، کا اضافہ کریں تو یہ فارسی زبان کے حروف تہجی بن جاتے ہیں۔

الف ممدودہ: ۔جس الف پر مدہ (~) ہو اور اس کو کھینچ کر لمبا کر کے پڑھا جائے اُسے الف ممدودہ کہتے ہیں جیسے آب، آتش۔

الف مقصورہ: ۔وہ الف جس پر مدہ نہ ہو اور اسے لمبا کر کے نہ پڑھا جائے مثلاً اَبر، اچار، اختر۔

اِشباع: ۔حرکت کو دراز کرنا، یعنی زبر، زیر، پیش، کو یہاں تک لمبا کرنا کہ پیش سے واؤ، زیر سے یاء، اور زبر سے الف پیدا ہو جائے۔ اُفتاد سے اوفتاد، اچار سے آچار، آتش سے آتیش وغیرہ۔ علم قافیہ کی اصطلاح میں حروف دخیلی کو بھی اشباع کہتے ہیں۔

امالہ: ۔کسی بھی لفظ میں موجود ''الف'' یا ''ہ'' کو یائے مجہول سے بدل کر پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں جیسے آگرہ سے آگرے، حساب سے حسیب، کتاب سے کتیب وغیرہ اور عربی زبان میں فتحہ کو کسرہ کی طرف اس قدر جھکانا کہ یائے مجہول کی آواز پیدا ہو جائے جیسے ایمن۔

مترادف: ۔دو ہم معنی الفاظ کو کہتے ہیں مثلاً گلشن، چمن، قلب، فواد، احسان، کرم وغیرہ

متضاد: ۔ہر آپس میں مخالف اور ضد رکھنے والے الفاظ، متضاد کہلاتے ہیں جیسے روز، شب، بخیل، کریم، زیر، بالا۔

مخفّف: ۔بعض اوقات کسی لفظ کو مختصر کر لیتے ہیں اسے مخفّف کہتے ہیں۔ ''جم'' جمشید کا مخفّف ہے اور وہ حرف جو بغیر تشدید کے ہو اسے بھی مخفف کہتے ہیں۔

محذوف: ۔بعض اوقات لفظ میں سے کسی حرف کو حذف کر دیتے ہیں، ایسے حرف کو محذو

ف کہتے ہیں جیسے بیچارہ سے بچارہ، شادباش سے شاباش، وغیرہ۔

تلمیح:۔ بعض اوقات کلام میں کسی مشہور قصہ یا واقعہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ ایسے اشارہ کو تلمیح کہتے ہیں۔ جیسے آتش نمرود، طوفان نوح، شتر صالح وغیرہ۔

متروک:۔ جس لفظ یا اسم کا استعمال ترک ہو چکا ہو اور وہ بول چال یا تحریر میں نہ آتا ہو اسے متروک کہتے ہیں۔ جیسے کلپترہ (بے ہودہ اور بے معنی باتیں)۔

مشدّد:۔ کسی حرف پر شد لگا کر پڑھنے کو تشدید کہتے ہیں۔ اور جو حرف تشدید سے پڑھا جائے اسے مشدّد کہتے ہیں۔ جیسے بچّہ میں "چ" دو بار پڑھی جا رہی ہے۔ پہلے ساکن اور پھر متحرک مثلاً زچّہ۔

منوّن:۔ جس حرف پر تنوین یعنی دو زبریں، دو زیریں، یا دو پیش ہوں یہ نون کی آواز پیدا کرتے ہیں۔ حرکات کے اس استعمال کو تنوین کہتے ہیں جیسے فوراً نسلاً بعد نسلٍ، مشارٌ وغیرہ

مدغم:۔ کبھی کبھی قریب المخارج یا متحد المخارج الفاظ کو باہم ملا کر پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے اسے ادغام کہتے ہیں جیسے شب بو، شب پر، بدتر، کو شبّو، شپّر، بتّر، پڑھتے ہیں۔

حروف شمسی

ہر وہ حرف جس سے پہلے الف لام لگایا جائے اور وہ پڑھا نہ جائے ایسے حروف کو شمسی کہتے ہیں مثلاً الشّمس، یوں الف لام لگانے سے پہلا حرف مشدد بھی ہو جاتا ہے۔ ان کی تعداد چودہ ہے

ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن،

حروف قمری

ہر وہ حرف جس سے پہلے الف لام لگایا جائے اور وہ پڑھا جائے ایسے حروف کو قمری کہتے ہیں مثلاً القمر یہ بھی تعداد میں چودہ ہیں

ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی۔

تنبیہ:۔ رہبر فارسی "ا" میں آپ لفظ اور اس کی اقسام، کلمہ، مہمل، پڑھ آئے ہیں اور کلمہ کی

اقسام، اسم، فعل، حرف، بھی پڑھ چکے ہیں۔ نیز اسم کی اقسام بناوٹ کے لحاظ سے، جامد، مصدر، مشتق، بھی آپ کے علم میں آچکی ہیں۔ اب اسم کی اقسام معنیٰ کے لحاظ سے یعنی اسم معرفہ اور اسم نکرہ آپ پڑھیں گے اور پھر ان کی جو اقسام ہیں ان کا اجمالی تعارف اور مثالیں مذکور ہوں گی۔

اسم نکرہ:۔ وہ اسم جو کسی عام جگہ، شخص یا چیز کا نام ہو جیسے شہر، دریا، کتاب۔
اسم معرفہ:۔ وہ اسم جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو مثلاً ملتان، گلاب، محمد کرم شاہ۔

اسم معرفہ کی اقسام

1۔ عَلَم۔ 2۔ اسم ضمیر۔ 3۔ اسم اشارہ۔ 4۔ اسم موصول

(اس میں اسم علم کی مزید پانچ اقسام ہیں: عرف، خطاب، لقب، کنیت، تخلص)

اسم نکرہ کی اقسام

(۱) اسم ذات

(۲) اسم استفہام

(۳) اسم صفت

(۴) اسم مصدر

(۵) اسم حاصل مصدر

(۶) اسم فاعل

(۷) اسم مفعول

(۸) اسم حالیہ

(۹) اسم معاوضہ

تنبیہ:۔ مذکورہ بالا اقسام میں سے آپ گزشتہ سال اسم فاعل اور اسم مفعول، نیز اسم مصدر کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ بقیہ کی تفصیل امسال آپ پڑھیں گے۔

☆ اسم ذات کی تقسیم

اسم مصغّر:۔ اسم مکبّر، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم صوت۔

اسم علم:۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص کا نام یا پہچان کے لیے علامت کا کام دے۔ مثلاً سلمان، مبشّر، انور، سعید۔

اسم موصول:۔ اسم موصول وہ اسم ہے کہ جب تک ایک اور جملہ جو اس کے بعد آتا

ہے اس کے ساتھ نہ ملایا جائے پوری بات سمجھ نہیں آتی ۔ جو جملہ اس معنی کو پورا کرتا ہے اسے صلہ کہتے ہیں مثلاً ہر کہ آمد عمارت نو ساخت، ہر کہ اسم موصول ہے ۔عمارت نو ساخت اس کا صلہ ہے پہلے جملہ کو موصوف موصولہ کہتے ہیں۔

اسماء موصولہ درج ذیل ہیں :۔ ہر کہ، ہر آنکہ، آنانکہ، آنہانکہ۔ یہ اشخاص کے لیے آتے ہیں

ہر چہ، ہر آنچہ، آنچہ، یہ اشیاء کے لیے آتے ہیں۔

''کہ'' حرف صلہ ہے یہ جاندار اور بے جان دونوں کے ساتھ آتا ہے۔ اور جب یہ ''کہ'' کسی اسم کے ساتھ آتا ہے تو اس سے پہلے ی کو بڑھاتے ہیں۔ مثلاً چیزی کہ، مردیکہ، کاری کہ، کسانی کہ۔

امثلہ :۔ کہ۔ مُزد آں گرفت کہ کار کرد

ہر کہ :۔ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت

آنکس کہ :۔ آنکس کہ نزد شما نشستہ بود کہ بود؟

آنانکہ :۔ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند۔ کجا اند؟

ہر چہ :۔ ہر چہ در کان نمک رفت، نمک شد۔ ہر چہ دیدہ اید، بگوئید۔

ہر آنچہ :۔ ہر آنچہ بخواہید، بگیرد۔ گزشت آنچہ گزشت۔

یکہ :۔ وقتیکہ در آنجا رسیدم در خانہ کسے نہ بود۔

یکہ :۔ کسانیکہ کارہائے نیکو کردند، عزت یافتند۔

آنہا کہ :۔ آنہا کہ مرا ادب دادہ بودند، برفتند۔

مرکّب اشاری (اسم اشارہ اور مشار الیہ)

اسم اشارہ وہ لفظ ہے جس سے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے تا کہ اس کی خصوصیت ظاہر ہو۔ جس کی طرف اشارہ ہو اسے مشار الیہ کہتے ہیں اور جس سے اشارہ کیا جائے اسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ مثلاً : ایں کودک یا آں ستارہ وغیرہ۔ اس میں ایں اور آں

اسم اشارہ اور کودک، ستارہ مشارٌ الیہ ہیں۔اب قریب کے اشارہ کے لیے اِیں اور اِینک واحد کے لیے ہیں اور جمع مشارٌ الیہ کے لیے اینہا اور اِیناں آئے گا۔مشار الیہ اگر دور ہو تو پھر اسم اشارہ بعید آں واحد کے لیے اور آنہا، آناں جمع کے لیے آئیں گے اگر مشارٌ الیہ جمع ہو تو اسم اشارہ پھر بھی واحد آئے گا۔جیسے ایں مرداں۔آں زناں۔

☆اسی طرح اگر اسم اشارہ سے پہلے حرف باء آ جائے تو اسم اشارہ کا الف دال سے بدل جائے گا جیسے بدیں چنگال۔بداں قاش وغیرہ

☆اور جب اِیں کا مشارٌ الیہ روز، شب، سال، وغیرہ ہو تو اِیں کی بجائے اِم کا حرف آجائے گا جیسے اِمشب (آج رات) اِمروز، امسال وغیرہ۔

☆لفظ ''ہم'' اسمائے اشارہ سے پہلے آ کر تاکید کے معنیٰ پیدا کر دیتا ہے۔لفظی تبدیلی یوں آئے گی ایں سے ہمیں اور آں سے ہماں ملا کر پڑھا جائے گا مثلاً ہمیں شب (اسی رات) اور ہماں روز (اس دن) وغیرہ

واحد۔جمع اور ان کے قواعد (تعداد کے لحاظ سے اسم کی اقسام)

واحد:۔وہ اسم جو مفرد یا ایک پر دلالت کرے جیسے مرد، کتاب۔

جمع:۔وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ افراد یا اشیاء پر دلالت کرے۔مثلاً مرداں۔ کتابہا۔

واحد سے جمع بنانے کے قواعد

نمبر 1۔جاندار اسماء کے آخر میں ''ان'' بڑھانے سے جیسے مرد سے مرداں، پیل سے پیلاں، زن سے زناں وغیرہ۔

نمبر 2۔اگر جاندار اسموں کے آخر میں ہ (ہائے مختفی) ہو تو اسے حذف کر کے گاں کا اضافہ کرتے ہیں۔بندہ سے بندگاں، بچہ سے بچگاں، درندہ سے درندگاں، یا بندہ سے یا بندگاں۔

نمبر 3۔اگر واحد اسم کے آخر میں الف یا واؤ ہو تو ''یاں'' کا اضافہ کرتے ہیں مثلاً دانا

سے دانایاں، خوب رو سے خوب رویاں، بخنگو سے بخنگویاں، بینا سے بینایاں وغیرہ۔

نمبر 4۔ بے جان اسماء کے آخر میں ''ہا'' بڑھا کر:۔ جیسے گل سے گلہا۔ باغ سے باغہا۔ کتاب سے کتابہا۔ سال سے سالہا۔

نمبر 5۔ اگر بے جان اسموں کے آخر میں ہ (ہائے مختفی) ہوتو جمع بناتے وقت اسے عمو ماً گرادیتے ہیں مثلاً خامہ سے خامہا، اور اگر اس طرح جمع بناتے وقت دو اسموں میں التباس آتا ہوتو پھر ہا کو قائم رکھتے ہیں جیسے جامہ کی جمع جامہ ہا ہوگی کیوں کہ جام کی جمع جامہا آتی ہے مثلاً نام سے نامہا ہوگی کیوں کہ نامہ کی جمع نامہ ہا آتی ہے۔

نمبر 6۔ چند فارسی الفاظ کی جمع ''ات'' سے آتی ہیں جیسے بیگم سے بیگمات۔ دہ سے دیہات وغیرہ اور اگر اسم کے آخر میں ہ (ہائے ملفوظی) ہوتو جات کا اضافہ کرتے ہیں جیسے نقشہ سے نقشہ جات۔ کارخانہ سے کارخانہ جات۔ شاہراہ سے شاہرات اور شاہراجات وغیرہ۔

نمبر 7۔ فارسی جدید میں بے جان اسموں کی جمع ''الف نون'' کے ساتھ اور جانداروں کی جمع ہا سے بھی لاتے ہیں مثلاً درختاں۔ چشماں۔ جانورہا۔ شترہا وغیرہ۔

تنبیہ:۔ قاعدہ نمبر ۲ میں ایک اور اصول بھی لاگو ہوتا ہے جیسے بندہ میں ''ہ'' کو ''گ'' سے تبدیل کر کے آخر میں ''ان'' کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلا بندہ سے بندگاں۔ ستارہ سے ستارگاں۔ چرندہ سے چرندگاں۔ پرندہ سے پرندگاں۔ جوئیندہ سے جوئیندگاں وغیرہ۔

(مذکورہ بالا قواعد قیاسی ہیں)

اسم جمع

ایسے الفاظ جو واحد ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ جمع کی کوئی علامت نہیں ہوتی ہے۔ اور وہ الفاظ یا کلمات اشخاص یا اشیاء کے مجموعہ پر دلالت کرتے ہوں تو ایسے الفاظ کو اسم جمع کہتے ہیں۔ ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے اور یہ سب سماعی ہوتے ہیں مثلاً انجمن، لشکر، کارواں، گروہ، طائفہ، سپاہ۔

جمع الجمع

بعض دفعہ جمع کی آگے پھر جمع بنالی جاتی ہے دراصل یہ عربی الفاظ کی ترکیب ہے جو فارسی میں مستعمل ہے جیسے دواسے ادویہ سے ادویات، فیض، فیوض، فیوضات، وجہ سے وجوہ، وجوہات، وغیرہ۔

تنبیہ :۔ جاندار اسماء کی جمع کے لیے فعل جمع اور بے جان اسماء کی جمع کے واسطے فعل واحد آتا ہے۔ مثلاً غلامان شاہ آمدند، پرستاران غلام بدیع الجمال حیران و پریشان گشتند۔ کتا بہادر صندوق است۔ ستارگان در پہنائے شب پیدا و ہویدا شد۔

مذکر۔ مؤنث (جنس کے اعتبار سے اسم کی تقسیم)

تذکیر وتانیث کے حوالے سے اسماء کو مذکر یا مؤنث کہا جاتا ہے کیوں کہ ہر ایک چیز کا جوڑا ہوتا ہے لہٰذا نر کو مذکر اور مادہ کو مؤنث کہتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک کے لیے جدا جدا لفظ آتا ہے مثلاً مادر، پدر، مرد و زن، اسپ مادیان، خروس ماکیان، وغیرہ اور کبھی مذکر کے ساتھ نر اور مونث کے ساتھ مادہ کا اضافہ کرتے ہیں جیسے شتر نر، شتر مادہ، گرگ نر، گرگ مادہ، یوز نر، یوز مادہ، (چیتا) عربی میں اصل اسم مذکر کے ساتھ علامت تانیث لگا کر بھی اسم مؤنث بناتے ہیں۔ والد سے والدہ، خادم سے خادمہ۔

نوٹ :۔ اگر اسماء سے پہلے نر لگایا جائے تو اس کے بعد "ہ" کا اضافہ کرتے ہیں جیسے نرہ شیر، مادہ شیر۔ نرہ خر، مادہ خر۔

مذکر و مؤنث کی پہچان میں چند مزید امور بھی معاون ہیں اور یہ اس کی اقسام بھی ہیں جیسے۔ مذکر، مؤنث کے بعد مشترک اور بے جان اسماء میں بھی تذکیر و تانیث ہوتی ہے۔

☆ مشترک :۔ وہ اسم جو مذکر اور مؤنث کے لیے بیک وقت بولا جائے جیسے کودک، دوست، طفل، دشمن۔ ان اسماء کے بعد صفات بھی اسی زمرہ میں آتی ہیں۔ نیکاں، بداں میں نیک و بد۔ خوب و زشت۔ نیز وہ اسمائے مشتقہ جو جانداروں کے نام ہوں مثلاً دانا، بینا پرندہ،

درندہ یا پھر وہ اسماء جن کے آخر میں ''زادہ'' لگایا جائے جیسے برادرزادہ، پیرزادہ، اخوندزادہ۔

☆ بے جان:۔ مثلاً نیکی، دروغ، رفتار، سیم، آہن، زروغیرہ۔

گوشوارہ، مذکر، مؤنث

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
مرد	زن	پدر	مادر
برادر	خواہر	پسر	دختر
داماد	عروس	خسر	خوشدامن
عمو	عمہ	دائی (ماموں)	زنِ دائی
پدرزن	مادرزن	برادرزن	خواہرزن
بابا	ماماں	غلام	کنیز
بُزِ نر	بز مادہ	فرزندِ نرینہ	فرزند مادینہ
خروس (مرغ)	ماکیان (مرغی)	خال	خالہ
خادم	خادمہ	کدخدا	کدبانو
ناکتخدا	دوشیزہ	خُسر پورہ (سالا)	خسر پوری
دیو	پری	خواجہ	خاتون
بیگ (صاحب)	بیگم	خان	خانم
عالم	عالمہ	گُنجشک نر	کنجشک مادہ (چڑیا)
جدّ	جدّہ	معلّم	معلّمہ
حسین	حسینہ	مریض	مریضہ
عالم	عالمہ	شاعر	شاعرہ
خر	مَاچہ خر	مسافر	مسافرہ
اسپ	مادیان	زاہد	زاہدہ

اسم نکرہ کی اقسام

اسم ذات:۔ وہ اسم جو کسی شخص یا چیز کی ذات پر دلالت کرے مثلاً احمد، زمین، درخت، صندلی وغیرہ۔

اسم ذات کی اقسام

1۔اسم مصغّر

اسم مصغر وہ اسم ہے جس میں حالت اصلی کی نسبت چھوٹائی پائی جائے اس عمل کو تصغیر کہتے ہیں اور مصغّر کا معنی ہوگا چھوٹا کیا ہوا۔اس سے معنی میں چھوٹائی پیدا ہوتی ہے مثلاً دیگ سے دیگچہ وغیرہ۔

بنانے کا قاعدہ:۔ جس اسم کو مصغّر بنانا مقصود ہو اس کے آخر میں درج ذیل علامات لگائیں۔

علاماتِ تصغیر	امثلہ
چہ	دیگچہ، صندوقچہ، مورچہ، طاقچہ۔
یچہ	دریچہ، باغیچہ۔
ک	دُخترک، ڈھولک، کرمک، زاغک۔
یزہ	ناوَیزہ، مشکیزہ۔
ہ	پسرہ، دخترہ۔
و	پسرو، دخترو۔
کہ	مردکہ، زنکہ۔

اسم مصغّر کبھی محبت کے لیے بولا جاتا ہے جیسے بابا سے بابک (باپ) اور کبھی حقارت کے لیے بولا جاتا ہے مثلاً مردکہ۔نفسک

2۔اسم مکبّر

اسم مکبّر وہ اسم ہے جس میں اصلی حالت کی نسبت بڑائی کے معنیٰ پائے جائیں۔
بنانے کا قاعدہ:۔اسماء سے پہلے درج ذیل علامات لگا کر اسم مکبّر بناتے ہیں۔

علامات	امثلہ
شاہ،شہ	شاہسوار،شاہکار،شاہراہ،شہتیر،شہتوت۔
خر	خرمگس،خرچنگ،خرمُہرہ،خرپُشتہ۔
	خرسنگ،خرگاہ،خروار،خَراس۔
دیو	دیومردم،دیوگندم،دیوباد،دیوغار،دیوپا،دیوکمان۔

مشق وتمرین (نمبر1)

1۔بہ زبان اردو ترجمہ کنید

صندوقچہ من کجا است؟ شما در کدام کوچہ مکان گرفتہ اید؟ صدائے نَیشہ ونے بسیار دلکش است۔
مرغکے بر درخت نشستہ است۔ایں شاہراہ بہ کجا می رود؟ دانہ دانہ ہمی شود خرمن۔ایں خرپشتہ بسیار بلند است۔در موسم تابستان دیوباد ہا می خیزند۔غوری وغزنوی دیومرداں را ہزیمت دادند۔

2۔بفارسی ترجمہ کنید

گھر میں کوئی نہیں ہے۔جو خیانت کرتا ہے اس کا ہاتھ حساب سے کانپتا ہے۔یہ مسجد اور وہ مدرسہ ہے۔فوجیں میدان میں پہنچ گئیں۔عرب کے گھوڑے وفاداری میں مشہور ہیں۔مسافر بھوکا اور پیاسا ہے۔پھول کھلے گا۔ستارے رات کو چمکتے ہیں۔آپ کا آنا مبارک ہو۔میں بہت مشغول ہوں۔جی ہاں! میں انہیں خوب جانتا ہوں۔بہت بہت شکریہ۔

3۔اسم ظرف

اسم ظرف وہ اسم ہے جو جگہ یا وقت کا معنی ظاہر کرے۔اگر وہ اسم صرف وقت کا معنی دے تو اسے اسم ظرف زماں کہلائے گا۔جیسے صبح اینجا بودی۔امروز باراں خواہد بارید۔صبح اورامروز ظرف زماں ہیں جو وقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔لہذا ایسے تمام اسماء جو وقت پر دلالت کریں وہ ظرف زماں کہلائیں گےاور ایسے اسماء عموماً مفرد ہوتے ہیں مثلاً

دنوں کے نام:۔جیسے جمعہ،آدینہ،شنبہ،وغیرہ۔

مہینوں کے نام:۔فروردین،اُردی بہشت،وغیرہ۔

اوقات مختلفہ

صبح،شام،چاشت،نیمروز،بامداد،امروز،فردا،شب،امشب،دیروز،پریروز، دی شب،پسِ فردا،فرداشب،پسِ پس فردا۔

غیر معیّن اوقات:۔حال،اکنوں،دیر،زود۔

بعض حروف کی زیادتی کے ساتھ:۔جیسے گاہ،ان،انگاہ،لگا کر جیسے سحرگاہ،صبح گاہاں، بامداداں،بہاراں،شبانگاہ وغیرہ۔

لفظ ھنگام:۔ھنگامِ شب،ھنگامِ رفتن،ھنگامِ فرصت۔

جاری زمانہ کے لیے:۔اِم لگاتے ہیں۔امسال،امروز،امشب۔

گزشتہ زمانہ کے لیے:۔پار لگاتے ہیں۔پارسال،گذشتہ روز،دیروز،دی شب۔

گذشتہ سے پچھلا:۔پیرارسال،پری روز،پری شب۔

پرسوں سے پہلے:۔دودفعہ پری لگاکر۔پری پری روز یا شب۔

آئندہ کل:۔فردا(پرسوں کے لیے)پسِ فردااور پرسوں سے بھی پہلے پس پسِ فردا۔

اسی طریقہ پر شب یا سال لگا کر معنی لیا جاسکتا ہے۔

3۔ظرف مکان

وہ اسم ہے جو جگہ کو ظاہر کرے اور اس کا معنی دے۔ جیسے کتب خانہ۔گلزار۔

(1) بعض ظرف مکاں اپنی اصلی حالت میں استعمال ہوتے ہیں جو کسی خاص جگہ یا مقام کا نام ہوتے ہیں مثلاً شہر، باغ، لانہ۔

(2) الفاظ کے آخر میں مندرجہ ذیل علامات لگا کر اسم ظرف مکاں بناتے ہیں۔

امثلہ۔

گاہ:۔ بارگاہ، آرامگاہ، قربان گاہ، عیدگاہ، چراگاہ، رزم گاہ۔

خانہ:۔ کتابخانہ، شفاخانہ، میخانہ، پست خانہ، شرابخانہ، آشپز خانہ۔

دان:۔ قلم دان، شمع دان، گلدان، عطردان، نمک دان۔

کدہ:۔ بتکدہ، میکدہ، صنم کدہ، عشرت کدہ، آتشکدہ۔

سرای:۔ کارواں سرای، حرم سرای، عشرت سرای، مہمان سرای۔

زار:۔ مرغزار، گلزار، لالہ زار، چمن زار، زعفران زار۔

بار:۔ رُودبار، جویبار، زنگبار۔

سار:۔ کوہسار، سنگسار، شاخسار، نمک سار۔

ستاں:۔ گلستان، خارستان، نخلستان، پاکستان، کوہستان۔

شن:۔ گلشن

لاخ:۔ سنگلاخ، دیولاخ۔

آباد:۔ اسلام آباد، مہرآباد، مرادآباد۔

☆ اسم اور امر ملا کر بھی ظرف مکاں بناتے ہیں جیسے زرخیز، بدرَو۔

☆ بعض حروف جارہ بھی ظرف مکاں کا معنی دیتے ہیں۔ مثلاً اندرون، بیرون، بالا، پائیں، پیش، پس، درمیان، کنارہ، نزدیک، دور، ایں سو، آں سو، اینجا، آنجا، ہرطرف۔

نوٹ:۔ عربی زبان کے ظرف مکاں بھی فارسی میں اکثر استعمال ہوتے ہیں اور ان

کے اوزان یہ ہیں۔

۱۔ مَفعِل :۔ منزل، مشرق، مسجد، مجلس، محفل، مغرب۔

۲۔ مَفعَل :۔ مسکن، مرقد، مخزن، مکتب، مقتل، مطلع، مذبح، مطبع، منبع، مخرج۔

۳۔ مَفعَلَہ :۔ مدرسہ، مقبرہ۔

مشق وتمرین (نمبر 2)

میں کل مدینہ منورہ جاؤں گا۔ کل ہوا بہت گرم تھی۔ پچھلی رات ٹھنڈی ہوا چلی اور میں سو گیا۔ تم آج رات کہاں رہے؟ صبح سے شہر میں پھرتا رہا ہوں۔ دریائے سندھ پتھریلی اور ریتلی زمین سے گزرتا ہے۔ باغ میں پھول کھلے ہوئے ہیں۔ بارش ہو چکی ہے۔ تمام زمین پر ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ پہاڑوں پر برف پڑی ہوئی ہے۔ واہ کیا اچھا ہے سلسلۂ کوہ مری۔ یہ مسلمانوں کا ملک ہے اور اس میں بہت سی مساجد اور مزارات ہیں۔

ے سدا پھلا پھولا رہے یارب چمن مری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

ے خون دل دے کے نکھاریں گے رخِ برگِ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

4۔اسم آلہ

اسم آلہ وہ اسم ہے جو کسی اوزار یا ہتھیار کا نام ہو اور اس سے کوئی فعل انجام دیا جاتا ہو۔ مثلاً چاقو، تیر، سُنبہ، کلید، قفل۔

قواعد:۔ بعض اسم آلہ خود بخود درائج ہیں وہ کسی اور اسم یا فعل سے نہیں بنتے ہیں مثلاً تیر وتفنگ، تیغ و سپر، ہاون، ترازو، نَرد بان۔ ایسے تمام سماعی اسم آلہ ہوتے ہیں۔

☆ بعض اسم آلہ ایسے ہیں جو مصدر سے بنائے جاتے ہیں۔

اُستردن سے اُسترہ، مالیدن سے مالہ، کوفتن سے کوبہ، دمیدن سے دَمَہ، سُنبیدن سے سُنبہ، تابیدن سے تابہ۔

(۱) تو گویا اصول یہ مستنبط ہوا کہ فعل امر واحد حاضر کے آخر میں "ہ" لگا کر اسم آلہ بنایا جاتا ہے۔

(۲) فعل امر کے آخر میں ن بڑھانے سے جیسے سوختن سے سوزن، پرویزیدن سے پرویزن، بیختن سے بیزن۔

(۳) اسم اور امر ملا کر، جیسے جاروب، خط کش، قلم تراش، دُود کش۔

(۴) اسم کے بعد ہ لگانے سے جیسے دستہ، چشمہ۔

(۵) عربی زبان کے اسم آلہ بھی فارسی میں استعمال ہوتے ہیں، اور وہ خاص اوزان پر ہوتے ہیں۔

۱۔ مِفْعَل:۔ مِسطر، مغفر، مشعل، مخلب، مشرب، مضرب، محور۔

۲۔ مِفْعَال:۔ مسواک، مقراض، میزان، مضراب۔

۳۔ مِفْعَلَہ:۔ مروحہ، مشربہ، مطرقہ۔

مشق وتمرین (نمبر3)

بزبان اردو ترجمہ کنید۔

ا۔نانِ تابہ ثقیل می باشد۔ بمدرسہ بادبیزن می کشیدم۔ درخانہ بادکش ہمہ روز بدست من بود۔آتشگیر بمن دہ۔ جاروب کش را بخوانید تا جاروب کند۔ دیوار را بہ مالہ لیش کنید۔دُود کشِ آشپز خانہ خراب شد۔ پیمانہ لبالب است۔ مشاطہ مویہائش را شانہ می کرد۔

۲۔ بزبان فارسی ترجمہ کنید۔

درے کا منہ ٹوٹ گیا۔ میرے چاقو کا دستہ ٹوٹ گیا۔ تالے کی چابی گم ہوگئی۔ قینچی لاؤ تا کہ اس کتاب کو درست کروں۔ لوھار دھونکنی سے آگ جلا رہا ہے۔ سوئی کا ناکہ بہت تنگ ہے۔

5۔اسم صوت

اسم صوت وہ اسم ہے جو کسی جاندار یا غیر جاندار کی آواز کو ظاہر کرے اور صوت کا لغوی معنیٰ آواز ہے۔ مثلاً کاغ کاغ، دُز دُز،

بعض اسمائے صوت کسی آواز کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ وہ جانوروں کو ہانکا لگانے کے لیے مستعمل ہوتے ہیں جیسے فِش فِش۔

(چند مشہور اسمائے اصوات)

ہنسی	قہقہہ	پاؤں پٹخنا	طَرَپ طرپ
آواز	صدا، نوا، ندا	ٹوٹنا، پھٹنا	طَرَاق طراق رطراک
بلبل	چہچہہ	جانور کی ناراضگی	غُرّش
بلی	مُو مُو	چڑیا کی آواز	چاؤ چاؤ رچیک جیک
بارش	شپاشپ	قلم کی آواز	صریر خامہ
دانت پیسنا	ڈگ ڈگ	کوے کی آواز	کاغ کاغ
کھانسنا	کُح کُح	کوئل رقمری	کُو کُو
کھٹ کھٹ	طَق طَق	کتے کی آواز	عَف عَف رعُو عُو
کراہنا	آہ آہ	بوتل صراحی	قُلقُل
کڑک	کُھردش	بڑبڑاہٹ	قَت قَت
بھنبھناہٹ	دُز دُز رطنین	بلی کی دھتکار	فِش فِش
رونا	نوحہ رشیون	سیٹی	شَپیل
دھاڑ	غرّ یدنی	شور	غوغا
ہنہناہٹ	مَہیل	غٹ غٹ	جُرجُرہ
ہنگ رکراہنا	عَرعَر	مرغ کی آواز	قویقوقو
منہ کی سیٹی	نوتک	مینڈک کی آواز	قِرقِر ردغُوغ

گھڑی

تِک تِک ناک صاف کرنا فین

تنبیہ:۔اسم نکرہ کی دوسری قسم اسم استفہام کے بارے میں آپ پہلے سال، حروف کی بحث میں پڑھ چکے ہیں۔لہٰذا یہاں صرف ان کے استعمال کی مشق درج ہے۔

مشق وتمرین اسم استفہام

(۱) کدام، کہ، کرا، کیاں، انسان کی نسبت سوال کرنے کے لیے کلمات ہیں اور کیاں جمع کے لیے آتا ہے جیسے کدام ہستی؟ تو کیستی؟ کہ می گوید؟ کرامی جوئی؟ کیانند؟ (کدام اور کدامیں جاندار اور غیر جاندار دونوں میں مشترک ہے)

(۲) چہ واحد کے لیے اور چہا جمع کے لیے اشیاء کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتے ہیں مثلاً ایں چیست؟ چہا کردم؟

(۳) کو اور کجا:۔یہ جگہ اور مقام کے لیے آتے ہیں، کجا میروی؟ قلمت کو؟ کجا بودید؟ مال تاں کو؟

(۴) کے:۔وقت کے لیے ہے، تو کَی آمدی؟ کے نیاز مند شدی؟۔

(۵) چرا و چون:۔سبب پوچھنے کے لیے آتے ہیں، چرا خاموش شدی؟ احوال شما چوں است؟

(۶) آیا، مگر:۔عام سوال کرنے کیلئے آتے ہیں، آیا انبہ تلخ است یا شیریں؟ مگر کور شدی؟ آیا رفتی؟

(۷) چگونہ، چُساں، چہ، قسم، چہ طور، چوں:۔یہ کلمات کیفیت وحالات دریافت کرنے کے لیے آتے ہیں، احوال شما چگونہ است؟ حالت چُساں است؟

(چساں، چہ+ ساں اور چگونہ یا چگوں، چہ+ گوں، گونہ سے مرکب ہیں، ساں اور گوں کلمات تشبیہ ہیں)

☆ کو کے ساتھ فعل نہیں آتا بلکہ عموماً اس کے پہلے ضمیر متصل اسم سے ملی ہوتی ہے جیسے کتابم کو؟

(۸) چند، تا چند، چہ قدر:۔ مقدار کے بارے سوال کرنے کے لیے آتے ہیں۔ ایں چوب چہ قدر سنگین است؟ حالاً چند ساعت است؟

☆ تا کے اور تا چند:۔ (کب تک) گزرے ہوئے یا آنے والے زمانے کی حد دریافت کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً تا چند یا تا کے آنجا بودی؟

مشق وتمرین (نمبر 4)

بزبان اردو ترجمہ کنید۔

در دستِ شما چیست؟ شما در آنجا چرا رفتہ بودید؟ چہ دانی کہ فردا چہ حادث شود؟ فضل خدائے را کِہ تو اندٗ شمار کرد؟ ایں کار چگوں سرانجام خواہد شد؟ در کدامیں تاریخ پاکستان بوجود آمد؟ چقدر شب گزشت است؟ شما کرا در بازار فرستادہ بودید؟ فرزندِ شما در مکتب چساں ترقی می کند؟ من چہ دانم کہ ایشاں کیانند؟ تو کجا رفتہ بودی و من کجا خواھم رفت؟

اسم صفت (اسم نکرہ کی تیسری قسم)

اسم صفت وہ اسم ہے جو کسی شخص یا چیز کی خصوصیت، کیفیت، حالت، مقدار، اور رتبہ بیان کرے۔

صفت کی کئی اقسام ہیں، صفت ذاتی یا تفضیل، صفت مقداری، صفت عددی محدود یا غیر محدود، صفت تعیینی، صفت نسبتی۔

1۔ صفت ذاتی یا تفضیلی:۔ اس کے تین درجے ہیں۔

1۔ تفضیلِ نفسی:۔ جس میں کسی دوسری چیز یا شخص کی نسبت کمی یا زیادتی نہ پائی جائے بلکہ وہ صفت اس کی ذات میں ہو مثلاً جواد طفلِ نیک است۔ ایں کار دشوار نیست۔

2۔ تفضیلِ بعض:۔ جس میں مقابلۃً یا نسبتاً کمی یا زیادتی پائی جائے جیسے کتابم پاکیزہ تر است۔ طیبہ از سارہ کوچک تر است۔

تفضیلِ کلی:۔ جس میں تمام افراد کی بہ نسبت اچھائی یا برائی زیادہ پائی جائے۔ مثلاً بد ترینِ اطفال کیست؟ کراچی بزرگ ترینِ شہرہائے پاکستان است۔

قواعد و وضاحت:۔ تفضیل نفسی رذاتی کے الفاظ و کلمات سماعی ہیں، تفضیل نفسی کے بعد تر لگا کر تفضیل بعض بناتے ہیں اور تفضیل کلی رجنسی کے لیے آخر میں ترین لگاتے ہیں ،"ترین" کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور اس کے بعد ہمیشہ اسم جمع ہوتا ہے جیسے پاکیزہ ترینِ رُختہا کدام است؟ (سب سے بہتر لباس کون سا ہے)

چند الفاظ برائے امثلہ درج ہیں۔

بزرگ	بزرگ تر	بزرگ ترین
کم	کم تر	کم ترین
بد	بدتر	بدترین
بہ	بہتر	بہترین
خوب	خوبتر	خوبترین

☆ صفت کے ساتھ پہلے درج ذیل الفاظ بڑھانے سے بھی تفضیل کے معنی مراد لیے جاتے ہیں مثلاً

بسیار، خیلی، نہایت، بغایت، پُر، از حد، عجب،

بسیار خوب، خیلی قشنگ، نہایت ارزاں، بغایت دلکش، پر زور، از حد شیریں، عجب احمق۔

☆ صفت ترکیبی میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ ملا کر صفت ترکیبی بناتے ہیں اور اس کے مختلف قواعد ہیں۔

(۱) اسم کے بعد درج ذیل الفاظ زیادہ کر کے مثلاً

آگیں، مند، ناک، گر، گار، دار، بان، ور، آور، وار، وارہ، بد، آسا، ساں، مانا، مانند، گوں، رنگ، وش، فام، ی، ہ، ین، ینہ، انہ، گانہ۔

(۲) اسماء سے پہلے درج ذیل الفاظ بڑھا کر صفت ترکیبی بناتے ہیں۔

ہم، نا، خود، غیر، کم، بی، با، سر، پُر۔

(۳) مصدر کے آخر میں ی بڑھا کر جیسے خوردنی، سوختنی۔

(۴) اسم مفعول سے پہلے کوئی کلمہ بڑھا کر جیسے جہاندیدہ، ستم رسیدہ۔

(۵) اسم سے قبل صفتِ ذاتی بڑھا کر جیسے خوبرو، شیریں ادا، نیک فرجام۔

(۶) اسم اور امر ملا کر:۔ دلکشا، عیب جو، دلآزار۔

(۷) ترکیب اضافی کو الٹا کر کے:۔ وفادشمن، شکم بندہ۔

(۸) دو اسموں کو باء سے ملا کر:۔ خانہ بدوش، خاک بسر۔

(۹) فعل نہی سے پہلے ہیچ لگا کر:۔ ہیچمدان، ہیچمیرز۔

(۱۰) فعل امر کے آخر میں الف بڑھا کر:۔ دانا، بینا، گویا، روا۔

نوٹ:۔ اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم حالیہ بھی صفت کا معنی دیتے ہیں۔

2۔ صفت مقداری:۔ وہ صفت جو کسی چیز کی مقدار یا کمیت کو ظاہر کرے صفت مقداری کہلا

تی ہے جیسے انگور قدرے ترش است، اندکے باش! من می آیم، ہمہ اسباب وے گم شد۔
قاعدہ:۔صفت ذاتی سے پہلے درج ذیل الفاظ لگاتے ہیں۔
چیزے، قدرے، کم، بیش، زیادہ، ہمہ، چنداں، نیم، اندک، چندیں، کم کم، تنہا۔
3۔صفت عددی:۔صفت عددی وہ صفت ہے جس میں تعداد کے معنی پائے جائیں، جیسے چہار کس نیامدہ، تمام طلبہ حاضر اند، سوم جماعت کدام است؟
نوٹ:۔اس کی بہت سی اقسام ہیں یہاں صرف دو چار کے بارے میں مختصر سی وضاحت درج ہے۔
جن الفاظ میں گنتی کے معنی پائیں جائیں انہیں اسم عدد کہتے ہیں۔اور جو ان اعداد سے گنے جائیں اسم معدود کہلاتے ہیں ان دونوں کے مجموعہ کو مرکب عددی کہتے ہیں جو مرکب ناقص کی اقسام میں سے ہے۔
☆صفت عددی محدود:۔وہ صفت جس میں گنتی کی حد پائی جائے مثلاً سہ نفر بیمار اند، چہ رمیں تاریخ کدام است؟
(اس کی بہت سی اقسام ہیں مگر یہ جگہ ان کی تفصیل کی نہیں ہے)
☆صفت عددی غیر محدود:۔یہ وہ صفت ہے جس میں تعداد کی حد نہ پائی جائے جیسے ہمہ طلباء حاضر اند، ہیچکس هنوز زکوۃ نداده، چند کس رفتہ اند، بعضے مرد ماں نماز نمیگزارند۔
معدود سے پہلے تمام، ہیچ، چند، بعض، ہمہ، کے الفاظ لگا کر صفت عددی غیر محدود کا معنی مراد لیا جاتا ہے۔

(صفت عددی محدود کی مزید اقسام)

ا۔اعداد ذاتی:۔یہ وہ اعداد ہیں جن سے صرف تعداد ذات مراد ہوتی ہے مثلاً دو، سہ، چہار، پنج، شش، وغیرہ
اعداد ترتیبی:۔یہ وہ اعداد ہیں جو تعداد کے علاوہ ترتیب و درجہ کو بھی ظاہر کرتے ہیں مثلاً یکم، دومیں، سوم۔

اس کے بنانے کا قاعدہ آسان ہے، اسم عدد کے آخری حرف کو پیش دے کر آخر میں میم ساکن کا اضافہ کرتے ہیں اور کبھی کبھی مزید مین کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً تاریخ سوم کدام روز است؟ چارمین تاریخ کدام روز است؟

اعدادِ ضعفی :۔ یہ وہ عدد ہیں جن میں کسی چیز کا دوگنا سہ گنا پایا جاتا ہے، جیسے سہ چند، دہ چند، اس کے بنانے کا قاعدہ یہ کہ اسم عدد کے آخر میں لفظ ''چند'' زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے ہر چہ درایں جا دہی دہ چند آں خواہی یافت، سہ چند حصّہ خود گرفتی۔

اعداد استغراقی :۔ وہ اعداد جن میں معدود کے کل افراد مراد ہوں جیسے ہر چہار پسرانِ عثمان بہ مدرسہ رفتند، اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم عدد سے پہلے ''ہر'' کا اضافہ کرتے ہیں مثلاً ہر یک بریں فیصلہ راضی است، ہر کسے را باید کہ امدادِ غرباء کند۔

4۔ صفت تعیینی :۔ اسم نکرہ سے پہلے اسم اشارہ لانے سے وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے آں طفل چرا می گرید؟ ایں کس چہ می گوید؟ اس کے بنانے کا کلیہ آسان ہے، اسم نکرہ سے پہلے ایں یا آں لگانے سے بن جاتی ہے مثلاً آب ایں چشمہ شیریں است، بآں جانب ہمہ گلہائے سرخ شگفتہ است۔

5۔ صفت نسبتی :۔ صفت نسبتی وہ صفت ہے جو کسی دوسری چیز کی نسبت سے حاصل ہو، جس چیز کی جانب نسبت کی جائے وہ منسوب الیہ کہلاتی ہے، اور جس کی نسبت کی جائے وہ منسوب کہلاتا ہے،

جیسے ''قاسم عربی است'' میں قاسم منسوب اور عرب منسوب الیہ ہے اور اس کے ساتھ یائے نسبتی ہے۔

قواعد :۔ (۱) منسوب الیہ کے آخر میں اکثر وعموماً ''یاء'' کا اضافہ کرتے ہیں جیسے لاہوری، غزنوی، ایرانی، مہرانی۔

(۲) منسوب الیہ کی آخری ہ اور درمیانی ی کو گرادیتے ہیں مثلاً مدینہ سے مدنی، قریش سے قرشی۔

(۳)منسوب الیہ کے آخر میں ہ ہوتو وہ بھی گر جاتی ہے،مکہ سے مکی ، بنگالہ سے بنگا
لی۔

(۴)منسوب الیہ کے آخر میں الف ہوتو وہ بھی گر جاتا ہے جیسے بخارا سے بخاری۔

(۵)منسوب الیہ کے آخر میں اگر ی ہوتو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔دہلی سے دہلوی، موسیٰ سے موسوی اور عیسیٰ سے عیسوی۔

فائدہ:۔منسوب،منسوب الیہ سے پہلے آتا ہے اور منسوب کا آخری حرف مکسور ہوتا ہے، جیسے کلاہِ پشاوری ،سرکۂ انگوری ،شمشیرِ ہندی ،سرمۂ اصفہانی ،زمینِ بارانی، درویشِ خراسانی۔

اسم مصدر (اسم نکرہ کی چوتھی قسم)

مصدر وہ کلمہ ہے جو کسی کام یا حرکت کو بیان کرے یا جس میں کرنا، ہونا یا سہنا پایا جائے لیکن اس میں کسی زمانے کا تعلق نہ ہو جیسے نوشتن، رفتن، آمدن، زدن۔

بالفاظ دیگر مصدر وہ اسماء یا کلمات ہیں جو خود کسی سے نہ نکلے یا بنے ہوں مگر افعال اور اسماء مقرّرہ قواعد کے تحت ان میں سے بنائے اور نکالے جاتے ہوں تو ایسے کلمہ کو مصدر کہتے ہیں، اور مصدر کے لغوی معنی جائے صدور رنکلنے کی جگہ کے ہیں، اس کی علامت اور پہچان آسان ہے کہ اس کے آخر میں ''دَنْ یا تَنْ'' ہوتا ہے، مگر یہ ایک عمومی قاعدہ ہے حتمی نہیں کیوں کہ فارسی میں کئی ایسے الفاظ ہیں جن کے آخر میں دن یا تن آتا ہے مگر وہ مصدر نہیں ہیں، مثلاً گردن، آبِستن، وغیرہ لہٰذا مصدر کی اصل علامت اس کے آخر کا نون ہے۔

اصلی مصدر:۔ وہ مصادر جو شروع سے ہی اپنی بناوٹ وساخت کے لحاظ سے فارسی زبان میں چلے آتے ہیں اور متداول ہیں۔ لہٰذا ایسے مصادر اصلی کہلاتے ہیں۔ مثلاً کردن، خوردن۔

جعلی مصدر:۔ ایسے مصادر جو عربی الفاظ کے ساتھ ''یدَنْ'' بڑھانے سے بنتے ہیں مثلاً طلب سے طلبیدن، رقص سے رقصیدن وغیرہ۔

مرکّب مصدر:۔ اصلی مصادر کے پہلے حروف یا الفاظ بڑھا کر جو مصدر بنائے جاتے ہیں انہیں مرکب مصدر کہتے ہیں اور اصلی مصادر کو مفرد مصدر بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً آمدن سے برآمدن، آوردن سے برآوردن، واشدن، واکردن، بازآمدن، فروآمدن، سرافگندن، دل دادن، دست کشیدن، گام زدن، قبول کردن، تمیز کردن۔

نوٹ:۔ عربی کے تمام مصادر بھی فارسی میں استعمال ہوتے ہیں، نیز بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کی دو اقسام اصلی اور جعلی آپ پڑھ چکے ہیں۔ مصدر مرکب اہل زبان کی پیروی و تقلید میں استعمال ہوتے ہیں۔

بلحاظ معنٰی مصدر کی دو اقسام ہیں لازم اور متعدی، پھر متعدی کی اقسام بھی بلحاظ مفعول

جیسے متعدی بیک یا بہ دو یا بہ سہ مفعول بھی آپ کے علم میں آچکی ہیں، نیز متعدی مصادر کی بلحاظ بناوٹ اقسام بھی جیسے متعدّی الاصل، متعدی بالواسطہ اور متعدی المتعدی، آپ پڑھ چکے ہیں، لازم مصدر سے متعدی بنانا اور متعدی کو متعدی المتعدی بنانے کے قواعد بھی ''رہبر فارسی'' میں تحریر شدہ ہیں۔

مصادر محدودہ

1۔ لازم مصدرِ محدود:۔ یہ ایسے مصادر ہوتے ہیں جن سے مصدر متعدی بالکل نہیں بن سکتا جیسے آمدن، رفتن، ماندن، تپیدن، گشتن، شدن، ہستن، بودن، وغیرہ۔

2۔ متعدی مصدرِ محدود:۔ بعض متعدی الاصل مصادر ایسے ہوتے ہیں جن سے آگے متعدی المتعدّی مصدر نہیں بن سکتے ہیں، جیسے آوردن، گفتن، اندوختن، برداشتن، بستن، پختن، انداختن، آفریدن۔

☆ فائدہ:۔ فارسی زبان میں بعض مصادر ایسے بھی ہوتے ہیں جو ابتدا سے ہی لازم اور متعدی دونوں معنوں میں متداول ہیں۔ جیسے پختن، پیوستن، آموختن، سوختن، آمیختن، ریختن، افزودن، شگافتن، گداختن، آرامیدن، کاستن، پرداختن۔

اسم حاصل مصدر (اسم نکرہ کی پانچویں قسم)

حاصل مصدر وہ اسم ہے جو کسی کیفیت، حالت، اثر، اور نتیجہ کو ظاہر کرے یا بالفاظ دیگر جس میں مصدری معنیٰ کی کیفیت یا اثر پایا جائے، جیسے کوشش، سیاہی، گفتگو، گزارش، سوزش، وغیرہ۔

اقسام:۔ حاصل مصدر دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اسمی اور فعلی۔

اسمی اسم سے بنایا جاتا ہے اور فعلی فعلوں سے بنتا ہے۔ یاد رہے کہ ان کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ یا کلیہ مقرر نہیں۔ اہل زبان کی پیروی میں جو عمومی اور اکثریتی انداز مترشح ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل قواعد سے ظاہر ہے۔

اِسمی حاصل مصدر:۔ اس کی ساخت کے لیے درج ذیل میں دھیان کریں۔

(۱) اسم یا صفت کے بعد ''ی'' بڑھا کر:۔ سبز سے سبزی، بزرگ سے بزرگی، جوان سے جوانی۔

(۲) اگر اسم کے آخر میں ''ہ'' ہو تو گی کا اضافہ ہوگا جیسے دیوانہ سے دیوانگی، بیگانہ سے بیگانگی، فرزانہ سے فرزانگی۔

نوٹ:۔ اس میں ''گی'' کے اضافہ کرنے سے اسم کے آخر سے ''ہ'' گر جائے گی۔ جیسے پروانہ سے پروانگی، بیگانہ سے بیگانگی، یگانہ سے یگانگی۔

(۳) عربی قواعد کے اسماء کے بعد ''یت'' بڑھانے سے جیسے انسان سے انسانیت، روح سے روحانیت، شریف سے شرافت، لطیف سے لطافت، اُنس سے اُنسیت۔

فعلی حاصل مصدر:۔ درج ذیل عمومی و اغلبی قواعد کے تحت لائے جاتے ہیں ان کا باریک بینی سے ادراک کریں۔

(1) ماضی مطلق مثبت واحد غائب کے آخر میں ''ار'' لگا کر۔ جیسے رفتار، کردار، گفتار، خریدار، مردار۔

(2) دو ماضی مطلق کو واؤ عطف سے ملا کر جیسے آمد و رفت، گفت و شنید، خرید و فروخت،

نشست وبرخاست۔

(3)امر حاضر معروف واحد کا صیغہ بطور حاصل مصدر استعمال ہوتا ہے جیسے رنج، آرام، گریز، دَو، نشان، سوز، گداز، تاب۔

(4)امر حاضر معروف واحد کے بعدہ بڑھا کر:۔خندہ، گریہ۔

(5)امر حاضر معروف واحد کے بعدی بڑھا کر:۔خموشی۔

(6)امر حاضر معروف واحد کے بعداک بڑھا کر:۔خوراک، پوشاک۔

(7)دوامر حاضر معروف واحد کو ملا کر جیسے سوز و گداز، پیچ و تاب، خواب وخور۔

(8)دوامروں میں پہلے کے بعد الفِ اتّصال بڑھا کر:۔تگاپو، کشاکش، روارو

(9)کبھی صرف ماضی مطلق واحد غائب بطور حاصل مصدر:۔کوفت، نشست۔

(10)ایک ہی مصدر کے امر اور ماضی ملا کر۔جیسے گفتگو، جستجو، (بغیر واوٗ عطف کے)

(11)کبھی فعل ماضی مطلق اور امر ملا کر۔جیسے بودوباش، گفت وشنید، زدوکوب۔

(12)اسم اور امر ملا کر۔جیسے دسترس، خونبار، خوں ریز، رنگریز۔

(13)ایک ہی مصدر کے امر اور نہی ملا کر۔جیسے کشمکش، خواہ مخواہ۔

(14)کبھی اسم اور ماضی مطلق ملا کر۔جیسے دست برد، نشان زد۔

(15)ماضی مطلق کے پہلے کوئی لفظ بڑھا کر۔جیسے بازدید، فروگزاشت۔

(16)بعض حاصل مصدر مذکورہ بالا قواعد سے مستثنٰی ہوتے ہیں اور وہ سماعی ہیں۔جیسے مردن سے مرگ، چشیدن سے چاشنی۔

(17)امر حاضر کے بعد ''ش'' کا اضافہ کرنے سے۔جیسے آرائش، بندش، آموزش۔

اسم حالیہ (اسم نکرہ کی آٹھویں قسم)

تعریف:۔ اسم حالیہ وہ اسم ہے جو فاعل، مفعول، یا کسی اور اسم کی حالت بیان کرنے کے لیے آتا ہے لہٰذا یہ فعل اور صفت دونوں کو بیک وقت شامل ہوتا ہے۔ جس کی حالت بیان کی جائے وہ ذوالحال ہوتا ہے اور جو اسم حالت بیان کر رہا ہو اسے حال یا اسم حالیہ کہتے ہیں۔

جیسے زن فریاد کناں پیش حاکم رفت، اس میں زن ذوالحال فریاد کناں حال اور اسم حالیہ ہے۔ (ترجمہ، عورت فریاد کرتی ہوئی حاکم کے پاس گئی)

قاعدہ:۔ فعل امر حاضر معروف واحد کے بعد ''ان'' بڑھا کر۔ جیسے گریاں، نالاں، غرّاں، خنداں، لرزاں، رواں، دواں۔

فائدہ:۔ کبھی کبھی اسم حالیہ سے قبل کسی اسم کی زیادتی بھی کردی جاتی ہے مثلاً گریہ کناں، فریاد کناں، زاری کناں۔

مشق و تمرین (نمبر 5)

☆ ایں فقرات را بالفاظ خود ترجمہ و انشاء کنید۔

(۱) بچہ روتا جا رہا تھا۔ میں خوش خوش ہنستا مسکراتا دارالعلوم بھیرہ میں آیا۔ مجھے سزا مت دو کہ میں عذر لے کر آیا ہوں۔ شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے زمین پر گرتے ہیں۔ میں ٹکٹکی لگا کر پھول بکھیرے تیرا منتظر ہوں۔ آ بھی جا! کہ دل بے قرار سنبھالے نہ سنبھلے۔

(۲) فیل دماں و خروشاں سُوئے من می آمد۔ دزد ترساں و لرزاں گریختہ بود۔ روباہ افتاں و خیزاں بردہن غار رسید۔ اسپ تازی رقصاں، جہاں، دواں دواں پیش من گزشت۔ دم بریدہ شیر غرّاں سوئے من آمد و من ترساں، و لرزاں و دواں بالائے بام رفتم۔

تنبیہ:۔ کبھی فارسی کا اسم فاعل اور اسم مفعول بھی اسم حالیہ کا معنی دیتے ہیں جیسے اسپ دُم بریدہ بود۔ مَن پشیمان عذر خواہ آمدم۔ احمد سرنگوں رفتہ است۔ شخصے را سوارِ پلنگ دیدہ ام۔

اسم حالیہ (اسم نکرہ کی آٹھویں قسم)

تعریف:۔اسم حالیہ وہ اسم ہے جو فاعل ،مفعول ،یا کسی اور اسم کی حالت بیان کرنے کے لیے آتا ہے لہٰذا یہ فعل اور صفت دونوں کو بیک وقت شامل ہوتا ہے۔جس کی حالت بیان کی جائے وہ ذوالحال ہوتا ہے اور جو اسم حالت بیان کرر ہا ہو اسے حال یا اسم حالیہ کہتے ہیں۔

جیسے زن فریاد کناں پیش حاکم رفت،اس میں زن ذوالحال فریاد کناں حال اور اسم حالیہ ہے۔(ترجمہ،عورت فریاد کرتی ہوئی حاکم کے پاس گئی)

قاعدہ:۔فعل امر حاضر معروف واحد کے بعد ''اں'' بڑھا کر۔جیسے گریاں، نالاں،غرّاں، خنداں،لرزاں،رواں،دواں۔

فائدہ:۔کبھی کبھی اسم حالیہ سے قبل کسی اسم کی زیادتی بھی کردی جاتی ہے مثلاً گریہ کناں، فریاد کناں،زاری کناں۔

مشق وتمرین (نمبر 5)

☆ایں فقرات را با لفاظ خود ترجمہ وانشاء کنید۔

(۱) بچہ روتا جا رہا تھا۔میں خوش خوش ہنستا مسکراتا دارالعلوم بھیرہ میں آیا۔مجھے سزامت دو کہ میں عذر لے کر آیا ہوں۔شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے زمین پر گرتے ہیں۔ میں ٹکٹکی لگا کر پھول بکھیرے تیرا منتظر ہوں۔آ بھی جا! کہ دل بے قرار سنبھالے نہ سنبھلے۔

(۲) فیل دماں وخروشاں سُوئے من می آمد۔دزد ترساں ولرزاں گریختہ بود۔ روباہ افتاں وخیزاں بردہن غار رسید۔اسپ تازی رقصاں، جہاں،دواں دواں پیش من گزشت۔دم بریدہ شیر غرّاں سوئے من آمد ومن ترساں،ولرزاں ودواں بالائے بام رفتم۔

تنبیہ:۔کبھی فارسی کا اسم فاعل اور اسم مفعول بھی اسم حالیہ کا معنی دیتے ہیں جیسے اسپ دُم بریدہ بود۔مَن پشیمان عذر خواہ آمدم۔احمد سرنگوں رفتہ است۔شخصے را سوارِ پلنگ دیدہ ام۔

اسم معاوضہ (اسم نکرہ کی نانویں قسم)

اسم معاوضہ وہ اسم ہے جو کسی خدمت یا محنت کے بدلے بطور معاوضہ کے نام ہو جیسے رنگ۔

نوٹ:۔ حقیقت میں اسم معاوضہ، اسم حاصل مصدر کی ہی ایک قسم ہے کیوں کہ گرامر کی کتب میں اس کا ذکر علیحدہ کیا گیا ہے اس لیے یہاں بھی اسے اسم نکرہ کی ایک مستقل بالذات قسم کے طور پر ذکر کر دیا گیا ہے۔

اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ اکثر حاصل مصدر کو اس معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مزدوری، کرایہ، عوض، بہا، اُجرت، محنتانہ۔

امثلہ:۔ مزد آں گرفت کہ کار کرد۔ ۔رحمت حق بہانہ می جوید بہا، نہ می جوید۔ کرایہ تا کسی تا چند است؟ مکان و دکان برائے کرایہ خالی است۔ بعوض ایں یک دام نگیرم۔ شما محنت و مزدوری خوب کردہ۔ محنتانہ و اجرتِ شما حق تست۔ رنگ لباس خیلے ارزاں بود۔

مستثنیٰ، مُستثنیٰ منہ کا بیان

ایک چیز یا شخص کو دوسروں سے علیحدہ کر دیتے ہیں یا وہ ایک حکم سے خارج ہوتے ہیں۔ اس حالت یا کیفیت کو استثناء کہتے ہیں۔ جن کو علیحدہ یا خارج کیا جائے وہ مستثنیٰ اور جن یا جس سے خارج یا علیحدہ کیا جائے انہیں مستثنیٰ منہ اور جن حروف کے ساتھ یہ استثناء ہوتی ہے انہیں حروف استثناء کہتے ہیں۔ مثلاً سوائے قاسم ہمہ رفتہ اند، اس جملے میں سوائے حرف استثناء قاسم مستثنیٰ اور ہمہ مستثنیٰ منہ ہے اور رفتن حکم ہے۔

حروف استثناء:۔ الاَّ ، بغیر، بجز، غیر، جز، مگر، امّا، سوائے، ماسوائے، ورائے، ماورائے۔

قاعدہ:۔ حرف استثناء مستثنیٰ سے پہلے لگائیں۔ اور مستثنیٰ منہ بعد میں لائیں۔

(اضافت لائے بغیر) مگر بغیر، سوائے، ما سوائے، ورائے، کے ساتھ اضافت ہوگی۔

''الا'' اور ''مگر'' کی صورت میں مستثنیٰ منہ پہلے اور مستثنیٰ بعد میں آئے گا۔

فائدہ:۔ بغیر، جز، غیر کے ساتھ ''از'' کا استعمال بھی جائز ہے۔

امثلہ:۔ بجز ابراھیم ہمہ طلبہ حاضر اند۔ ہمہ طفلاں حاضر اند الاّ (یا مگر) زبیر۔ جز از تو دیگر کہ باشد کہ ایں کار کند۔ بغیر از تو دیگراں را محال است ایں شوخی کنند۔

مشق و تمرین (نمبر 6)

چراغ روشن کردہ ام امّا روشنی کمتر می دھد، بغیر خُفّاش ہمہ پرندگاں تُخم می نہند، ماسوائے غم و الم چیزے ندارم، سوائے خدا پشت پناہِ غریباں کیست، ورائے تو دیگرے ندارم، ہمہ مردماں بکار رفتند مگر آں پیرہ زن، ہمہ طلبہ بہ مسجد رفتند الاّ ادریس۔

چند حروف تہجی کا استعمال

یہ حروف درمیان کلام اپنا معنی ادا کرتے ہیں۔ان میں سے ایک ایک حرف متعدّد معانی پر دلالت کرتا ہے۔ان معانی کا گہرا ادراک فارسی دانی میں از بس مفید ہے۔

بیان الف:۔حرف الف درج ذیل معانی ادا کرتا ہے۔

(۱) ندا کے لیے:۔خدایا تقصیرم بہ بخش۔(اے خدا میری غلطی معاف فرمادے)

(۲) دعا کے لیے:۔خدا عمرت دراز کناد۔(خدا تیری زندگی دراز فرمائے)

(۳) اتّصال کے لیے:۔گلہائ رنگا رنگ شگفتہ است۔(رنگ برنگے پھول کھلے ہیں)

(۴) تکمیل ظرف وکیف:۔جام لبالب است۔سراسر دروغ گوہستی۔

(۵) زیادتی معنیٰ:۔بسا آرزو کہ خاک شدہ۔(ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے)

(۶) تعظیم کے لیے:۔آہستہ پابنہ غالبا خوابیدہ است۔(ذرا دھیرے دھیرے غالب سویا ہوا ہے)

(۷) فاعلیّت کے لیے:۔توانا بود ہر کہ دانا بود۔(دانا ہی قوی ہوتا ہے)

(۸) حسرت وتاسّف کے لیے:۔دردا کہ رازِ پنہاں، خواہد شد آشکارا۔(دردِل کا راز کھل جائے گا)

(۹) زائدہ اسم میں:۔اسکندر یونانی فاتح بزرگ بود۔حرام خوار رانجات نیست۔

(۱۰) زائدہ فعل میں:۔گفتند بیمارِ غم راچہ حال است؟ گفتا ایں نخواہد زیست۔(نہیں بچے گا)

(۱۱) عطف کے لیے:۔شباروز کار کردم۔(دن رات میں نے کام کیا)

(۱۲) قسم کے لیے:۔ربّا دروغ نمی گویم۔

(۱۳) مفعولیت کے لیے:۔تحفہء درویش برگ سبز است، پزیرا باد۔(قبول

فرمائیں)۔

(۱۴)صفت کے لیے:۔ناقہء زیباستی تیز ترک گام زن۔(تو خوبصورت اونٹنی ہے ذرا تیز چل)

(۱۵)اِشباع کے لیے:۔دامانِ نگاہ تنگ وگلِ حسنِ تو بسیار۔(میرا دامن تنگ نکلا ورنہ تیرے حسن کی خیرات تو عام ہے)

(۱۶)بدلِ تنوین:۔من ازیں اصلاً خبر ندارم۔(مجھے اس کی بالکل خبر نہیں)

(۱۷)لیاقت کے لیے:۔پذیرا سخن بود، شد دل پسند۔(بات عمدہ تھی پسند آئی)

(۱۸)طرف کے لیے:۔سرازیر کردہ بر درخت آویختند۔(سر نیچے کیے وہ درخت سے لٹک گئے)

(۱۹)ہے کے معنی میں:۔زودا کہ کشورِ ما محکم تر شود۔(امید ہے جلدی ہمارا ملک مضبوط تر ہو جائے گا)

فائدہ:۔فعل مضارع یا امر میں جب پہلا حرف الف ہوتا ہے تو ''ب'' زائدہ بڑھاتے وقت اس الف کو گرا دیتے ہیں۔مثلاً افروز سے بیفروز۔''از'' حرف جار کا الف بھی اکثر حذف کر دیتے ہیں مثلاً کز اصل میں کہ+از ہے اور وز اصل میں و+از ہے۔زو اصل میں از+او ہے اسی طرح ''اگر'' حرف شرط کا الف بھی گرا دیتے ہیں اور گر پڑھتے ہیں۔

بیان ''ب''

حرف باءدرج ذیل معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

(۱) کو، کے معنی:۔نامہ بہ رئیس مدرسہ دادم۔(میں نے ہیڈ ماسٹر کو خط دیا)

(۲) قسم کے لئے:۔بخدا راست می گویم۔(قسم بخدا سچ کہتا ہوں)

(۳) وجہ یا سبب کیلئے:۔اورا بدزدی گرفتند۔(انہوں نے اسے چوری کی وجہ سے گرفتار کیا)

(۴) عوض کے معنی میں:۔ایں قلم بدوازدہ روپیہ خریدم۔(یہ قلم میں نے بارہ روپوں میں خریدا)

(۵) معیّت کے لئے:۔ بہوش باش! کہ راہ تنگ است۔(ہشیار! راستہ تنگ ہے)

(۶) میں کے معنی میں:۔دیوانہ بکارِ خویش ہشیار۔(پاگل اپنے معاملات میں مثل ہوشیار و عقلمند ہے)

(۷) پر کے معنی میں:۔دیوانہ خاک بسر می ریخت۔(پاگل سر پر مٹی ڈال رہا تھا۔)

(۸) مقدار و حساب کے معنی میں:۔بسیر می خرد و بہ من می فروشد۔(سیر سے لینا اور من سے بیچنا)

(۹) الفاظ کو ملانے کے لیے:۔گدا خانہ بخانہ می گردید۔(گداگر گھر گھر گھومتا ہے)

(۱۰) طرف یا جانب کے لیے:۔ترسم بکعبہ نرسی اے اعرابی!(کعبہ کو)

(۱۱) غرض و غایت کے لیے:۔بطواف کعبہ می روم۔(طواف کے لیے)

(۱۲) مطابقت اور موافقت کے لیے:۔بروایتِ محدّثین ایں واقعہ تصدیق شدہ است۔

(۱۳) قرب ونزدیک کے لیے :۔ گدائے بشاہے رفت ۔ (فقیر بادشاہ کے پاس گیا)

(۱۴) مانند کے معنی میں :۔ کسی بصورت تو در جہاں نیست ۔ (تیری مثل)

(۱۵) توسّل وطفیل کے معنی میں :۔ خدایا! بحق بنی فاطمہ ۔ (کے طفیل یا وسیلے سے)

(۱۶) مدد کے معنی میں :۔ بہ تیغ مجاہداں و بہ ذوالفقار حیدری قلعہء خیبر فتح شد۔ (کی مدد سے)

(۱۷) اضافت کے لیے :۔ زرداری بزور محتاج نہ ۔ (طاقت کا)

(۱۸) بطور حرف زائدہ :۔ بجز ایں نکتہ یاد ندارم ۔ بگفتم مزد بگیر و برو۔ (اس بات کے سوا مجھے کچھ یاد نہیں ۔ میں نے کہا اجرت لو اور اپنا راستہ ناپو!)

(۱۹) تک / انتہاء کے معنی میں :۔ مرض بہلاکت رسانید ۔ (موت تک)

(۲۰) قابلیت واہلیت کے معنی میں : درد بدرماں نماندہ است ۔ (علاج کی وجہ سے)

(۲۱) رُخ / بَل کے لیے :۔ بگردن فتد سرکشِ تندخو ۔ (سر کے بل)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆
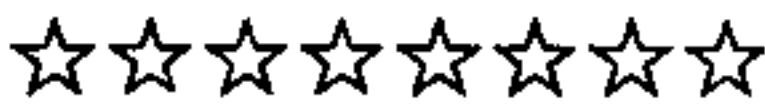
بیان "ک"

(۱) بیان / وضاحت کے لیے:۔ نخست وزیر گفت کہ حالا پاکستان محکم تر شدہ است۔ (پہلے وزیر نے کہا کہ اب پاکستان بہت مستحکم ہو گیا ہے)

(۲) سوالیہ:۔ تو ئی خانہ کیست؟ اندر۔ (گھر میں کون ہے)

(۳) صلہ کے لیے:۔ دوست آں باشد کہ گیرد دستِ دوست، در پریشان حالی و درماندگی! (دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے)

(۴) علّت و سبب کے لیے:۔ جفامکن کہ ایں عادت بد است۔ (جفا نہ کر کہ یہ بری عادت ہے)

(۵) تا کہ کے معنی میں:۔ اے بے خبر بکوش کہ صاحبِ خبر شوی۔ (حرف تحذیر کے طور پر تا کہ)

(۶) بلکہ کے معنی میں:۔ نہ سگ دامنِ کاروانی درید، کہ دھقانِ ناداں کہ سگ پرورید۔

(۷) یا / تردید کے معنی میں:۔ دروغ کہ گفت؟ تو کہ من۔

(۸) تصغیر کے لیے:۔ مُوشک توی بستر خزید۔ (چوھا)

(۹) مبالغہ کے لیے:۔ تیز ترک گامزن منزل مادور نیست۔

(۱۰) نفی کے معنی میں:۔ مشک بہتر کہ یک تودہءِ گلِ۔

(۱۱) تشبیہ کے لیے:۔ نکوئی بابداں کردن چناں است کہ بد کردن بجای نیک مرداں۔ (جیسے)

(۱۲) نتیجہ کے لیے:۔ نیکی کن کہ بعد از مرگ ترا بہ نیکی یاد کنند۔ (انجام کار بالآخر)

(۱۳) دفعتاً / اچانک کے معنی میں:۔ کنارِ رود نشستہ بودیم کہ کشتی در رسید. (یکا یک، اچانک)

(۱۴) جملہ معترضہ کے معنی میں:۔اقبال کہ خدا بیامرزد، خوب مردی بودہ است۔

(۱۵) از کے معنی میں:۔پای در زنجیر پیشِ دوستاں بہ کہ با بیگانگاں در بوستان۔(سے۔بہ نسبت)

(۱۶) دعا کے لیے:۔چہ خوش گفت فردوسئی پاک زاد کہ رحمت براں تربتِ پاک باد۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیان ''ی''

(۱) نسبت کے لیے :۔ ایرانی وتورانی مباش۔ مسلمان باش۔

(۲) مخاطب کے لیے :۔ چوں تو نگرشوی مست نگردی مردی! (تو پھر جوانمرد کامل انسان ہے)

(۳) حاصل مصدر اسمی :۔ در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری۔

(۴) قابلیت و اہلیت :۔ قاتل کشتنی است۔ دزد قابلِ گردن زدنی است۔ (سزاوار وحقدار، مستحق)

(۵) متکلم کے لیے :۔ مخدومی! از ملاقاتِ سرکار شرفیاب نشدم۔ (مشرف نہ ہوا)

(٦) فاعلیّت کے لیے :۔ غوغائی بسزا رسانیدہ شد۔ (شور مچانے والا)

(۷) تنکیر و وحدت کے لیے :۔ شاگردے پیشِ آموزگارے دست بستہ حاضر بود۔ (استاد کے سامنے)

(۸) موصول کے لیے :۔ مردی کہ دیدی عموئ من بود۔ (چچا)

(۹) ماضی تمنائی یا شرطی میں :۔ کاش نابینا دو چشم داشتے۔

(۱۰) زائدہ :۔ حضوری گرہمی خواہی از و غافل مشو حافظ! (مقامِ حضوری)

(۱۱) اضافت کے معنی میں :۔ روئ خود را در آئینہ باید دید۔

(۱۲) قلت کے معنی میں :۔ آبی بمن بدہ! (تھوڑا سا پانی دے دو!)

(۱۳) حقارت کے لیے :۔ عجب احمقی ہستی۔ (شُبہ! نہایت احمق ہے)

(۱۴) تعظیم کے لیے :۔ چہ خوب مردی است۔ (معزز و مکرم، ذیشان آدمی)

اسم ضمیر کے بارے مختصر وضاحت

ضمیر متصل صرف اسم کے ساتھ ہی نہیں لگتی۔ بلکہ حروف کے ساتھ بھی مل کے آتی ہے
مثلاً کت = کہ + ات ۔ کش = کہ + اش، وغیرہ
اگر کسی لفظ کے آخر میں الف یا واؤ ہو اور اس کے ساتھ ضمیر متصل بڑھانا ہو تو ضمیر سے پہلے یاء مفتوح بڑھاتے ہیں مثلاً مُویَش ۔ نوَ ایَم ۔ وَفَایَتُ وغیرہ لیکن کبھی یہ یاء نہیں بھی بڑھاتے مثلا بازوم، پہلو سے پہلوش وغیرہ۔

فائدہ:۔ ضمیرِ مشترک:۔ کبھی کبھی کسی کام کو اپنی ذات سے مخصوص کر کے اس میں تاکید یا زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس وقت ضمائر کے ساتھ خود، خویش، خویشتن، کا اضافہ کرتے ہیں۔ اس کی بھی تینوں حالتیں آتی ہیں یعنی فاعلی، مفعولی، اور اضافی۔

فاعلی حالت:۔ او خود یا او خودش ۔ ایشاں خود یا خودشان تو خودت ۔ شما خودتاں ۔ من خود ۔ ما خود۔

حالت مفعولی:۔ خودرا یا خودش را۔ خودشاں را۔ خودترا۔ خودتاں را۔ خودمرا۔ خود ماں را۔

حالت اضافی:۔ کارخودش ۔ کارخودشاں۔ کارخودت ۔ کارخودتاں ۔ کارخودم۔ کارخودما۔

نوٹ:۔ بعض اوقات خویش اور خویشتن بھی بڑھا دیتے ہیں مثلاً او خویشتن گم است۔ چراغ راہِ خویشم وغیرہ۔

مشق وتمرین (نمبر 7)

☆ ایں فقرات را با لفاظ خود ترجمہ وانشاء کنید۔

محمود خویش را تباہ کرد۔ او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ شما اورا چہ گفتید؟ پدرت کجا است؟ کتابم گم شد۔ تو ایں کتاب از کجا خریدی؟ من ترا چہ گفتہ بودم۔ ایشاں اور املامت

کردند۔ گفتندم ۔زود بیا۔ منش ساختم رستم داستاں ۔او کوشش بلیغ نمود۔ اسمِ برادرت چیست ۔خواندمش تا سرزنش کنم ۔خواہرت گفتہ کہ او بخانہ نیست ۔ برادرش اسپ خرید۔ استاد اور اسزاداد ۔ زانکہ سبق بخوبی چاق نہ کردہ بود۔ حالا ما آرام کنیم ۔ او گفت شما بخانہ بروید۔ کارت ہنوز ختم نشدہ؟ ایشاں نزد من آمدند۔ من خود اور اخواندم۔ شما خودتاں راچرا عقوبت می کنید؟ کارِ خویش بدست خویش۔ پنبہ نہادن برداغہائے دل کار خود ماست۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنبیہ :۔اسم نکرہ کی قسم اسم صفت کے بیان میں صفت عددی کے بارے آپ پڑھ آئے ہیں۔اب یہاں اس کے بارے کچھ مزید وضاحت درج ہے۔

اعداد مکسور یا عدد کسریٰ :۔ یہ وہ عدد ہے جس میں کسی چیز کی گنتی میں پورا عدد شامل نہ ہو بلکہ عدد کی کسر یا حصہ پایا جائے جیسے آدھا 1/2 ،تہائی 1/3 چوتھائی 1/4 ۔

(۱) قاعدہ:۔ پہلے کسر کے اوپر کے عدد شمار کنندہ کا ترجمہ کریں۔ پھر نچلے ہندسے نسب نما کے بعد یک لگائیں ۔اور اگر اوپر کا ہندسہ ایک ہو تو نچلے ہندسے کا پہلے ترجمہ کریں اور بعد میں یک لگادیں۔ مثلاً 2/1 = دو یک ۔3/2 دو سہ یک ۔ 3/1 سہ یک ۔5/3 سہ پنج یک۔

اور اگر کسر مرکب ہو تو پہلے صحیح کا ترجمہ کریں پھر (و) بڑھا کر پہلی گزشتہ مثالوں کی طرح پڑھیں۔ مثلاً (3/4)3 سہ و سہ چہار یک ۔ (2/4)2 دو و دو چہار یک ۔(8/16)8 ہشت و ہشت شانزدہ یک۔

(۲) قاعدہ:۔ عدد ضعفی کے بارے آپ پڑھ چکے ہیں یہاں اس کے بارے میں مختصر سی وضاحت مزید درج ہے۔ وہ عدد جس میں کسی چیز کو ایک یا ایک سے زیادہ بار پڑھا جائے یا بیان کیا جائے اسے عدد ضعفی کہتے ہیں۔ دو گنا۔ سہ چند۔ فارسی میں عدد ذاتی کے بعد چند۔ تا۔ برابر۔ بڑھا کر پڑھتے ہیں۔ دو چند سہ چند۔ چہار تا، ہفت برابر۔

(۳) اسمائے معیّت یا ردیف اعداد:۔ بعض ایسے الفاظ ہیں جو گنتی کے وقت خاص خاص اسموں کے ساتھ لکھے جاتے ہیں اگرچہ ترجمہ کے وقت ان کے معانی نہیں لئے جاتے

ہیں۔

ایسے اسماء کو ردیف اعداد یا اسمائے معیت کہتے ہیں۔ یا بالفاظ مختصر جو اسمائے اعداد کے پیچھے لگ کر مطلق عدد کا معنی دیتے ہیں جیسے دونفر مزدور۔ پنج زنجیر فیل۔ نفر اور زنجیر اسمائے معیت یا ردیف اعداد ہیں۔

عام مستعمل اسمائے معیّت

(۱) زنجیر:۔ ہاتھی کے لیے جیسے پنج زنجیر پیل۔

(۲) راس:۔ حمال اور ممالیہ جانوروں کیلئے۔ سہ راس گاؤ۔ یک راس گاؤ میش۔

(۳) طاقہ:۔ کپڑوں کے تھان کے لیے۔ دو طاقچہ زربفت۔

(۴) جلد:۔ کتابوں کے لیے۔ دو ہزار جلد کتاب است۔

(۵) جُفت:۔ جراب۔ جوتوں اور جسم کے جوڑوں کیلئے۔ ہفت جفت جراب۔

(۶) مُبلغ:۔ روپیہ۔ اشرفی وغیرہ کے لیے۔ مبلغ سہ صد روپیہ۔

(۷) مَوَازِیْ:۔ آنہ۔ ٹکہ۔ سیر۔ من۔ بیگھے۔ کنال۔ کے لیے موازی شش آنہ۔

(۸) نَفر:۔ مزدور۔ خدمت گار۔ غلام کے لیے۔ سہ نفر غلام۔

(۹) مُہار:۔ اونٹ کے لیے۔ چہار مہار شتر۔

(۱۰) دانہ:۔ موتی اور پھلوں کے لیے۔ پنج دانہ انار۔ دو دانہ زمرّد۔

(۱۱) عدد:۔ عام اشیاء کے لیے اس کا استعمال کثیر ہے۔ سہ عدد چاقو۔

(۱۲) ضرب:۔ توپ یا بندوق کے لیے۔ یک ضرب توپ۔

(۱۳) قبضہ یا حمائل:۔ خنجر کے لیے قبضہ اور شمشیر کے لیے حمائل ہے۔ پنج قبضہ خنجر۔ چار حمائل شمشیر۔

(۱۴) دستہ:۔ باز اور شاہین کے لیے۔ دو دستہ باز۔

(۱۵) شاخ:۔ آھو، ہرن۔ یک شاخ آھو۔

(۱۶) لگام:۔ گھوڑا:۔ یک لگام اسپ۔

(۱۷) قِطعہ :۔ اشتام اور وثیقات کے لیے۔ یک قطعہ سند۔

(۱۸) در :۔ گھر اور کمروں کے لیے:۔ دو در خانہ۔

(۱۹) قِلادہ :۔ کتے وغیرہ کے لیے۔ سہ قلادہ سگ۔

(۲۰) مِیل :۔ دیا سلائی کے لیے۔ سہ میل کبریتِ فرنگی۔

فائدہ :۔ مبلغ اور موازی عدد سے پہلے اور باقی ردیف عدد کے بعد آتے ہیں۔ ان کے علاوہ اہل زبان نے بہت سے اسمائے معیت استعمال کئے ہیں خوفِ طوالت کے سبب انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اہم فائدہ :۔ لمبے اور بڑے اعداد پڑھنے کے لیے آسان طریقہ ہے۔ ہزار کے لیے ہزار لاکھ کے لیے لک۔ کروڑ کے لیے کرور وغیرہ اور شمار کرتے وقت پہلے بڑے درجے پھر چھوٹے اور پھر سب سے چھوٹے لاؤ اور واؤ کے ساتھ ملاتے جاؤ مثلاً ۵۲۰ کو پانصد و بست و پنج۔ ۷۸۶ کو ہفت صد و ہشتاد و شش۔ ۵۶۳۲ کو پنج ہزار و شش صد و سی و دو۔

فائدہ ☆ اسی طرح اعداد ترتیبی کو اسم عدد ذاتی کے بعد "م" یا "میں" لگا کر پڑھا جاتا ہے۔ یکم۔ دوم، چہارم۔ پنجمین۔ ششمین۔

اہم فائدہ ☆ صدی والے اعداد یوں پڑھے جائیں گے جیسے دس فیصدی کو صدی دہ یا دہ درصد، پندرہ فیصدی کو صدی پانزدہ یا پانزدہ درصد۔ سو فیصدی کو صدی صد یا صد در صد پڑھیں گے۔

فعل ناقص و تام

ناقص کا معنی ادھورا اور تام کا معنی پورا کے ہیں۔ فعل ناقص وہ فعل ہے کہ جب تک اس کے ساتھ اور دو اسم نہ ملائیں جائیں وہ اپنا معنی ادا نہیں کرتا۔ اور پوری بات سمجھ نہیں آتی ہے۔ مثلاً ادریس ذہین است۔ اس میں است فعل ناقص ہے ادریس اور ذھین کے الفاظ نے اس کو بامعنی بنادیا ہے۔

افعال ناقصہ درج ذیل ہیں۔ است، نیست، شد، بود، گشت، گردید، برآمد۔ ان کے مصادر، ان کے مشتقات اور یہ افعال ناقصہ کلمات ربط بھی کہلاتے ہیں۔ کیوں کہ یہ دو اسموں کو ملاتے ہیں۔ کسی واقعہ یا خبر کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ ان میں کام کرنا نہیں، ہونا، پایا جاتا ہے۔ چنانچہ جس کے متعلق کوئی بات کہی جائے اس کو اسم یا مبتداء اور جو بات کہی جائے اسے خبر اور ان کو ملانے والے کلمہ کو ربط یا فعل ناقص کہتے ہیں۔ اسی ترتیب سے ان کو مسند الیہ، مسند اور فعل ناقص بھی کہتے ہیں مثلاً دل غم ناک است۔ دل مسند الیہ مبتدا یا اسم غمناک مسند یا خبر اور است فعل ناقص یا کلمہ ربط ہے۔

امثلہ:۔ است۔ غلہ گران است۔ (غلہ مہنگا ہے)

نیست:۔ رانا ادریس درخانہ نیست۔ (رانا ادریس گھر پر نہیں ہے)

بود:۔ تمام شب بیدار بودم۔ (تمام رات بیدار رہا ہوں)

شُد:۔ بچہ گم شد۔ (بچہ گم ہو گیا)

گشت:۔ چراغ روشن گشت۔ (بتی جل اٹھی)

گردید:۔ جواد تونگر گردید۔ (جواد مالدار ہو گیا)

برآمد:۔ آفتاب برآمد۔ (سورج نکل آیا)

فائدہ:۔ جب است یا بود کسی فعل تام کا جزو ہوتے ہیں تو پھر یہ فعل ناقص کا معنی نہیں دیتے ہیں مثلاً گفتہ است یا رفتہ بود وغیرہ۔

☆ فعل تام:۔ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا پایا جائے اور اس میں زمانہ بھی پایا جائے۔ یہ مفرد بھی ہوتا ہے اور مرکب بھی۔ یہ فعل تنہا ایک فعل کو ظاہر کرتا ہے اور صرف ایک اسم کے لانے سے بھی اپنا معنی واضح اور پورا ادا کر دیتا ہے۔ مثلاً نوشت، آمدہ است، کردہ بود، خوردہ باشد، می رفتم، خواہم رسید، می گوئم بنشیں، مجو وغیرہ۔

فائدہ:۔ فعل تام مثبت ہوتا ہے یا پھر منفی۔ مثلاً نور العارفین بمدرسہ نرفت۔ اس میں مدرسہ جانے کی نفی کی گئی ہے انور از لاہور آمد۔ اس میں آمد کا ثبوت ہے۔

تنبیہ:۔ منفی اور نہی کا فرق ملحوظ خاطر رہنا چاہیے۔ نہی میں کسی کام سے روکا جاتا ہے اور منع کیا جاتا ہے۔ جیسے مَرَوْ، مَیَا، مَرَنْج۔

امثلہ:۔ بندہ خبر ندارم۔ جمعہ روزِ رخصت است۔ تو بازار مَرَوْ ایں خبر تازہ است ایں عجب نیست طفل دروغ نمیگوید۔

قواعد:۔ فعل ناقص کے شروع میں نہ کا اضافہ کرنے سے اور فعل تام میں بھی صرف نہ کا اضافہ شروع میں کرنے سے منفی بنتے ہیں۔

رفت (مثبت)	نرفت (منفی)	است (مثبت)	نیست (منفی)		
می رفت (مثبت)	نمی رفت (منفی)	آید (مثبت)	نیاید (منفی)		
ہمی کند (مثبت)	نمی کند (منفی)	خواہد آمد (مثبت)	نخواہد آمد (منفی)		

فعل معاون

فعل معاون وہ فعل ہے جو دوسرے فعل کے ساتھ مل کر اس کی مدد کرے۔ اسے امدادی فعل بھی کہتے ہیں۔ اور تائیدی بھی۔ دوسرا فعل مستقل ہوتا ہے اور اسی کے معنوں میں زمانہ کے لحاظ سے تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

فعل معاون درج ذیل ہیں۔ است، بود، شد، خواہد، توانستن، بائستن، شائستن، یارستن، اوران سب کے مشتقات۔

(است بود شد فعل ناقص بھی ہیں) مگر فعل معاون میں فعل تام کے جز کے طور پر آتے ہیں اور فعل معاون کا معنی ادا کرتے ہیں مثلاً زید نمی تواند خواند۔ اس جملے میں تواند فعل معاون ہے جو خواند کی مدد کر رہا ہے۔ (زید نہیں پڑھ سکتا)

استعمال کے قاعدے:۔(۱) فعل معاون کا ترجمہ کرتے وقت ماضی مطلق کے پہلے یا مصدر مطلوبہ کے بعد مندرجہ بالا مصادر سے وہی فعل بنا کر لگاؤ جیسے "انور نوشتن نمی تواند یا پھر انور نمی تواند نوشت"۔ "می خواہم کہ بسیر باغ می روم" (انور لکھ نہیں سکتا)

(میں چاہتا ہوں کہ باغ کی سیر کو جاؤں)

۲: توانستن یا یارستن کسی کام کے ممکن الوقوع ہونے کے بارے میں مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے توانست گفت یا توانست کہ گوید (وہ بول سکتا ہے)

نیارست گفت یا نیارد گفت اور نیارد کہ گوید (منفی) (وہ نہیں بول سکتا)

تنبیہ: بائستن اور شائستن بھی فعل معاون ہیں یہ چاہیے کے معنیٰ میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور مذکورہ بالا افعال سکنا کے معنیٰ میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً بائستن اور شائستن فرض کی ادائیگی کیلئے۔ مناسب اور نامناسب کام ظاہر کرنے کے لئے۔ ضرورت کے لئے اور ارادہ ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ان کا استعمال کرنے کیلئے دونوں کی ماضی، مطلوبہ افعال کی ماضی کے ساتھ لگائی جاتی ہے یا پھر حرف "کہ" بڑھا کر مطلوبہ فعل کا مضارع لایا جاتا ہے نیز

اکثر اسکے ساتھ ضمیر منفصل حالت مفعولی میں استعمال کی جاتی ہے۔

مثلاً ماضی مطلق

او را بائست گفت یا او را شائست گفت اسے بولنا چاہئے۔

فعل مضارع

او را باید کہ گوید یا او را شاید کہ گوید۔

او را باید کرد یا او را شاید کرد

اسے کرنا چاہیے۔ اسے بولنا چاہیے۔

کبھی ماضی مطلق کی بجائے مصدر کا استعال بھی کرتے ہیں مثلاً

راہِ کج نشاید رفتن۔ بر سرِ راہ نباید نشستن (ٹیڑھے راستہ پر نہیں چلنا چاہیے)

کارِ امروز بہ فردا نباید گزاشت۔ شمارا باید کہ بروقتِ معیّن برسید۔ دنیا اعتماد را نشاید۔

مشق وتمرین (نمبر ۸)

(ملاحظہ کنید!)

میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ من ایں کار نتوانم کرد۔

آج احمد تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا کیونکہ اس کا پاؤں درد کرتا ہے۔ احمد امروز با شما نتواند رفت زیرا کہ پائیش دردی کند۔

میں تمہارا خط نہیں لکھ سکتا اس لئے کہ میرا لکھا ہوا کوئی دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ من خط نتوانم نوشت زانکہ نوشتہ من دیگرے نمی تواند خواند۔

تم لکھنا نہیں جانتے کیا۔ کہ بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا۔ شما نوشتن نتوانید؟ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔

خدا کی نعمتوں کو کون گن یا شمار کر سکتا ہے۔ فضل خدائے را کہ تواند شمار کرد۔

ارشد کسی طرح بھی یہ کام نہیں کرے گا۔ ارشد ہیچ گونہ ایں کار نخواہد کرد۔

کون سلامت ہو کر گوشہ میں بیٹھ سکتا ہے۔ کہ یارد بہ کنجے سلامت نشست۔

راہ میں بزرگوں کے آگے نہیں چلنا چاہیے۔ درراہ پیشِ بزرگاں نباید رفت۔
کسی کے ساتھ برائی نہیں کرنی چاہئے۔ بہ کسے بد کردن نشاید۔
تو مکہ و مدینہ جانا چاہتا ہے۔ می خواہی کہ بمکہ و مدینہ روی۔
اس سفید داڑھی کے ساتھ تجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ ترا بایں ریشِ سفید دروغ گفتن نشاید۔
ادریس تم کب تک وطن کو لوٹو گے۔ ادریس! شما تا کے می توانید کہ بہ میہَن باز گردید؟
محمد شاہ جتنا لشکر کہ ہو سکا جمع کر کے کرنال کے صحراء میں نادر شاہ کے مقابلے میں لے آیا۔ محمد شاہ ہر قدر لشکر کہ توانست بمقابلہ نادر شاہ در صحرائے کرنال جمع آورد۔
ماں باپ کو چاہیے کہ اولاد کی تربیت اچھی طرح کریں۔ والدین را باید کہ تربیتِ اولاد خوب کنند۔

متفرق معانی میں افعال کا استعمال

(۱) افعال رخصتی

دینا کے مشتقات اس کی پہچان ہیں مثلاً مجھے جانے دو۔ پڑھنے دو۔ کھانے دو۔ دیں گے وغیرہ۔
فارسی میں گذاشتن مصدر سے مطلوبہ فعل بنایا جاتا ہے اور بعد میں ''کہ'' اضافہ کرتے ہیں اور بعد میں فعل مضارع کا دھیان کرتے ہوئے جملہ کو الٹا دیں۔ مثلاً بگذارید کہ من بروم۔ (مجھے جانے دو)۔ بگذارید کہ اسلم سبق بخواند۔ نگذاشتی کہ من نان خورم۔ نخواہیم گذاشت کہ او بگریزد وغیرہ (ہم نے اسے بھاگنے نہیں دیا)۔

تنبیہ

اس مفہوم کو ایک اور انداز سے بھی ادا کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر جملہ کے پہلے حصہ میں گذاشتن کا فعل ماضی آیا ہوا ہو تو فقرے کے دوسرے حصہ میں ماضی تمنائی کا استعمال کرتے ہیں اور اگر گذاشتن کا فعل حال یا امر ہو تو دوسرے حصے میں مضارع کا

استعمال کرتے ہیں۔ یادرہے کہ پہلے حصہ میں ''کہ'' کا استعمال لازماً ہوگا۔ مثلاً

(مشقی امثلہ نمبر ۹)

مگذارید کہ برود، من می آیم۔ مرا نہ گذاشتی ورنہ آں مرد کہ راچناں سرزنش کردے کہ بازچنیں کارہانکردے۔ ایشاں نگذاشتند کہ او درون خانہ بیاید۔ احمد نہ گذاشت کہ دریچہ وا کردمی۔ می دانم کہ اونخواہد گذاشت کہ کارے بکنم۔ بگذارید کہ اورا پرسم۔

(۲) عنقریب وقوع پزیر ہونے والے افعال

قریب تھا۔ قریب ہے۔ ڈالا تھا۔ ڈالا ہے۔ وغیرہ سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔ اور ایسے افعال کی ادائیگی کے لئے قریب است۔ نزدیک است یا بود لگا کر بعد میں ''کہ'' بیانیہ اور پھر فعل مضارع کا استعمال کرتے ہیں جیسے اس نے مجھے مار ہی ڈالا تھا۔ قریب بود کہ اومرا بکشد۔

(مشقی امثلہ ۱۰)

سپاہِ بابُر چناں دل شکستہ گردید کہ قریب بود کہ از میدانِ جنگ راہِ فرار گرفتے۔ قریب است کہ احمد بیاید۔ نزدیک بود کہ کشتی لقمۂ نہنگِ امواج شدے کہ کشتئے دیگر از پس درسید۔ قریب بود کہ رقعہ بشما نوشتمی کہ شما تشریف آورید۔ قریب است کہ کشتہا از تمازتِ آفتاب سوختہ شود۔ ساعت قریب دوازدہ است وقریب است کہ رخصت شود۔ قریب بود کہ نابینا بچاہ درافتادے کہ شخصی دستش گرفتہ براہ انداخت۔

فائدہ

اگر فعل زمانہ گزشتہ میں واقع ہونے والا تھا تو کہ بیانیہ کے بعد ماضی تمنائی کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ مثلاً قریب بود کہ بادشاہ ازسختی وتعب جاں دادے۔ کہ ہمرہانش ازعقب در رسیدند۔

(۳) افعال شروع جن سے کسی کام کا آغاز ہونا یا کرنا معلوم ہو جیسے برادرانِ یوسف علیہ

السلام برایشاں حسد کردن گرفتند۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان پر حسد کرنا شروع کیا۔

بناوٹ

مطلوبہ مصدر لاکر گرفتن مصدر کے مشتقات لگا کر یا پھر شروع کردن یا آغاز نمودن کے مصادر استعمال کئے جاتے ہیں۔

(مشقی امثلہ نمبر ۱۱)

شما سخنانِ رنج آمیز گرفتید۔ رعد غرید، برق خندید و باراں باریدن گرفت۔ او زبانِ پارسی آموختن شروع کردہ است۔ گاہے ناگہاں بادِ خنک وزیدن می گیرد۔ آفتاب بگوشۂ مغرب فرار رفت و تاریکی پدید آمدن گرفت۔ اکبر می خواہد کہ بمدرسہ رفتن گیرد۔ دریں اثناء راجگان سرکشی آغاز نہادند۔ آثارِ صبح ہُویدا شد و ستارگاں یکے بعد دیگرے رفتن گرفت۔ سپاہ دشمن راہِ فرار گرفت۔ گربہ موش راخوردن گرفت۔ بادشاہ بر رعایا ظلم و ستم آغاز نہاد۔

(۴) جتنا، جوں جوں، جس قدر اور اُتنا، ووں ووں، اسقدر کا استعمال فارسی میں وہ افعال جن کے پہلے حصہ میں جوں جوں اور فقرے کے دوسرے حصہ میں ووں ووں آتا ہے ان کا فارسی میں ترجمہ کرتے وقت پہلے حصہ میں چندانکہ اور دوسرے حصہ میں ہماں قدر لاتے ہیں اور کبھی ہماں قدر حذف کر دیتے ہیں مثلاً = جتنا زیادہ تلاش کیا اتنا ہی کم پایا۔ چندانکہ بیشتر جُست کمتر یافت جتنی ہم نے اسے نصیحت کی اتنا ہی ہم پر ناراض ہوا۔ چندانکہ اورا نصیحت کردیم ہماں قدر بر ما ناراض گشت۔ جتنی میں نے اس کے ساتھ بھلائی کی اس نے اتنی ہی میری برائی کی چندانکہ با او نیکی کردم از و بدی دیدم۔

(مشقی امثلہ نمبر ۱۲)

چندانکہ من نرمی ے کردم ایشاں ہماں قدر سرکش شدند۔ چندانکہ محنت کردہ بود ثمرش نیافت۔ چندانکہ شما از من حالی گردید بآستین من در افتادید چندانکہ بالائے کوہ برآئید برودت و خنکی زیادہ خواہد گشت۔ چندانکہ پیشتر رفتیم رنگِ گل ولائے زیادہ گشت۔ چندانکہ او

مسامحت میکرد ایشاں ہماں قدر دلیر و شوخ گشتند۔

(۵) ایک فعل کے واقع ہوتے ہی دوسرا فعل صادر ہونا

قواعد

(۱) شروع میں لفظ ہمیں لگا کر دونوں فعلوں کو ان کے صیغوں کے ساتھ لکھ دیں جیسے میرے آتے ہی وہ مر گیا۔ ہمیں کہ من آمدم او بمرد۔ اس میں ہمیں کے بعد ''کہ'' بیانیہ ضرور آئے گا۔

(۲) دونوں فعلوں کی جگہ مصادر کا استعمال کرنے سے مگر یاد رہے کہ یہاں ہماں مصادر کے بعد آئے گا۔ مثلاً میرے آتے ہی وہ مر گیا۔ آمدن من ہماں بود و مردنِ او ہماں۔ (یہاں کہ نہیں آئے گا)

(۳) فقرہ کے شروع میں لفظ ''بجرد'' لانے سے۔ جیسے پہلے فعل کے بعد مصدر لاؤ اور مصدر کے نون کو زیر دیکر فقرہ مکمل کریں۔ اور پھر دوسرا حصہ لائیں۔ میرے آتے ہی وہ مر گیا بجردِ آمدنِ من او بمرد۔ امثلہ:

(۱) گولی لگتے ہی شیر گر جا۔ ہمیں کہ گلولہ خورد شیر غرید۔

(۲) گولی لگتے ہی شیر گر جا۔ گلولہ خوردن شیر ہماں بود و غریدن شیر ہماں۔

(۳) گولی لگتے ہی شیر گر جا۔ بجردِ خوردنِ گلولہ شیر غرید۔

جونہی کہ میں گھر سے نکلا مینہ برسنے لگا۔ ہمیں کہ از خانہ بر آمدم باراں باریدن گرفت۔ موسم بہار کے آتے ہی پھول کھلنے لگے۔ بجردِ آمدنِ بہار گلہا شگفتن گرفت۔

(۶) دعائیہ جملے یا افعال

ایسے جملے یا فقرات جن میں دعا پائی جائے۔ یا جن افعال میں دعا کے معنی پائے جائیں انہیں دعائیہ افعال کہتے ہیں۔

قواعد:۔ (۱) مضارع کے آخری حرف سے پہلے ''الف'' نے سے۔

(۲) کسی اسم کے آخر میں باد لگانے سے۔

(۴) بددعا کی صورت میں باد سے پہلے مَ مفتوح اور مضارع سے پہلے نَ مفتوح کا اضافہ کر نے سے۔

(مشقی امثلہ نمبر ۱۴)

عمرت دراز باد کہ فرخندہ گوہری۔ خانہ ات آباد باد۔ خدا اورا نیک گرداناد۔ خدا عمرت دراز کناد۔ بجانت از دشمناں گزندے مبادے۔ خدا اورا توفیقِ نیکی ارزاں کناد مبادا کہ اودر جہاں رنجے بنیند۔ خدا برادرت را کامگاری دھاد۔ کسے گرفتار ایں چنیں بلائے مباد۔ سعادت پایہ اش بلند کناد۔ در باغِ مراوش عندلیب وطوطی نغمہ گرو جلوہ گر باد۔ خداوند ترا از بدنگہدار باد۔ بھیرہ شہر ما ہمیشہ آباد و شاد باد۔ دائم بَرّ و بُومش آباد باد۔ الٰہی اقبالِ او بترقی واوج باد۔ خاطرِ یار شاد باد۔ خدا ایش از بلائے عظیم و بزرگ محفوظ و مصئون کناد۔ (آمین)

فائدہ

باد کے بعد کبھی الف بڑھا کر اور کبھی اصلا مضارع کے دعائیہ افعال بھی اسی معنیٰ میں مستعمل ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صفت مشبّہ

صفت مشبہ میں پائی جانے والی صفت پائیدار ہوتی ہے جبکہ اسم فاعل کی صفت عارضی ہوتی ہے۔

''رہبر فارسی'' میں آپ نے اسم مفعول کے قواعد پڑھے ہیں۔ یاد رہے کہ اسم مفعول ہمیشہ متعدی مصادر سے آتا ہے جبکہ اسی وزن پر لازم مصادر سے صفت مشبہ کا صیغہ آتا ہے۔ جیسے آمدہ، رفتہ اسم مفعول نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔ عربی زبان کے صفت مشبہ بھی فارسی میں اکثر استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے شریف۔ کریم۔ حسین۔ وغیرہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جملہ اسمیہ

ایسے الفاظ کا مجموعہ جن سے پوری بات سمجھ میں آ جائے اسے جملہ کہتے ہیں۔
جملہ اسمیہ میں کسی کام کے ہونے یا کہنے کی خبر ہوتی ہے۔ جس چیز کے بارے خبر ہو اسے اسم اور جو بتایا جارہا ہو اسے خبر کہتے ہیں اور کلمہ ربط یا فعل ناقص کی مدد سے ہم ان دونوں کو ملا کر بامعنیٰ بناتے ہیں۔ مثلاً نوکر تنبل است۔ نوکر سست ہے۔ اس میں نوکر اسم تنبل خبر اور است کلمہ ربط یا فعل ناقص ہے۔ لشکر رواں شد۔ خانہ تاریک است۔ زناں در باغ بودند۔ کاغذ سپید است۔

فائدہ:۔ اسم کو مسند الیہ اور خبر کو مسند کہتے ہیں جملہ اسمیہ میں مسند بھی اسم ہی ہوتا ہے۔ مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر بھی کہتے ہیں۔

(مشقی امثلہ نمبر ۱۴)

مسافر گرسنہ است۔ رفیق دیوانہ بود۔ محمد رفیق تارژ بادشاہ شد۔ شادانا بودید۔ امیر اور اغلام ساخت۔ حماد بیمار شد۔ طیبہ شادماں گشت۔ اودروغ گو است۔ تو تشنہ۔ الطاف غنی بود۔ ما حیران گشتیم۔ کوزہ گر (کُلال) گلِ را کوزہ گردانید۔ صفدر اورا بیوقوف نمود۔ عزیز ناراض شد۔

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا سہنا بیان کیا جائے اس میں کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں، جس پر فعل واقع ہو اسے مفعول اور جس سے وہ کام ظاہر ہوتا ہو یا فاعل اور مفعول کو ملا کر بات پوری کرتا ہو اسے فعل کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام فعل تام بھی ہے۔ مثلاً من نامہ نوشتم۔ من فاعل۔ نامہ مفعول اور نوشتم فعل ہے۔ یاد رہے فعل اگر لازم ہو تو صرف فاعل کے ملنے سے ہی جملہ مکمل ہو جاتا ہے اور اگر فعل متعدّی ہو تو اسے فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے اکبر آمد۔ (لازم) اکبر اسلم را زد۔ (متعدّی)

تنبیہ

متعدّی بہ یک مفعول یا بدو مفعول یا بہ سہ مفعول اور لازم سے متعدّی یا متعدّی المتعدّی بنانے کے قواعد کے لئے ''رہبر فارسی'' کی طرف رجوع کریں۔

(مشقی امثلہ نمبر ۱۵)

زید فرش را کثیف کرد۔ عمرو یتیماں را طعام خورانید۔ از فرمانِ یزداں سر مپیچ۔

جملہ خبریہ

جملہ خبریہ میں کسی چیز کی محض اطلاع ہوتی ہے اور جس واقعہ کا بیان ہوتا ہے اس کو سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے جملہ خبریہ کئی قسم کا ہو سکتا ہے۔ دنیا کی ہر بات کو خبر کی صورت میں لکھا جا سکتا ہے مثلاً فلسفہ وحکمت کی بات، ولی کا پیغام، قانون اور قواعد، کوئی تاریخی حقیقت، شعر کا مضمون، لطیفہ، کوئی سائنسی، طبی، طبیعی بات۔ اخلاقی درس یا سبق یا پھر ان کے علاوہ کوئی اور بات یا پھر اسی طرح کے افعال جن میں افعال ناقصہ کا استعمال ہوا ہو تو ایسے جملے عموماً خبریہ قسم کے ہوتے ہیں۔

(مشقی امثلہ نمبر ۱۶)

قرآن کلامِ خداوند یست۔ ہندواں مردۂ خود را می سوزند۔ اجسام سہ گونہ اند: جامد، مائع، بخار۔ نکوئی کن و بچاہ انداز۔ حضرت سلیمان علیہ السلام منطق پرندگان را می فہمیدند۔

جملہ انشائیہ

جملہ انشائیہ میں کوئی ایسا واقعہ بیان نہیں کیا جاتا کہ جسے سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ بلکہ اس میں مختلف قسم کے جذبات وکیفیات کا اظہار ہوتا ہے۔ کام کرنے اور لینے دینے کے متعلق سوال وجواب اور حکم ہوتا ہے۔ یاد رہے یہ جملہ عموماً ساخت وبناوٹ کے اعتبار سے جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔

(مشقی امثلہ نمبر ۱۷)

اقسام:۔اس کی درج ذیل اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

(۱)امر:۔حکم۔زود برو۔دررا باز کن۔(جلدی جا!دروازہ کھول)

(۲) نہی:۔روکنا۔دیگر دشنام مدہ۔عجلت مکن۔(پھر گالی نہ دینا۔جلدی نہ کر)

(۳)استفہام:۔سوال۔چرا از جائے خود حرکت کردی؟ایں چیست؟(اپنی جگہ سے تو نے حرکت کیوں کی؟)

(۴) تعجب:۔سبحان اللہ، واہ واہ چہ آوازِ خوش است۔(کیا خوب آواز ہے!)

(۵) تحسین:۔آفریں برآں کس کہ جان فدائے وطن کردہ است۔(شاباش کہ جس نے جان وطن پر قربان کی)

(۶)انبساط:۔خوشی۔واہ واہ عجب بہارِ دلفزا است۔(واہ بھئی واہ! کیسی دل خوشکن بہار ہے)

(۷) ندا:۔اے حکیم! مرا نشانِ منزل ندادی۔(اے دانا! مجھے نشان منزل نہ دیا!)

(۸)تأسف:۔واویلا، مرد شہ شاعراں۔(ہائے ہائے افسوس کہ سرخیل شاعراں نہ رہے)

(۹)قسم:۔بخدا منت نا خدا نکنیم۔(قسم بخدا منتِ ناخدا نہ کریں گے)

(۱۰)عرض، نصیحت، مشورہ:۔باخدا باش وشاہی کن۔باخدا دیوانہ وبا محمد ﷺ ہشیار۔(باخدا ہو کر بادشاہی کر)

(۱۱)تمنا:۔کاش عمر رفتہ بازی آمدے۔(کاش عمرِ رفتہ لوٹ آئے)

(۱۲)تنبیہ:۔خبردار۔الا تا نگرید یتیم!(خبردار!یتیم رونے نہ پائے)

(۱۳)دعا:۔خدا دشمن دیں را ہلاک کناد۔میہنِ ما پاکستان زندہ باد۔(خدا دشمنِ دین کو تباہ کرے)

محاورات

محاورہ کے معنیٰ بات چیت کے ہیں اور یہ عربی زبان کا لفظ ہے مگر اصطلاحاً خاص اہل زبان کے روز مرہ یا بول چال یا اسلوب بیان کو محاورہ کہتے ہیں۔ یوں تو معنوی لحاظ سے روز مرہ اور محاورہ ایک ہی شی ہیں۔ مگر اصطلاحی طور پر دونوں کے معانی الگ الگ ہیں۔ چنانچہ محاورہ الفاظ کے ایسے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو اہل زبان کی بول چال میں اپنے اصلی معنوں کی بجائے کوئی اور معنیٰ دے۔ محاورہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے ملکر بنتا ہے اور ان میں سے کم از کم ایک لفظ جو اکثر وعموماً فعل ہوتا ہے۔ (مصدر) اپنے اصل اور حقیقی معنوں کی بجائے کوئی اور معنیٰ دیتا ہے۔ مثلاً آب آب شدن از سر کشیدن۔ فرو آمدن۔ وغیرہ

طعام خوردن۔ دوا خوردن یا نوشیدن محاورہ نہیں بلکہ روز مرہ ہیں کیونکہ فعل اپنے اصلی معنی ادا کر رہا ہے مگر غم خوردن محاورہ ہوگا۔ کیونکہ فعل اپنے اصلی ماوُضعَ لَہ، معنیٰ میں مستعمل نہیں ہے۔ بلکہ مجازی معنوں میں مستعمل ہے۔ یاد رہے محاورہ کے الفاظ میں کمی بیشی یا تبدیلی اس کی ہیئت میں ہی نہیں بلکہ اس کے معنوں میں بھی ردّ و بدل کر دیتی ہیں۔ مثلاً ہاتھوں کے طوطے اڑنا کے جگہ فاختہ کے اڑنا کا استعمال بے محل اور بے موقع ہوگا اور اہل زبان کے برعکس بھی۔

تنبیہ: روز مرّہ، کہاوت، ضرب المثل وغیرہ کے لئے بھی اصول وضوابط موجود ہیں مگر طوالت کے خوف سے انہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ البتہ ضرب الامثال کے باب میں ضرب المثل کی مختصر سی وضاحت مذکور ہوگی (انشاءاللہ)

چند معروف محاورات اوران کا معنیٰ

محاورات	معانی	محاورات	معانی
آفتاب کردن	سکھانا	آتش کشتن	آگ بجھانا

اِبراز کردن	ظاہر کرنا	اِرسال داشتن	بھیجنا
از راہ بردن	گمراہ کرنا	از بر گرفتن	زبانی یاد کرنا
از کار افتادن	بیکار ہونا	از یاد رفتن	بھول جانا
از ہوش رفتن	بے ہوش ہونا	اجارہ کردن	کرایہ پر لینا
انشاء کردن	لکھنا	باز کردن	کھولنا
بانگ زدن	چلاّنا	بپایاں رسیدن	ختم ہونا
بپایاں رسانیدن	ختم کرنا	بجان آمدن	تنگ ہونا
بخواب رفتن	سونا	بدست آمدن	ملنا
بدست آوردن	حاصل کرنا	بدنیا آمدن	پیدا ہونا
بدزدی رفتن	چوری ہونا	براہ افتادن	چل پڑنا
برآشفتن	بگڑنا	بغارت بردن	لوٹ لینا
بعمل آوردن	کاشت ہونا	بکار بردن	استعمال کرنا
بکار خوردن	کام میں آنا	بوجود آمدن	معرض وجود میں آنا
بیدار کردن	جگانا	بہم برآمدن	خفا ہونا
پا بفرار نہادن	فرار ہونا	پس دادن	واپس کرنا
پیدا کردن	تلاش کرنا، حاصل کرنا	تخم کردن	انڈے دینا
تخم گزاردن	انڈا دینا	تحصیل کردن	حاصل کرنا
تمیز کردن	صاف کرنا	تمبر زدن	نمبر لگانا
تماشا کردن	دیکھنا	تعارف کردن	نذر پیش کرنا
توقف کردن	ٹھہرنا	تکذیب کردن	جھٹلانا
پُوچ گفتن	بکواس کرنا	پہن کردن	بچھانا
جاروب کشیدن	جھاڑو دینا	چاپ کردن	چھاپنا

چشم داشتن	امید رکھنا	حالی کردن	آگاہ کرنا
حرف زدن	بات چیت کرنا	حنا بستن	مہندی لگانا
حفر کردن	کھودنا	خندہ کردن	ہنسنا
خمیر کردن	گوندھنا	دستگیری کردن	مدد کرنا
در بر کردن	پہننا	درخت نشاندن	درخت لگانا
درست کردن	تیار کرنا	دست زدن	ہاتھ لگانا
دوست داشتن	پسند کرنا	روی دادن	ظاہر ہونا
زحمت کشیدن	محنت کرنا	زندگی کردن	رہنا
سپاس کردن	شکر کرنا	سرما خوردن	زکام ہونا
سرپیچی کردن	خلاف ورزی کرنا	سیگار کشیدن	سگریٹ پینا
شانہ زدن	کنگھی کرنا	شخم کردن	ہل چلانا
شنا کردن	تیرنا	شُست شو کردن	نہانا، دھونا
صحبت کردن	بات چیت کرنا	عوض کردن	بدلنا
فریاد کشیدن	چلاّنا	فرا گرفتن	حاصل کرنا
فرا رسیدن	آ پہنچنا	کار بستن	عمل کرنا
کف زدن	تالی بجانا	کومک زدن	مدد کرنا
گوش کردن	سننا	یاد گرفتن	یاد کرنا
یاری کردن	مدد کرنا	گوش دادن	سننا
نشان دادن	بتانا، دکھانا	نُطق ایراد کردن	تقریر کرنا
وا کردن	کھولنا		

ضرب الامثال

ضرب المثل یا کہاوت سے الفاظ کا ایسا مجموعہ مراد ہوتا ہے جس کے لفظی معانی خواہ کچھ

ہوں لیکن اسے کسی مناسب اور موزوں موقع پر جوں کا توں استعمال کیا جائے۔

محاورہ اور ضرب المثل میں قدرے مشترک اگر چہ ان کا مجازی معنوں میں استعمال ہے مگر اس کے باوجود ان میں نمایاں فرق ہے۔ جیسے

(۱) محاورہ کلام کا جز بن کر اس میں جذب ہو جاتا ہے مگر ضرب المثل اس کے برعکس ہے کیونکہ یہ مزید وضاحت کے لئے لائی جاتی ہے اور اگر اس کو درمیان کلام سے حذف بھی کر دیں تب بھی بات مکمل سمجھ میں آجاتی ہے۔

(۲) محاورہ جزو کلام بن کر اپنا معنیٰ ادا کرتا ہے مگر ضرب المثل اپنے معانی کے اعتبار سے مکمل ہوتی ہے۔ اسے خود کسی مزید لفظ یا عبارت کی حاجت نہیں ہوتی ہے۔

(۳) دوران استعمال ضرب المثل جوں کی توں مستعمل ہوتی ہے۔ لفظی تغیر نہیں ہوتا مگر محاورہ کے فعل میں حسب ضرورتِ جملہ تغیر و تبدیلی ہوتی ہے۔

تنبیہ:۔ محاورہ، ضرب المثل اور روزمرہ، تحریر و تقریر کا حسن ہیں۔ ان میں اغلاط نہ صرف تحریر و تقریر کے حسن کو غارت کر دیتی ہیں بلکہ اس کی باقی خوبیوں پر بھی پانی پھیر دیتی ہیں۔ اس لئے نہایت باریک بینی سے اس کا ادراک ضروری ہے۔

چند ضرب الامثال

(۱) آب آمد تیمم برخاست۔ اعلیٰ کی موجودگی میں ادنیٰ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

آب ندیدہ موزہ کشیدہ۔ مصیبت سے پہلے گھبرا جانا۔

آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند۔ جیسا اپنا دل ویسا پرایا دل۔

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک است۔ صاف دل کو ڈر نہیں۔

از خوردان خطا از بزرگاں عطا۔ چھوٹوں سے قصور بڑوں سے بخشش۔

افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را۔ غمگین سب کو دکھی کرتا ہے۔

اگر ہمیں دانش است خدا حافظ۔ اگر یہی عقل ہے تو اللہ بیلی۔

اگر ساقی تو باشی مے تواں خورد۔ ضرب الحبیب زبیبٌ دوست کی کڑوی میٹھی۔

اللہ بس باقی ہوس۔ اللہ ہی اللہ ہے۔

ایاز قدر خود بشناس۔ اپنا آپ دیکھ۔ اپنی چادر دیکھ کر قدم پھیلا۔

ایں زمین را آسمان دیگر است۔ باوا آدم نرالا ہونا۔

اے روشنئ طبع تو برمن بلا شدی۔ خوبی کا مصیبت بننا۔

بادوستاں تلطف بادشمناں مُدارا۔ صلح جوئی اچھی ہے۔

برمن منگر برکرم خویش نگر۔ اپنا کرم دیکھ میرے گناہ نہیں۔

پراگندہ روزی پراگندہ دل۔ تنگ حال، بدحال

پیری رسید وقامت خمید۔ کوزپشت ہونا۔

تا خداند ہد سلیمان کے دہد۔ امر خدا ہی غالب ہے

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ۔ تدبیر پیش تقدیر بے بس۔

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں۔ لکھنے والا ہی صحیح جانتا ہے یا بتا سکتا ہے۔

جائے استاد خالی است۔ استاد استاد ہی ہوتا ہے۔

جواب جاہلاں باشد خاموشی۔ جاہلوں کی بات کا جواب نہ دو۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ بڑے اگر خراب ہوں تو چھوٹوں کا اللہ بیلی۔

چو میدان فراخ است گوی بزن۔ کوشش کر ہمت نہ ہار۔

چو آب از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست۔ دکھ چھوٹا ہو یا بڑا مصیبت ہے۔

خانہ درویش را مہتاب شمع روشن است۔ فقیر کے جھونپڑے کا چراغ چاند ہے۔

خدا دارم چہ غم دارم۔ خدا ہمارا۔ غم کا ہے کا۔

خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش۔ آقا کو نوکروں کا خیال رکھنا چاہیے۔

درعفولذتیست کہ در انتقام نیست۔ معاف کرنا بدلہ سے بہتر ہے۔

دیوار ھم گوش دارد۔ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔

رُموزِ مملکت شاہاں بدانند۔ ہر کوئی اپنے کام میں ہشیار ہے۔

زیارتِ بزرگاں کفارۂ گناہ۔ بزرگوں کی زیارت گناہ کا کفارہ ہے۔

سَرے داریم وصد سودا۔ ایک دم ہزار امید۔

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن۔ زندگی ہر حال میں گزارنا ہوتی ہے۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔ بادشاہ فقیر پر مہربان عجب تو نہیں۔

شاخ گل ہر جا بروید گل کند۔ بھلا ہر جگہ بھلا ہوتا ہے۔

شاگرد رفتہ رفتہ باستاد میرسد۔ ہوتے ہوتے شاگرد استاد ہو جاتا ہے۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ دیکھنے اور سننے میں فرق ہے۔

شوق ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست۔ شوق لیاقت پیدا کرتا ہے۔

علم شئی بہ از جہل شئی۔ جاننا نہ جاننے سے بہتر ہے۔

غم نداری بُز بخر۔ بکری خرید ہزاروں غم پیدا۔

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اوست۔ ہر آدمی کی سوچ اپنی۔

قلم اینجار سید و سر بشکست۔ آگے لکھا نہیں جاتا۔

قلندر ہر چہ گوید دیدہ باشد۔ قلندر دیکھ کر بولتا ہے۔

قرض را گویند مقراض محبت۔ قرض محبت کی قینچی ہے۔

قہر درویش بر جان درویش۔ غریب کا غصہ، نقصان بھی اس کا۔

کوہ کندن وکاہ برآوردن۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔

گویم مشکل وگر نگویم مشکل۔ کہنا بھی مشکل اور نہ کہنا بھی۔

من چہ سرائیم وطنبورۂ من چہ می سراید۔ مادر چہ خیالم وفلک در چہ خیال۔

ماخدا داریم مارا ناخدا در کار نیست۔ خدا کے ہوتے ملاح کا کیا کام۔

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ آغاز کر دیا ہے اب جو ہو سو ہو۔

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

یار خاطر نہ بار خاطر۔ دوست بار خاطر نہ ہو۔

یک نظرے خوش گزرے۔ دیکھنا ایک ہی دفعہ کافی ہوتا ہے۔

از دیدہ دور از دل دور۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ آوے کا آوا بگڑنا۔

کار امروز بفردا مگذار۔ آج آج ہے کل کل۔

ہم خُرما و ہم ثواب۔ آم کے آم گٹھلی کے دام۔

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ آگے کنواں پیچھے کھائی۔

ہر سگے در کوئی خود شیری کند۔ اپنی گلی میں کتا بھی شیر۔

کس نگوید کہ دُوغِ من تُرش است۔ اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔

دُرِ یتیم راہمہ کس مشتری بود۔ اچھی چیز ہر کوئی لاگو۔

یک مُویز و صد قلندر۔ ایک انار سو بیمار۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ ایک پنتھ دو کاج۔

یکے بود مجنون دیگر سگ گزید۔ ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا۔

وقت کوتاہ و قصہ طولانی۔ وقت کم اور قصہ طویل۔ بڑا کام اور کم وقت ہے۔

برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر۔ بغل میں چھری منہ میں رام رام۔

چو فیضے رواں است بہرہ یاب۔ بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا۔

حساب دوستاں در دل۔ تم جانو یا ہم جانیں۔

لغات عامہ (لغاتچہ)

اردو	فارسی	اردو	فارسی
آنکھ	چشم، دیدہ	آنسو	اشک
پلک	مژہ	پتلی	مردمک
بھوں	ابرو	انگلی	انگشت
انگوٹھا	انگشتِ نر	انتڑی	رُوْدَہ

اوجھر	شکنبہ	ایڑھی	پاشنہ
بھیجا	مغز، دماغ	تلوا	کفِ پا
چھپر پاؤں	پشتِ پا	پھیپھڑا	شش، رِیہ
تل	خال	تھوک لعاب دہن	تف
ٹھوڑی	زنخداں، ذقن	ٹخنہ	شتالنگ
جبڑا	چانہ	لَو	بنا گوش
کہنی	آرنج	مونچھ	بروت، سبلت
ہونٹ	لب	بھاوج	ژنگہ
بہنوئی	شوہر خواہر	پوتا	نبیرہ، نوۂ پسری
پوتی	دخترۂ پسر	پڑدادا	فرجد
پڑدادی	فرجدہ	دولہا	نوشہ، نوشاہ
دلہن	عروس	ساڑھو	ہمزلف
سالا	خسر پورہ	سالی	خاشنہ
سوتیلا	ندر سوت۔ اَنباغ	سمدھی	ہمسِلک
نوکر	پیشِ خدمت	نند	ننا
کلیجہ	جگر	پہرے دار	پاسبان، کشیکچی
چرواہا	شبان	شیشہ جڑیا	مینا کار
حلوائی	قناد	حجام	دلاک سلیمانی
درزی	جامہ دوز	دھوبی	گازر
ڈرائیور	رانندہ	سلوتری	بیطار
فوٹو گرافر	عکاس	کسان	کشاورز
کلال	بادۂ فروش	کوچوان	کالسکچی

لکڑہارا	خارکش	موچی	کفش دوز
کنگھی	شانہ	کلہاڑا	تبر
اُپلا	پاچک	تھالی	قاب
چکی	آسیا	لوٹا	آفتابہ
لالٹین	لالہ	گھڑا	سُبُو
کوئلہ	زغال	گلاس	لیوان
آٹا	آرد	دودھ بالائی	قیماق
بسکٹ	کاک	پھلکا	نانِ تنک
پراٹھا	نانِ تفتاں	پوری	چربگ
دہی	ماست جغرات	دلیا	دلیدہ
سالن	نانخورس	سوپ	آش
ناشتہ	صُبحانہ	لنچ	ناھار
عصرانہ	عصرانہ	ڈنر	شام،عشائیہ
گڑ	قندِ سیاہ	چاول	بِرنج
زردہ	مُزعفران	استاد	آموزگار، اخوند
گھنٹی	زنگ	رسٹ واچ	دستینہ
کمرہ	اُطاق	ہال	تالار
تولیہ	توہولہ	بوٹ/موزہ	چکمہ
دوپٹہ	لچک	رومال	دستمال
کمبل	پتورگلیم	میلا	چرکیں
صدری	نیم تنہ	بندوق	تفنگ
پتنگ	بادبادک	گلی ڈنڈا	چالیک

چنا	نخود	مٹر	خشنگ
آلو	سیب زمینی	پیاز	پیاز بصل
پودینہ	نعناع	مولی	ترب
لہسن	سیر، گندنا	اروی	قلقاس
دھنیا	گشنیز	سونف	بادیان
بیر	کنار	پودا	نہال
تنہ	تنا	گنا	نیشکر
گنڈیری	پارۂ نیشکر	لسوڑا	سپستان
بارہ سنگھا	گوزن	ہرن	آہو
بھینس	گاؤمیش	بندر	بوزنہ
چیتا	یوز	خچر	قاطر
لومڑی	رُوباہ	لنگور	میمون
درازگوش	گدھا	الّو	بوم، چغد
ابابیل	پرستوک	چیل	زغن
گدھ	کرگس	چیونٹی	مورچہ
دیمک/زنگ	موریانہ	کیڑا	کرم
نیولا	راسو	مگرمچھ	نہنگ
اسٹیشن	ایستگاہ، گاڑ	پلیٹ فارم	اِسکلہ
چمنی	دودکش	چھت	بام
پوسٹ آفس	پُست خانہ	چوک	چارسوق
دومنزلہ عمارت	ساختمان دوطبقہ	ڈرائنگ روم	اطاق پذیرائی
سیڑھی	نردبان	سیڑھی	زینہ، پلہ

کالج	دانشکدہ	ہائی سکول	دبیرستان
پرائمری سکول	دبستان	جامعہ	دانشگاہ، دارالعلوم
جھونپڑا	کاشانہ	آندھی	بادِ تند
اولہ	ژالہ، تگرگ	بادل	ابرِ میغ
بگولہ	گردِ باد	بوندا باندی	ترشح
بھنور	گرداب	پھوار	نم نم باریدن
ٹیلہ	تپہ	جنگل	دشت، ہامون، بن
دھنک	قوسِ قزح	گڑھا	مغاک، چالہ
موسلا دھار بارش	بارانِ سنگین	گھٹا	ابرِ تیز
جھونکا	موجہِ باد	انجن	بخاریہ
بائیسکل	دوچرخہ	بگھی	کالسکہ
ٹکٹ	بلیط، بلیت	پلیٹ فارم ٹکٹ	بلیطِ ورودی
ٹکٹ بابو	بلیتچی، بلیط فروش	ٹکٹ گھر	بلیط خانہ
واپسی ٹکٹ	بلیط دوسرہ	چھکڑا	ارابہ، عرابہ
ہوائی جہاز	بادپیما، طیارہ	ہواباز	طیارچی
بلی	گربہ، ہرّہ	پورب	مشرق، خاور
پچھم	مغرب، باختر	اتر	شمال
دکھن	جنوب	دوپہر	نیم روز
آدھی رات	نیم شب	پہر	پاس
وقت	ہنگام	گزشتہ شب	دی شب
یہی سال	امسال	یہی رات	ہمیں شب
سڑک	شاہراہ، جادہ، خیابان	حصہ، شعبہ	بخش

ریل گاڑی	قطار	سیر	سیر، گردش
ملازمہ	کُلفت، ماما	اشتہار	آگاہی
مصروف	گرفتار، دستگیر	سازش	ہم آہنگی
فرض	وظیفہ	گفتگو	صحبت، محاورہ
ذمہ داری	تکلیف	پریشان	نگران
صاف ستھرا	تمیز	ناکام، فیل	مردود
لڑائی	دعویٰ	سویاں	رِشتہ
لطیفہ	شوخی	نرس	پَرستار
ننھا بچہ	کوچولو	مینڈک	قورباغہ
مٹی کا تیل	نِفت، نِفط	لیکچرار	دانشیار
کلرک	کارمند	کلچرل سنٹر	خانۂ فرہنگ
کرنسی نوٹ	اِسکناس	پین	قلمِ خودنویس
فائل	پَروندہ	سیمنٹ	سِیمان
سٹینڈ	محل، ایستگاہ	CID	کارآگاہ
ڈگری	گواہی نامہ	سیکرٹری	سَردبیر
ریزگاری	پُولِ خُرد	رسید	قبض
رجسٹرار	مدیرِکل	ڈاک ٹکٹ	تمبر
پاسپورٹ	گزرنامہ	پیراشوٹ	چترِ ہوائی
ڈاکیا	پُست چی	پولیس	پاسبان
بنک	بانک	UNO	سامانِ مللِ متحدہ
انسپکٹر	بازرَس	خالص	سَرہ
رت جگا	شب نشینی	پلندہ	طوٗمار

بکواس	ژاژ خائی	وطن	مِیہَن
فوج	اَرتَش	بالشت	وَجَب
اینٹ	آجرِ خِشت	ٹائیل	آجرِ کاشی
ادارہ محکمہ	بنگاہ	کنوارہ	مجازن
شکل وصورت	پک وپوز	درانتی	دِرَس
ہوٹل	ہُتل، رِباط	سنگل روم	اُطاق یک نفری
ڈبل روم	اُطاقِ دونفری	آئسکریم	بستنی
بیگ	کِیف	اکاؤنٹینٹ	مُحاسِب
سٹورکیپر	اِنباردار	سردمقام	پیلاق
گرم مقام	قشلاق	حمام	گرمابہ
چھجا	باراں گیر	چوکھٹ	چہارچُوبہ/آستاں
تنبو	خیمہ	بڑاخیمہ	خرگاہ
ٹم ٹم گاڑی	دِرَشکہ	تھانہ	کلاُنتری
لائسنس	پروانہ	جرمانہ	تاوان
دیمک	دِیُوچہ/کرم	بھونرا	خلا فک
کونج	کلنگ	تیتری	پَروانہ
تیتر	دُرّاج، تیہُو	گولی	گلولہ
سکول	آموزش گاہ	جماعت	دانش پایہ
کنڈرگارڈن	کُودکِستان	لاءکالج	دانشکدہ حقوق
ہاسٹل	باش گاہ	شاگرد	دانش آموز
نارمل سکول	دانشِ سرائی	چپڑاسی	فَرّاش
دہلیز	آستان	کباڑی/دلاّل	سَمسار

بخشش دوم

(منظومات ومنثورات)

منتخب از پندنامہ (شیخ فریدالدین عطارؒ)

درحمد باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ

۱۔حمدِ بے حد مر خدائے پاک را	آنکہ ایماں داد مُشتِ خاک را
۲۔آنکہ در آدم دمید او روح را	داد از طوفان نجات او نوحؑ را
۳۔آنکہ فرماں کرد قُہرش بادرا	تا سزائے کرد قوم عاد را
۴۔آنکہ لُطفِ خویش رااظہار کرد	باخلیلش نار را گلزار کرد
۵۔آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر	کرد قوم لوطؑ را زیروزبر
۷۔آنکہ اعداء رابدر یا در کشید	ناقہ را از سنگِ خارا برکشید
۸۔چوں عنایت قادرِ قیّوم کرد	در کفِ داؤدؑ آہن موم کرد
۹۔با سلیمانؑ داد ملک وسروری	شد مطیعِ خاتمش دیو وپری
۱۰۔از تنِ صابرؑ بکرِ ماں قوّت داد	ہم ز یونسؑ لقمہ باحُوت داد
۱۱۔آں یکے را ارّہ برسر می کشد	دیگرے راتاج بر سری نہد
۱۲۔اوست سلطان ہر چہ خواہد آں کند	عالمے را در دمے ویراں کند
۱۳۔ہست سلطانی مُسلّم مراورا	نیست کس را زہرۂ چوں و چرا
۱۴۔آں یکے را گنج ونعمت می دہد	دیگرے را رنج وزحمت می دہد
۱۵۔طرفۃالعینی جہاں برہم زند	کس نمی آرد آنجا دم زند
۱۶۔آنکہ با مرغ ہوا ماہی دہد	بندگاں را دولت وشاہی دہد
۱۷۔بے پدر فرزند پیدا او کند	طفل را در مہد گویا او کند

۱۸۔مردہَ صد سالہ راحی میکند | ایں بجز حق دیگرے کے میکند
۱۹۔صانعے کز طین سلاطین می کند | نجم را رجمِ شیاطین می کند
۲۰۔از زمینِ خشک رویانَد گیاہ | آسماں را بے ستوں دارد نگاہ
۲۱۔ہیچ کس در ملکِ او انباز نے | قول او را لحن نے آواز نے

درنعتِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۲۔بعدازیں گویم نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | آنکہ عالم یافت از نورش صفا
۲۳۔سیدِ کونین، ختم المرسلین | آخر آمد، بُوَد فخرالاوّلین
۲۴۔آنکہ آمد نُہ فلک معراجِ او | انبیاء و اولیاء محتاجِ او
۲۵۔شد وجو دش رحمۃٌ اللعالمین | مسجدِ او شد ہمہ روئے زمین
۲۶۔صد ہزاراں رحمتِ جاں آفریں | بروے بر آلِ پاکِ طاہرین
۲۷۔آنکہ شد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ | از سر انگشتِ او شق شد قمر
۲۸۔آں یکے او رارفیقِ غار بود | واں دیگر لشکر کشِ اَبرار بود
۲۹۔صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ | بہر آں گشتند در عالَم ولی
۳۰۔آں یکے کانِ حیاء وحلم بود | واں دگر بابِ مدینۂ علم بُود
۳۱۔آں رسولؐ حق کہ خیرُ النّاس بود | عمِ پاکش حمزہؓ و عباسؓ بود
۳۲۔ہر دم از ما صد درود و صد سلام | بررسول صلی اللہ علیہ وسلم وآلؓ واصحابشؓ تمام

درفضیلت ائمہِ دینِ مجتہدین

۳۳۔آں اِما مانے کہ کردند اجتہاد | رحمتِ حق بر رُوانِ جملہ باد
۳۴۔بوحنیفہؒ بُد امامِ باصفا | آں سراجِ اُمّتانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۵۔بادفضلِ حق قرینِ جان او | شاد باد ارواحِ شاگر دانِ او
۳۶۔صاحبش بو یوسفؒ قاضی شدہ | وز محمدؒ ذُوالمِنَن راضی شدہ
۳۷۔شافعیؒ ادریس و مالکؒ بازفرؒ | یافت زیشان دینِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم زیب وفرؒ

۳۸۔احمد حنبلؒ کہ بود او مردِ حق　　در ہمہ چیز از ہمہ بُردہ سبق
۳۹۔روحِ شاں درصدر جنت شاد باش　　قصرِ دین از علمِ شاں آباد باش

مُناجات بجنابِ مجیب الدّعوات

۴۰۔بادشاہا جرمِ مارا در گزار　　ماگنہ گاریم و تو آمرز گار
۴۱۔تو نِکو کاری وما بد کردہ ایم　　جرمِ بے اندازہ وبے حد کردہ ایم
۴۲۔سالہا در بندِ عِصیاں گشتہ ایم　　آخر از کردہ پشیمان گشتہ ایم
۴۳۔دائما در فِسق وعِصیاں ماندہ ایم　　ہمقرینِ نفس وشیطان ماندہ ایم
۴۴۔بے گنہ نگذشت برما ساعتے　　باحضورِ دل نہ کردم طاعتے
۴۵۔بردر آمد بندہٴ بگریختہ　　آبروئے خود بعصیان ریختہ
۴۶۔مغفرت دارد امید از لطفِ تو　　زانکہ خود فرمودہٴ لاتقنطوا
۴۷۔بحرِ الطافِ تو بے پایاں بُوَد　　نا امید از رحمت شیطان بُود
۴۸۔نفس وشیطان زد کریما راہِ من　　رحمت باشد شفاعت خواہِ من
۴۹۔چشم دارم از گنہ پاکم کنی　　پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی
۵۰۔اندرآں دم کز بدن جانم بُری　　از جہاں بانور ایمانم بُری

۵۱۔عاقل آں باشد کہ او شاکر بُوَد　　وآنکہے برنفسِ خود قادر بود
۵۲۔ہرکہ خشمِ خود فروخورد اے جواں　　باشد او از رُستگارانِ جہاں
۵۳۔گرچہ درویشی بُوَد سخت اے پسر　　ہم زدرویشی نباشد خُوب تر
۵۴۔ہرکہ اورانفسِ توسَن رام شد　　از خرد مندانِ نیکو نام شد
۵۵۔درریاضت نفسِ بَدرا گوشمال　　تا نیندازد تُرا اندر وبال
۵۶۔آنکہ رنجا ند تُرا عذرش پزیر　　تا بیابی مغفرت بر وے مگیر
۵۷۔حق ندارد دوست خلق آزار را　　نیست ایں خصلت یکے دیندار را
۵۸۔رَو زُبان از غیبتِ مردم بہ بند　　تانہ بینی دست وپائے خود بہ بند

۵۹۔گر خبر داری زحیِّ لا یموت　　بر دہانِ خود بنہ مُہرِ سکوت

۶۰۔دل زپُر گفتن بمیرد اندر بدن　　گرچہ گفتارش بُوَد دُرِّ عدن

۶۱۔ہر کہ او بر عیبِ خود بینا شود　　رُوحِ او را قُوّتے پیدا شود

۶۲۔چوں شِکم را پاک داری از حرام　　مردِ ایماندار باشی وَالسّلام

۶۳۔ہرکہ باطِن ازحرامش پاک نیست　　رُوحِ اورا راہ سُوِ اَفلاک نیست

۶۴۔ہرکہ رااندر عمل اِخلاص نیست　　در جہاں از بندگانِ خاص نیست

۶۵۔عدل باید بادشاہاں را و داد　　تا زِ عدلش عالَمے گردند شاد

۶۶۔گر کند آہنگِ ظلمے پادشاہ　　سُوْد نکند مرد را گنج و سپاہ

۶۷۔اے برادرگر خِرد داری تمام　　نرم وشیریں گوئی بامردم کلام

۶۸۔درمیانِ دوستاں مسرور باش　　گر خبر داری ز دشمن دور باش

۶۹۔قربِ سلطان آتشِ سُوزاں بود　　با بداں الفت ہلاکِ جاں بود

۷۰۔زالِ دنیاچوں عُروسِ آراست ست　　در دوروزے شُوئے دیگر خواست ست

۷۱۔خواب وخور جُز پیشۂ اَنعام نیست　　خفتگاں رابہرہ از اِنعام نیست

۷۲۔ظاہرِ خود را مَیارا اے فقیر　　تاکہ گردد باطنت بدرِ منیر

۷۳۔مردِ راہ را بُوَدِ دنیا سُود نیست　　ہر گزش اندیشۂ نا بُود نیست

۷۴۔حُبِّ درویشاں کلیدِ جنت است　　دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

۷۵۔مرد تا ننہد بفرقِ نَفْس پائے　　رہ نُجا یا بد بدرگاہِ خدائے

۷۶۔امر ونہیِ حق ز قرآن گوش دار　　جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

۷۷۔اے برادر ترکِ عزّ وجاہ کُن　　خویش را شائستۂ درگاہ کُن

۷۸۔اِکتفا بر روزیٔ ہر روزہ کن　　گرنداری از خدا دریُوزہ کن

۷۹۔چونکہ دل بے یادِ اللّٰہت بوَد　　دیوِ ملعون یار و ہمراہت بوَد

۸۰۔مالِ دنیا خاکساراں را دہند　　آخرت پرہیزگاراں را دہند

۸۱۔فقرِ خود را پیشِ کس پیدا مکن — محنتِ امروز را فردا مکن
۸۲۔مر ترا آنکس کہ فردا جاں دہد — غم مخور آخر کہ آب وناں دہد
۸۳۔بر توکّل گر بود فیروزیت — حق دہد مانندِ مُرغاں روزیت
۸۴۔جنبشے کن اے پسر غافل مباش — چوں بلی گفتی بہ تَن تنبل مباش
۸۵۔وقتِ طاعت تیز رو چوں باد باش — وز ہمہ کارِ جہاں آزاد باش
۸۶۔منزلت دور ست وبارت بس گراں — کوششے کن پس مَماں از دیگراں
۸۷۔نیست برتن بہتر از تقویٰ لباس — در تکلف مَردُ را نبوَد اَساس
۸۸۔خود ستائی پیشہء شیطان بوَد — ہر کہ خود را کم زند مرداں بوَد
۸۹۔گفت شیطان من زآدم بہترم — تا قیامت گشت ملعون لاجَرم
۹۰۔از تواضع خاک مردم می شود — نورِ نار از سرکشی گم می شود
۹۱۔شد عزیز آدمؑ چو استغفار کرد — خوارشد شیطان چو استکبار کرد
۹۲۔ہر کہ خَلق از خُلقِ اوخوشنود ست — ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست
۹۳۔روئے جنت راکجا بیند بخیل — پشہء افتادہ زیرِ پائے پیل
۹۴۔تادِلت آرام یا بد اے پسر — بُود و نا بُودِ جہاں یکسر شمر
۹۵۔ہر چہ باشد در شریعت ناپسند — دور باش از وے چوہستی ہوشمند
۹۶۔بہر زر متائے دنیا دار را — تاچہ خواہی کر دن ایں مُردار را
۹۷۔مال وزرِ بے حد بدست آوردہ گیر — بعد ازاں در گور حسرت بردہ گیر
۹۸۔عام را نبود بجز ذکرِ زباں — ذکرِ خاصاں باشد از دل بیگماں
۹۹۔ذکر بے تعظیم گفتن بدعت است — واندر آں یک شرطِ دیگر حرمت است
۱۰۰۔لبِ مُجباں جزبذکرِ کرِدگار — زانکہ پاکاں را ہمیں بُوَد ست کار
۱۰۱۔حرص بگذار وقناعت پیشہ کن — آخر از مُردن یکے اندیشہ کن
۱۰۲۔بندہ را گر نیست درکارِ رضا — کے تواند باز گرداند قضا

۱۰۳۔ہر کہ او استیزہ با سلطان کند — کارِ خود را سر بسر ویراں کند

۱۰۴۔نشنود از دوست مُدبَر پندرا — از جہالت بگسُلد پیوند را

۱۰۵۔عبرتے گیراز زمانہ اے جواں — تا نباشی از شمارِ مدبراں

۱۰۶۔ذرہَ آتش چو شد افروختہ — بِنی از وے عالمے را سوختہ

۱۰۷۔آتشِ اندک تواں کُشتن بآب — وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب

۱۰۸۔گر ترا از دوستا ں آید عتاب — کم بقا باشد چو خط برروئے آب

۱۰۹۔زاغ چوں فارغ زبوئے گل بُو د — نفرتش از صحبتِ بلبل بود

۱۱۰۔علم را بے عقل نتواں کار بست — پیش بے عقلاں نمی باید نشست

۱۱۱۔بےخرد دانش وبال ست اے پسر — علم مرغ وعقل بال است اے پسر

۱۱۲۔ہر کہ علمے دارد و نبود بر آں — از طریقِ عقل باشد برکراں

۱۱۳۔ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود — پس ندامتہائے بسیارش بود

۱۱۴۔چو ں سوال آورد گردد خوار مرد — ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد

۱۱۵۔ہر کہ نکند احتیاطِ کارہا — بردلش آ خر نشیند بار ہا

۱۱۶۔وائے مسکین کہ غرقِ وام شد — ہر دمش از غصہ خوں آشام شد

۱۱۷۔آنکہ کارش بر مرادِ دل بود — در بقا افز ونیش حاصِل بود

۱۱۸۔ہر کہ آہنگِ سُبکساری کند — زآبروئے خویش بیزاری کند

۱۱۹۔جز حدیثِ راست بامردم مگوی — تا نگردد آبرویت آبجوی

۱۲۰۔تا بماند رازت از دشمن نہاں — سِرِّ خود با دوستاں کمتر رساں

۱۲۱۔جبروحلم تریاقِ دل اند — حرص وبغض وکینہ زہرِ قاتل اند

۱۲۲۔فخرِ جملہ عملہا ناں دادن است — در بروئے دوستاں بکشادن است

۱۲۳۔تکیہ کم کن خواجہ برکردار خویش — دل بِنہٖ بررحمتِ جبّارِ خویش

۱۲۴۔بہترینِ خصلت اگردانی کراست — آنکہ داد انصاف وانصافش نخواست

۱۲۵۔از خدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر — نیست در دستِ خلائق خیر و شر
۱۲۶۔بندگان را نیست ناصر جز اللہ — یاری از حق خواہ واز غیرش مخواہ
۱۲۷۔آنکہ از قہرِ خدا ترسد بسے — بیگماں ترسند از وے ہر کسے
۱۲۸۔سفلہ را بامروّت تنگری — ہیچ بد خوئے نیابد بہتری
۱۲۹۔صدقہ کالودہ گردد باریا — کے بود آن خیر مقبولِ خدا
۱۳۰۔تاتوانی دور باش از سود خوار — زانکہ ہست از دشمنانِ کردگار
۱۳۱۔آنکہ باتو روزِ غم بود ست یار — روزِ شادی ہم پرُسش زینہار
۱۳۲۔معرفت فانی شدن دروے بود — ہر کہ فانی نیست عارف کے بود
۱۳۳۔ہمتِ عارف لقائے حق بود — زانکہ درحق فانی مطلق بود
۱۳۴۔بندہٗ چوں خدمتِ مرداں کند — خدمتِ او گنبدِ گرداں کند
۱۳۵۔می دہد ہر خادمے رامستعان — اجر ومزدِ صائماں وقائمان
۱۳۶۔ہر کہ خادم شد جنانش می دہند — ہم ثوابِ غازیانش می دہند
۱۳۷۔ہر کراشد طبع از مہماں ملول — از وے آزردہ خداؤ ہم رسول ﷺ
۱۳۸۔ہر کہ مہمان را بروئے تازہ دید — از خدا الطافِ بے اندازہ دید
۱۳۹۔از وفاتِ دشمناں شادی مکن — از کسے پیشِ کس آزاری مکن
۱۴۰۔ہر سحر بر خیز واستغفار کن — فرصتے اکنوں کہ داری کارکن
۱۴۱۔تاتوانی حاجتِ مسکین برآر — تا برآرد حاجتت را کردگار
۱۴۲۔ہر کہ باندک زحق راضی شود — حاجتِ او را خدا قاضی شود
۱۴۳۔در رخِ مردِ سخی نور وصفا ست — زانکہ در جنت قرینِ مصطفےٰ ست
۱۴۴۔گرفرح داری زفضلِ حق رواست — لیک از دنیا فرح جستن خطا ست
۱۴۵۔تا فزاید قدرو جاہت را خدا — روز وشب می باش دائم در دعا
۱۴۶۔گر بخوانی اب ومامت را بنام — نعمتِ حق برتو می گردد حرام

۱۴۷۔از گدایاں پار ہائے ناں مخر زانکہ می آرد فقیری اے پسر
۱۴۸۔خرج را بیرون زا ندازہ مکن خشک ریشِ خویش را تازہ مکن
۱۴۹۔از حضورِ صالحاں صالح شوی ور نشینی با بداں طالح شوی
۱۵۰۔ہر کہ او با صالحاں ہمدم شود در حریمِ خاصِ حق مُحرَم شود
۱۵۱۔ہر کہ در راہِ حقیقت سالک است روز وشب خائف زقہر مالک است
۱۵۲۔بر سرِ بالینِ بیماراں گذر زانکہ ہست ایں سُنّتِ خیرالبشر ﷺ
۱۵۳۔آنکہ خنداند یتیمِ خستہ را باز یابد جنتِ در بستہ را
۱۵۴۔چوں یتیمے را کسے گریاں کند مالک اندر دوزخش بریاں کند
۱۵۵۔تاشود دین تو صافی چوں زُلال باش دائم طالب قُوتِ حلال
۱۵۶۔ہر کہ او ترکِ اقارب میکند جسمِ خود قُوتِ عقارب میکند
۱۵۷۔گر چہ خویشاں تو باشند از بداں بد تر از قطعِ رَحم چیزے مداں
۱۵۸۔اے پسر خود را بدرویشاں سُپار تا نگہدارد ترا پروردگار
۱۵۹۔بافقیراں ہر کہ ہمدم می شود در سرائے خُلد مَحرم می شود
۱۶۰۔در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس زانکہ نبود جزخدا فریاد رس
۱۶۱۔ہر کجا تہمت بود آنجا مرو راہِ حق را ہمچو نا بینا مرو
۱۶۲۔شاد اگر داری درونِ خستہ را بازیابی جنتِ در بستہ را
۱۶۳۔یاالٰہی رحم کن برما ہمہ عفو کن جملہ گناہِ ماہمہ
۱۶۴۔عاجزیم و جرمہا کردہ بسے نیست مارا غیرِ تو دیگر کسے
۱۶۵۔گر بخوانی در برانی بندہ ایم ہر چہ حکمِ تست زاں خُرسندہ ایم
۱۶۶۔ہر کہ اینہارا بداند عاقل است وانکہ اینہا کار بندد کامل است
۱۶۷۔در جوِ ارِ انبیاء دارالسّلام ہمنشینِ اولیاء باشد مُدام
۱۶۸۔یاربّ آں ساعت کہ جاں برلب رسد جسمِ پژمُردہ بتاب و تب رسد

۱۶۹۔شربتِ شہدِ شہادت نوشیم خِلعتِ راہِ سعادت پوشیم
۱۷۰۔چوں ندارم در دو عالم جز توکس ہم تو می باشی مرا فریاد رس

۱۷۱۔رحمتے ماند بسے از ذوالجلال بر رُوانِ پاکِ آں صاحبِ کمال
۱۷۲۔کیں ہمہ دُرّ ہا بنظم آوردہ است غوطہا در بحرِ معنیٰ خوردہ است
۱۷۳۔سینہارا خامشی گنجینہ گوہر کند یاددارم از صدف ایں نکتہ سربستہ را
۱۷۴۔بطبعم ہیچ مضمون بہ زِلب بستن نمی آید خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمی آید
۱۷۵۔اہل دیں را ایں کافی بود اہل دنیا را ہمیں وافی بود

احوالِ زندگی شیخ فرید الدّین عطّارؒ

نام: محمد بن ابوبکر ابراہیم بن اسحاق

لقب: فرید الدّین ابو حامد اور ابو طالب کنیت ہے۔فرید تخلص ہے اور آبائی پیشہ کے اعتبار سے عطّار بھی مشہور ہیں۔

پیدائش: ۵۱۳ھ میں گدہ کن نامی قصبہ جو نیشاپور کے علاقہ میں ہے، وہاں پیدا ہوئے۔
آپ کے والد گرامی مشہور عطار تھے۔چنانچہ ابتدائی ایام زیست میں اسی سے متعلق رہے غالباً فن طب انہی اوقات میں حاصل کیا۔دسترس کیا ید طولیٰ کے مالک ہوئے۔فن طب میں شیخ کے اساتذہ کا نام یا کسی جامعہ و مدرسہ کا نام ہنوز پردۂ خفا میں ہے۔بہر حال آپ کا اپنا مطب تھا جس میں سینکڑوں مریض روزانہ آتے تھے اور اسی دوران شیخ تصنیف و تالیف کے شغل سے بھی لاتعلق نہ رہے۔تصوّف آپ کا پسندیدہ موضوع ہے۔

آپ علم تصوّف اور علم اخلاق کے سر برآوردہ اور سر خیل لوگوں میں سے ہیں۔ناموری اور شہرت آپ پر بجا طور پر فخر کناں ہے آپ ایسے نامور اساتذہ فن میں سے ہیں کہ جن کے اقوالِ زرّیں اور جواہرِ حِکَم پر آج تک لوگ سر دھنتے ہیں اور ان کی عقدہ کشائی پر رطب اللسان ہیں۔اس کائنات رنگ و بو میں اور اس عالم کون و مکان میں کتنے ہی ایسے نامور اور عظیم ابطال آئے ہیں کہ جن کے اس جریدۂ عالم پر نقش دوام ثبت ہیں اور جن کے برگ سبز

کوخزاں کی چیرہ دستیاں خشک نہ کرسکیں۔ان کے گلہائے تروتازہ کی لطافت ونزاکت اور رنگ وخوشبو کو گردش لیل ونہار مدھم ودھیما نہ کرسکی بلکہ ان کی خوشبو چمن سے بیرون چمن بھی پہنچی۔چنانچہ شیخ عطارؔ بھی مشرق کے ان علمائے ربانیین میں سے ہیں کہ جن کا شہرہ اور ناموری تمام حدود کو عبور کرتی ہوئی مغرب کے دیار میں پہنچی اور ان کے علم واخلاق کے چشمۂ شیریں وصافی سے اپنے اور بیگانے بیک وقت شادکام ہوئے اور کئی گم گشتہ راہ ہدایت یافتہ ہوئے فنافی اللہ اور بقاباللہ کے روحانی مدراج طے کرنے کے بعد جو اقوال ایسے حق وخود آگاہ لوگوں کی زبان سے نکلتے ہیں یا ان کی نوک قلم صفحۂ قرطاس پر تسوید کرتی ہے۔تو حضرت حق ایسے اقوال اور تحریروں کو حیات جاوید عطا فرماتے ہیں جو مرور وقت کے ساتھ ساتھ روشن تر ہوتے جاتے ہیں۔چنانچہ اسی پس منظر میں آپ محض ایک ادیب یا شاعر ہی نہیں بلکہ ایک عظیم اور نامور معلم اخلاق اور علم تصوف کے ماہر ترین اتالیق بھی ہیں۔

اس دور کے طور، طریق کے مطابق شیخ نے بھی سیاحی کی۔پتہ نہیں کیسے تصنیف وتالیف کا شغل اور مطب میں دکھی انسانیت کی خدمت کو خیر باد کہا، سب کچھ تیاگ دیا اور راہ خدا میں لٹا کر سوئے منزل حقیقی گامزن ہوئے۔کیوں؟ اصل سبب کیا تھا؟ ناقدین ومؤرخین اس کو مانیں یا نہ مانیں۔اس کو صحیح اور درست تسلیم کریں یا نہ کریں۔بہر حال شیخ جامیؒ نے یہی لکھا ہے کہ، دکان کے کاروبار میں منہمک تھے کہ ایک روز اچانک ایک فقیر آیا اور اس نے خدا کے نام پر سوال کیا۔اس کی صدا شاید شیخ کے کانوں تک نہ پہنچ سکی ہو یا توجہ وانہماک کی وجہ سے دھیان نہ ہوا ہو۔فقیر نے بگڑ کر کہا کہ دنیا میں اتنا انہماک! مرو گے کیسے؟ غصیلا جواب فطری امر تھا۔شیخ نے فرمایا، تیری مثل،۔فقیر یہ سنتے ہی کاسہ گدائی کو سر کے نیچے رکھ کر دراز ہو گیا اور اللہ اکبر کہہ کر جاں جان آفرین کے حوالے کر گیا۔بعض روایات میں ہے کہ الا اللہ کا نعرہ لگا کر وہ جاں بحق ہو گیا۔

نفس وحیات پر اس قدر قدرت وتصرّف کو دیکھ کر شیخ حیران اور دم بخود رہ گئے۔وار کاری تھا، اثر کر گیا۔دل کی دنیا اتھل پتھل ہو گئی اب نہ چین تھا نہ سکون اور نہ قرار۔دکان

ومال خیرات کر کے شیخ تارک الدنیا ہو گئے۔

نسبت بیعتِ ارشاد و توبہ میں آپ کا سلسلۃ الذہب شیخ مجد الدّین بغداد خوارزمی سے ملتا ہے جو شیخ نجم الدّین کُبریٰ کے مشہور خلیفہ تھے۔

آپ کے احوال و واقعات تقریباً تمام کتب میں دستیاب ہیں اور بلا خلاف بھی۔ شیخ کی عظمت و جلالتِ علمی کے لیئے کافی اور بس ہے کہ مولائے روم، شیخ جلال الدّین رومیؒ بھی بچپن میں آپ کی خدمت میں باریاب رہے ہیں۔ اسی دوران شیخ فریدؒ نے اپنا رسالہ ''اسرار نامہ'' انہیں عطا فرمایا تھا۔ ''حیدری نامہ'' کے حوالہ سے یہ سمجھ آتا ہے کہ آپ نے ابتدائی مقامات سلوک اور تعلیمِ تصوف قطب عالم حیدرؒ سے حاصل کی تھی۔ آپ کی تصنیفات و تالیفات کے مطالعہ سے آپ کی وسعت علمی اور عمقِ مطالعہ کا احساس ہوتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ آپ کی جملہ تصانیف کا محور و مرکز اخلاق عالیہ کی تدریس اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا احیاء ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ ان تعلیمات کی بھٹی سے کُندن بن کر نکلنے کی تاکید کرتے ہیں اور سب سے پہلے خود ان پر عمل پیرا بھی ہوئے ہیں اور یقین کے نور سے منور و روشن ہو کر پھر داعی و مصلح بنے ہیں۔

آپ کی جملہ تصانیف کی تعداد ۱۱۴ تک ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ آپ کی مثنویوں کے علاوہ تقریباً چالیس ہزار اشعار مزید بھی ہیں۔ جو شیخ کی دستگاہ و دسترس کے تعمق کا گہرا احساس و ادراک کا شعور دلانے کو کافی ہے۔ اسرار نامہ، الٰہی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذّات، وصیت نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، مختار نامہ، شاہنامہ، منطق الطیر، آپ کی مشہور کتب ہیں۔ طرز بیان اور انداز کلام سے ہر ایک مصنف کے رجحان کا اندازہ، علمی ادراک رکھنے والوں کو بخوبی ہو جاتا ہے اور وہ سچے موتیوں کو جھوٹے موتیوں سے ایک ماہر جوہری کی طرح پہچان لیتے ہیں۔ چنانچہ ہر مشہور آدمی کے طرح آپ کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا کہ آپ کی شہرت علمی سے متاثر ہو کر چند اور لوگوں نے آپ کے نام سے منسوب کر کے، بعض کتب مدوّن و مرتب کر کے، یا لکھ کر ملحق کردی ہیں ان کے مطالعہ سے ادنیٰ

ممارست علمی رکھنے والا بھی بخوبی یہ پہچان لیتا ہے کہ یہ انداز تحریر حضرت شیخ کا نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے طرز بیان اور اسلوب کلام کے ممتاز ونمایاں ہونے کی وجہ سے محققین کا یہ خیال ہے کہ بعض کتابیں غلط طور پر آپ سے منسوب کر دی گئی ہیں۔ اسی سلسلہ کی شاخسانہ ایک کتاب ''مظہر العجائب'' غلط طور پر آپ کی طرف منسوب ہے اور اسی کو بنیاد بنا کر بعض خام اور کم عقل لوگ آپ کو اثنا عشری قرار دے دیتے ہیں۔ حالانکہ شیخ کی ساری زندگی اور دیگر تمام کتب اس کی شاہد عادل ہیں کہ آپ نے تمام عمر خلفائے راشدین کی مدح سرائی میں بسر کی ہے اور ان کو برملا حق کہا ہے۔ چنانچہ عدل وانصاف سے یہ بعید ہوگا کہ غلط طور پر منسوب کی گئی ایک بے ذوق اور بے مزہ مواد وتحریر والی کتاب کو بنیاد بنا کر رفض کو شیخ کی طرف منسوب کر دیا جائے۔

حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ کی تاریخ وصال میں اقوال مختلف اور متفرق ہیں۔ البتہ شیخ جامیؒ نے ۶۲۷ھ تحریر فرمائی ہے۔ آپ کی شہادت کے بارے مشہور قول ہے کہ فتنہ تاتار کے دوران آپ ایک مغل کے ہاتھوں شہید ہوئے اور جب اس مغل کو آپ کی عظمت وشہرت اور مقام علمی کا پتہ چلا تو ان کی بزرگی وجلالت سے متاثر ہو کر اپنی خطا پر نادم ہوا اور مسلمان ہو کر آپ کی قبر انور پر مجاور بن گیا۔ سبحان اللہ آپ کی وفات بھی ایک بے دین کی ہدایت کا سبب بن گئی۔ شیخ عطارؒ کا مقبرہ نیشاپور کے اطراف میں آج بھی مرجع خاص وعام ہے۔ تصوف میں مقام ومرتبہ کے تعین کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مولانا رومؒ جیسا شخص اپنے کو آپ کا پیروکار قرار دیتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُّحِبِّیْہِ وَمُتَّبِعِیْہِ۔ آمین

احوال شیخ مصلح الدّین سعدی شیرازی

مصلح الدّین لقب اور سعدی تخلص فرماتے تھے۔ والد گرامی اتابک سعد بن زنگی بادشاہ شیراز کے درباری ملازم تھے۔ اسی نسبت سے سعدی تخلص تھا سن ولادت کے بارے حتمی طور پر کچھ مذکور نہیں۔ پردۂ خفا میں ہے۔ لیکن وفات پر سب متفق ہیں کہ حو ۶۹۱ھ میں ہوئی۔ عمر کی مدت بھی عام تذکروں میں مختلف فیہ ملتی ہے۔ کہیں ۱۲۰ سال اور کہیں ۱۰۲ سال۔ مؤخر کو ہی اگر تسلیم کرلیا جائے تو اس حساب سے سال ولادت غالباً ۵۸۹ھ قرار پاتا ہے۔

شیخ کی اپنی تصریح کے مطابق کہ وہ یکے از شاگردان ابوالفرج ابن جوزیؒ ہیں۔ آپ بغداد کے مشہور محدّث مگر بے رحم نقادّ بھی تھے اور اپنے گھر ہی درس دیا کرتے تھے۔ شیخ علامہ ابن جوزیؒ کا سن وصال ۵۹۷ھ ہے۔ تو یوں بچپن میں ہی آپ تحصیل علم کے لئے عازم بغداد ہوئے ہونگے جبکہ آپ کی تحریروں سے آپ کی بچپن کی ابتدائی تعلیم زیر سایہ پدر تحصیل ہوتی نظر آتی ہے اگرچہ والد گرامی کا سایہ بچپن سے ہی سر سے اٹھ گیا تھا اور مادر مہربان جوانی کے زمانہ تک بقید حیات تھیں۔ کیونکہ شیخ کی ایک حکایت سے اس کی بھی تصریح ہوتی ہے۔ بچپن کے حالات کچھ تو تذکرہ نویسوں نے اکٹھے کئے ہیں اور کچھ آپ نے خود اپنے بچپنے کے واقعات نظم فرمادیے ہیں جو بالارادہ نہیں بلکہ ضرورتاً حکایتوں یا نظموں کا حصہ بنے ہیں۔ اس لئے شیخ کے بیانات سے بہت سی دلچسپ باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

شیخ کو والد گرامی محبت اور مزید تعلیم و تربیت کے خیال سے ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔ ان کے والدان کی تربیت گویا ایک عارف و سالک کی طرح کرتے تھے جو اپنے کسی مرید کو زیر نگاہ پروان چڑھاتا ہو اور اس کی روحانی تعلیم بھی کرتا ہو۔ مگر وائے شیخ بوجہ وفات پدر، شفقت پدری کے ساتھ اس ناز و نعمت سے بھی محروم ہوگئے جو شیخ کو زیر سایۂ پدر میسر تھی۔ لہٰذا سامان راحت و آرام جاتا رہا۔ لیکن والدہ ماجدہ ابھی زندہ تھیں چنانچہ جوانی تک ان سے اخلاقی درس اور سبق کا ثمر شیریں شادکام کرتا رہا۔

شیراز میں تحصیل علم کا ہر سامان اتا بک مظفر الدّین کی وجہ سے میتسر وفراواں تھا۔ لیکن کسب کمال اور تحصیل علوم کی نہایت کو پانے کے لئے اس دور میں ممالکِ دور دراز، امصار بعیدہ کا سفر اور مشہور درسگاہوں میں حاضری غالباً امر لازم خیال ومتصوّر تھا۔ لہٰذا اس زمانہ کی جامعہ، نظامیہ بغداد تھی جس کی شہرت چار دانگ عالم میں ہر سو بسیط تھی۔ شیخ نے نظامیہ بغداد میں تحصیل علوم کی۔

بعد از فراغت وطن مالوف لوٹے تو حالات کو موافق طبع نہ پایا۔ چین، سکون اور آرام میسر نہ ہوا تو سیر وسیاحت کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ عام تذکرہ نویسوں کے مطابق یہ مدت دراز بیس ۲۰ سال بنتی ہے۔ چنانچہ اس سیر وسیاحت کہ جس کی اغراض مختلف ہوا کرتی ہیں۔ شیخ نے کثیر جہتوں سے رنگ کائنات اور صنعت باری تعالیٰ کو جلوہ گر دیکھا۔ چونکہ شیخ شاعر، صوفی، فقیہہ، واعظ، رند، حسن پرست، فطرت پرست، شوخ طبع اور نہایت دقیق النظر تھے۔ اس لئے انہوں نے عالم بوقلموں کی نیرنگی کو اور اس تماشا گاہ عالم کو ہر ہر پہلو اور ہر ہر زاویہ سے دیکھا ہوگا بچپن کی تربیت سے طبع میں زہد وریاضت بھی تھا اور باریک بینی کی وجہ سے نکتہ رس بھی تھے حج وزیارت بھی سامان زیست میں تھا نفس کشی بھی کرتے تھے۔ صبر ورضا کی تعلیم اگر زیب داماں تھی تو تصوف وسلوک کی تعلیمات میں شیخ شہاب الدّین سہروردیؒ کے چشمہ فیض رسا سے سیراب شدہ اور حظّ یافتہ تھے۔ سیاحت کی بدولت ہی تو تزکیہ نفس کے تمام مراحل ومراتب طے کئے۔

شیخ کی آزادروی اور تجرّد وتفرید پسندی سے یہ قیاس کہ وہ عیال داری اور خانہ گیری کے جھگڑوں میں نہیں پڑے ہونگے مگر تاریخی اور ان کی اپنی تحریروں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اس تجربہ گاہ کی بھی سیر کی ہے۔ بیت المقدس میں قید ہونا اور رہا ہو کر حلب میں اپنے چھڑانے والے کی زباں دراز صاحبزادی سے اور دوسری مرتبہ صنعاء (یمن) میں نکاح کا اتفاق ہوا۔ اور اس سے اولاد بھی پیدا ہوئی جو بچپنے میں ہی جاتی رہی اور اس پر شیخ دکھی اور آزردہ بھی ہوئے۔ ''بوستان'' میں اس کی تفصیل درج ہے۔

شیخ نے تصوف واخلاق کے میدان میں اصلاح کی ذمہ داری خوب نبھائی۔ جو برائیاں اس پاک میدان میں در آئی تھیں ان کو حسن ادا سے دور فرمانے کی سعی فرماتے رہے شیخ کے اسفار میں دو ایک بار ہندوستان کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ خان شہید اور امیر خسروؒ کے ساتھ مراسلت وغیرہ اور جوابا گلستان و بوستان کے نسخے بھجوانا ثابت ہے مگر ذاتی اور شخصی ورود۔ سخن دریں است۔ سومنات کے مندر کا واقعہ بھی مذکور ہے مگر محلِ غور ہے۔ سعد زنگی کی وفات ۶۲۳ھ کے بعد اس کے جانشین ابوبکر بن سعد زنگی کے دور میں فارس جو تاراج گاہ بنا ہوا تھا پھر ایک بار عروس رعنا میں ڈھل گیا۔ نظم ونسق میں بہتری، مدرسوں اور تعلیم گاہوں کا کھلنا، علماء وشعراء کا شیراز کی طرف ورود ورجحان، شیخ کی مراجعت وطن کے شوق کو مہمیز ثابت ہوا۔ ان کی بے تابی، شوقِ آرزو میں ڈھل گئی اور وہ شام سے عراق عجم ہوتے ہوئے شیراز آئے چنانچہ اپنی غریب الوطنی اور مراجعت کو بھی بتصریح قلمبند کیا۔ درباریوں میں داخل ہوئے مدحیہ قصائد لکھے۔ چنانچہ گلستان اور بوستان اسی بادشاہ کے نام معنون کیں۔ بلا طلب صلوں کو بھی رد نہ کرتے تھے مگر حقیقتاً ان کی آزاد مزاجی اور آزاد خیالی پر مجبول طبع دربار کی پابندیوں اور تکلفات کو خاطر میں نہ لا سکی۔ شاید اسی وجہ سے کہ ابوبکر بن سعد ان کی قدردانی نہ کر سکا۔ حقائق پر مبنی مدح یا پھر ناسزا افعال پر تنقید متین بھلا ایشیائی درباروں میں کیونکر فروغ ورواج پا سکتی تھی۔

شیخ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں شیراز سے باہر ایک زاویہ بنوالیا تھا۔ وہیں زندگی گزارتے تھے۔ عبادات میں مصروف رہتے تھے۔ وہیں سلاطین وامراء حاضر ہوتے تھے اور آستانہ آباد رہتا تھا۔ لوگ مراتب اخلاص بجالانے میں نیازمندی کا اظہار کرتے تھے بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست والا معاملہ تھا۔ اتابکوں کے خاندان کے خاتمہ کے بعد فارس وشیراز براہ راست تاتاریوں کی زیرنگرانی آ گئے۔ چنانچہ ارغون خان، جو اباقان کا زمانہ تھا، جب شیخ نے اس کے عہد حکومت میں ۶۹۱ھ میں وفات پائی۔ تاریخ وفات ''خاص'' ہے۔ زخاصاں بود زآں تاریخ شد خاص۔ شیخ کا مزار مقام دلکشا سے تھوڑی دور

پہاڑ کی تلی میں ''سعدیہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ ہر ہفتہ ایک مقرر دن میں لوگ جوق در جوق وہاں حاضری دیتے ہیں۔ دن بھر وہیں رہتے ہیں۔

اخلاق و عادات اور عام حالات

شیخ کے خودنوشت سوانح حیات نہیں ہیں بلکہ تذکرہ نگاروں نے ان کے بارے بہت کچھ اکٹھا کر دیا ہے۔ لیکن گلستان اور بوستان میں چیدہ چیدہ مواقع پر ان کے اخلاق و کردار اور خودگزشت پر اچھی بھلی روشنی پڑتی ہے اور یوں ان کی پوری تصویر آنکھوں میں پھر جاتی ہے۔ آپ کا شمار کبار صوفیاء میں ہوتا ہے۔ بلا شبہ وہ ایک متقی، پرہیز گار، پاکیزہ باطن، اجلے دامن والے اور صاحبِ حال و کمال انسان تھے۔ یہ مقام و مرتبہ ان کا کسبی تھا اور جب کسب کمال ہوتا ہے تو عزتِ جہاں دامن گیر ہوتی ہے مزید برآں موہبت ربانی بھی شامل ہو جاتی ہے۔ عبادت کا ذوق و شوق بچپن سے ہی تھا۔ شب بیداری اور اوراد و وظائف بھی معمول تھا ۔ مگر جب ریا کار، مکار، اور دھوکہ باز متصوفین سے پالا پڑتا ہے تو بلا جھجک اور بلا خوف لومۃ لائم ''فلسفہ مجاز کہ حقیقت کا زینہ ہے'' نظر باز صوفیوں کی خوب پردہ دری کی اور ان کی اصلاح کر کے حقیقت کے رخِ زیبا سے نقاب کشائی کرتے ہیں متانت و سنجیدگی شیوۂ کاملین ہے ہی مگر سعدیؒ کے مزاج میں اس کے ساتھ ظرافت اور سنجیدہ طنز و مزاح بھی موجود تھا۔ گلستان کی حکایات اس پر شاہد ہیں شیخ نے تمام اصنافِ شاعری میں طبع آزمائی کی ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ شعر کی دنیا میں وہ دوسرے دو شعراء کے ساتھ امام مانے گئے ہیں مثلاً شریعتِ شعر کے تین پیمبروں میں شیخ کا بھی شمار ہے۔ ؎

در شعر سہ تن پیمبراند   ہر چہ کہ لانبیؐ بعدی
ابیات و قصیدہ و غزل را   فردوسی و انوری و سعدی

ان میں ہر ایک اپنے میدان کا جداگانہ شہسوار اور یگانہ ہے۔ شیخ کا میدان غزل ہے اور انہوں نے اسے حدِ کمال تک پہنچا دیا۔ کہتے ہیں کہ حافظ نے غزل کو معجزہ بنا دیا ہے مگر ؎

استاد غزل سعدی است پیش ہمہ کس اما

اور بلبل ہند خسرو شیریں مقالؒ نے بھی خود کو غزل میں جناب شیخ کا پیروکار قرار دیا ہے۔

تا بجائے کہ حد پارسیاں — اندریں عہد دو تن گشت عیاں
زاں یکے سعدیؒ وثانیش ہمام — ہر دو را در غزل آئیں تمام

شیخ آزاد طبع اور آزادی پسند تھے۔اور غالباً ان کی شاعری،کلام اور خیالات میں آزادی زیادہ نظر آتی ہے۔کیونکہ یہی شاعری کی اصل روح ہوا کرتی ہے۔شیخ کسی پر چوٹ بھی کرتے ہیں تو انداز ملیحانہ اور پیرایہ مدح کا ہوتا ہے اور یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ان کے پند ونصائح میں اخلاص اور چاشنی نظر آتی ہے اور منہ پر بات کہنا بڑے دل گردے کی بات ہوا کرتی ہے۔یہی وصف ہمیں شیخ کے کلام میں موجود نظر آتا ہے۔شاعری کا اصل عنصر جذبات ہیں اور شیخ کی شاعری میں یہ عنصر نمایاں طور پر نظر آتا ہے اور آپ کا کلام جذبات سے لبریز ہے۔اور اس میں سچے اور اصلی جذبات کا احساس ہوتا ہے۔

اخلاقیات میں وہ محض اقوال کہنے یا نقل کرنے کی حد تک نظر نہیں آتے بلکہ خود اعلیٰ روایات پر حسین انداز میں عمل پیرا بھی دکھائی دیتے ہیں۔وہ ہمیں ہمہ تن اور سراپا مذہبی انسان دکھائی دیتے ہیں اس لئے اپنے فلسفۂ اخلاق کی بنیاد بھی وہ مذہب اور اس کے اصولوں پر رکھتے ہیں مگر اس میں وہ غلو اور زیادتی نہیں کرتے ہیں بلکہ حقیقت شناسی کے پہلو کو غالب رکھتے ہیں۔ریا کار علماء اور صوفیاء کی انہوں نے خوب قلعی کھولی ہے اور نہایت دلیری سے ان کا طلسم توڑا ہے۔سب سے بڑی بات یہ کہ شیخ نے اخلاق کی بنیاد غیر جانبداری اور بے تعصبی پر رکھی ہے۔اور بتایا ہے کہ اخلاق کا نازک اور لطیف حاسہ تو تعصب سے دھڑام گر جاتا ہے۔آپ نے فلسفہ اخلاق کو شاعرانہ انداز میں یوں سمویا ہے کہ ایسے نازک،دقیق اور لطیف مسائل کو دلائل ووجوہ کی تشنگی ہی نہیں رہتی ہے۔مناظر فطرت وقدرت کے بیان میں بھی ان کے ہاں انتہائی قوت تخیل،واقفیت اور حسن استدلال کا حسین مرقع نظر آتا ہے اور ان کا پیرایۂ ادا اس قدر موثر ہے کہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے اور عبارات و الفاظ کے ظاہری جامے اور ظروف بھی چاشنی وانکھنی سے لبریز اور مملو ہوتے ہیں جو ذرا بھی

ملال و اکتاہٹ نہیں ہونے دیتے ہیں۔اور یہی شیخ کا سب سے بڑا کمال و جمال کا حسین امتزاج اور ارمغان ہے۔

تصانیف

شیخ نے بہت سی یادگار تصانیف چھوڑی ہیں جو ان کے منثور و منظوم کلام کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ان میں سے ہر ایک جداگانہ حیثیت کی مالک ہے۔مگر جو شہرتِ دوام ''گلستان'' اور ''بوستان'' کے حصہ میں آئی وہ بھلا کسی اور کے نصیب میں کہاں۔اور ہاں! سب سے بڑھ کر شہرت ان کی غزلوں کو ملی جنہوں نے شیخ کے نام نامی وگرامی کو بام عروج پر پہنچا دیا مگر اخلاقیات میں گلستان و بوستان کی کوئی ثانی نہیں ہے۔چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔ عربی قصیدہ قافیہ میم،دوسرا رسالہ،بوستان،گلستان،طیبات،بدائع،خواتیم،قصائد فارسیہ،مراثی،ملمعات،مثلثات (عربی، فارسی اور ترکی میں) قصائد عربیہ،ترجیعات، مقطعات،ہزلیات،مطائبات،رباعیات،مفردات،غزلیات قدیم،صاحبیہ،مضحکات اور متعدد رسائل وغیرہ جن کی تعداد غالباً چھ ہے۔ ؎

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

مختصر مقدمۂ گلستان

منّت مر خدائی را عزوجلّ کہ طاعتش موجب قربت است و بشکر اندرش مزید نعمت۔ ہر نفسیکہ فرو میرود ممدّ حیات ست۔ وچوں بر می آید مفرّح ذات۔ پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است۔ ودر ہر نعمتے شکرے واجب۔ بیت

از دست وزبان کہ برآید کز عہدۂ شکرش بدر آید

اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَّقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ۔ آیۃ۔

قطعہ

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد

ورنہ سزا وار خداوند یش کس نتواند کہ بجا آورد

باران رحمت بے حسابش ہمہ جا رسیدہ وخوان نعمت بیدریغش ہمہ جا کشیدہ۔ پردۂ ناموس بندگان بگناہ فاحش ندرّد۔ ووظیفۂ روزی بخطائے منکر نبرّد۔ قطعہ

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب گبرو ترسا وظیفہ خور داری

دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری

فرّاش باد صبا را گفتہ تا فرش زمرّدیں بگسترد۔ ودایۂ ابر بہاری را فرمودہ تا بنات نبات را در مہد زمین بپرورد۔ ودرختاں را بخلعت نو روزی قبائے استبرق در برگرفتہ۔ واطفال شاخ را بقدوم موسم ربیع، کلاہ شگوفہ بر سر نہادہ۔ عصارۂ نحلے بقدرت او شہد فائق شدہ وتخم خرمائی بتربیت او نخل باسق گشتہ۔ قطعہ

ابر و باد ومہ وخورشید وفلک در کارند تا تو نانے بکف آری وبغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سر گشتہ وفرمانبردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

در خبراست از سرور کائنات مفخر موجودات، ورحمت عالم وعالمیان، وصفوت آدمیان، تتمہ دور زمان۔

شعر ؎

شفیعٌ مُطاع نَبِیٌّ کَرِیمٌ قَسِیمٌ جَسِیمٌ نَسِیمٌ وَسِیمٌ

بیت

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسُنتُ جمیعُ خِصالہٖ صلّوا علیہ وآلہ

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چونتو پشتیبان چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

کہ یکے از بندگان گنہ گار، پریشان روزگار، دست انابت، بامید اجابت، بدرگاہ خداوند جل وعلا بر آرد۔ وایزد تعالیٰ درو نظر نکند۔ بازش بخواند۔ بار دیگر اعراض فرماید۔ بازش بتضرع وزاری بخواند۔ حق سبحانہ وتعالیٰ گوید: ''یَامَلَائِکَتِیْ قَدْ اِسْتَحْیَیْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ غَیْرِیْ''۔ دعوتش را اجابت کردم وامیدش را بر آوردم کہ از بسیاری دعا وگریہ بندہ ہمی شرم دارم۔ بیت ؎

کرم بیں ولطف خدا وند گار گنہ بندہ کردہ ست اوشرمسار

عاکفان کعبۂ جلالش بتقصیر عبادت معترف اند کہ مَاعَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ و واصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب کہ مَاعَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ۔

قطعہ ؎

گر کسے وصف او زمن پرسد بیدل از بے نشان چہ گوید باز
عاشقان کشتگان معشوق اند بر نیاید زکشتگان آواز!

یکے از صاحبدلان سر بجیب مراقبہ فرو بردہ بود ودر بحر مکاشفہ مستغرق شدہ۔ حالیکہ ازاں معاملت باز آمد۔ یکے از محباں گفت۔ ازیں بوستاں کہ بودی چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را؟ گفت: بخاطر داشتم کہ چوں بدرخت گل برسم دامنی پُر کنم ہدیۂ اصحاب را۔ چوں برسیدم۔ بوئی گلم چناں مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ قطعہ ؎

ای مرغ سحر! عشق زپروانہ بیاموز کآن سوختہ را جان شد وآواز نیامد

ایں مدّعیان در طلبش بی خبرانند — کآن را کہ خبر شد،خبرش باز نیامد

قطعہ ـ

اے برتراز خیال وقیاس وگمان ووہم — وزہر چہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندہ ایم
دفتر تمام گشت وبپایاں رسید عمر — ما ہمچناں دراول وصف تو ماندہ ایم

قطعہ ـ

گلے خوشبوئے در حمام روزے — رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گِلِ ناچیز بودم — ولیکن مدتے باگُل نشِستم
جمال ہمنشین درمن اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

بحکم ضرورت سخن گفتم وتفرج کناں بیرون رفتم درفصل ربیعی کہ صولت بردآرمیدہ بود وآوان دولت وردودررسیدہ۔ قطعہ ـ

اول اردی بہشت ماہ جلالی — بلبل گویندہ برمنا بر قضباں
بر گل سرخ از نم افتادہ لآلی ! — ہمچو عرق بر عذار شاہد غضباں

شب رابوستاں بایکی ازدوستاں اتفاق مبیت افتاد۔ موضعی خوش وخرم ودرختاں دلکش ودرہم، گفتی کہ خُردۂ مینا برخاکش ریختہ است وعقدثریا ازتاکش آویختہ۔

قطعہ ـ

رَوْضَةٌ مَاءُ نَهْرِهَا سَلْسَالٌ — دَوْحَةٌ سَجْعُ طَيْرِهَا مَوْزُوْنٌ
آن پراز لالہائے رنگا رنگ — ویں پراز میوہ ہائے گونا گوں
باد . در سایۂ درختانش — گسترانید فرش بو قلموں

مثنوی ـ

بماند سالہا ایں نظم وترتیب — زماہر ذرۂ خاک افتادہ جائے
غرضے نقشیت کز ما یاد ماند — ہستی را نمی بینم بقائے

مگر صاحبدلے روز برحمت کند در کار درویشاں دعائے
در آں مدت کہ مارا وقت خوش بود زہجرت ششصد وپنجاہ وشش بود
مراد ما نصیحت بود وگفتیم حوالت با خدا کردیم ورفتیم

شعر

وصف ترا کنند ور نکنند اہل فضل حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را

(نوٹ :۔ کتاب گلستان میں مقدمہ کے علاوہ آٹھ ابواب ہیں۔ جو ہر پہلو سے اس قابل ہیں کہ طلبہ ان کا بالاستیعاب مطالعہ کریں۔ گلہائے رنگیں، میوہ ہائے شیریں وتازہ اور مضامینِ بوقلموں و ذوفنوں، الغرض فصاحت و بلاغت کی شیرینی وانگبینی قلب ونظر کی توجہ اپنی جانب کھینچے ہے۔ مقدمہ کی تلخیص اس کے حسن وجمال کو ماند کرگئی ہے مگر حکایات کے انتخاب میں پوری احتیاط ملحوظ خاطر رکھی گئی ہے تاکہ ہر باب کا نچوڑ، مغز اور خلاصہ ان میں آجائے۔ سعیٔ من از تصنع وتکلف دور بادو باجابت مقرون باد۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چند منتخب حکایات (از گلستان سعدیؒ)

حکایت (۱)

پادشاہے راشُنیدم کہ بکُشتن اَسیرے اشارت کرد۔ بیچارہ در آنحالتِ نومیدی بُز بانیکہ داشت۔ مَلِک را دُشنام دادن گرفت وسِقط گفتن کہ گفتہ اند، ''ہر کہ دست از جان بشوید، ہر چہ در دل آید بگوید''۔ بیت

وقتِ ضرورت چو نماند گریز　　دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز

اِذا یَئِسَ الِانسانُ طال لِسَانُہٗ　　کَسِنَّوْرِ مغلوبِ یَصُول علی الکلب

ملک پرسید کہ چہ میگوید؟ یکے از وزرائے نیک مَحضر گفت، اے خداوند! ہمیگوید ''وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ''۔ ملک را رحمت آمد واز سرِ خون اودر گذشت۔ وزیرِ دیگر کہ ضِدِّ او بُوْد، گفت اَبنائے جنس مارا نشاید در حضرت پادشاہاں جز براستی سخن گفتن، ایں ملک را دشنام داد و ناسزا گفت۔ ملک روئی ازیں سخن دَرہم کشید و گفت آں دروغ کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روئے آں در مصلحتے بود وبنائی ایں بر خُبث وخیانتے۔ وخِرَدمندان گفتہ اند، ''دروغِ مصلحت آمیز بہ ز راستئی فِتنہ انگیز''۔ بیت

ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید　　حَیف باشد کہ جز نِکو گوید!

ایں نصیحت بر طاقِ ایوانِ فریدون نوشتہ بود۔

نظم

جہاں اے برادر! نماند بکس　　دل اندر جہاں آفرین بند وبس

مکن تکیہ بر مُلکِ دنیا وپُشت　　کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کُشت

چو آہنگِ رفتن کند جانِ پاک　　چہ بر تخت مردن چہ برروئے خاک

حکایت (۲)

ملک زادۂ را شنیدم کہ کو تاہ بود وحقیر۔ودیگر برادرانش بلند وخو بروی۔ پدر بارے بکراہیت واستحقار دروے نظر ہمیکرد۔وپسر بفراست واستبصار دریافت۔وگفت اے پدر! کوتاہِ خردمند بہ کہ از نادان بلند ونہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔اَلشَّاۃُ نَظِیفَۃٌ وَالفِیلُ جِیفَۃٌ۔ شعر ؎

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌوَّاِنَّہٗ لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْ راً وَّمَنْزِلاً

آں شنیدی کہ لاغر دانا ! گفت باری بابلہی فربہ

اسپ تازی اگر ضعیف بود ہمچناں از طویلۂ خربہ

پدر بخندید،ارکان دولت بہ پسندیدند وبرادراں بجاں برنجیدند۔

رباعی

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب وہنرش نہفتہ باشد

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

شنیدم کہ ملک را دراں مدّت دشمنِ صعب روئے نمود۔چوں لشکراز ہر دوطرف روئی در ہم آوردند وقصدِ مُبارزت کردند۔اول کسیکہ بمیداں درآمد آں پسر بودوگفت۔

قطعہ ؎

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من آں منم کاندرمیانِ خاک وخون بینی سری

کانکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی میکند روزِ میداں وآنکہ بگریزد بخونِ لشکری

ایں بگفت وبر سپاہِ دشمن زد۔وتنی چند مردانِ کاری رابکشت۔چوں پیشِ پدر بازآمد، زمینِ خدمت ببوسید۔ وگفت۔ ؎

اَیکہ شخصِ منت حقیر نمود تادرشتی ہُنَر نہ پنداری

اسپ لاغرِ میاں بکار آید روزِ میدان نہ گاوِ پرواری

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بسیار بودوایناں اندک۔وجماعتی آہنگِ گریز کردند۔پسر نعرہ

بزد و گفت، ای مردان! بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید، سواران رابگفتنِ او تہوّر زیادت گشت و بیک بار حملہ کردند۔ شنیدم ہمد رآں روز بر دشمن ظفر یافتند۔ پدر سر و چشمش بوسید و در کنار گرفت و ہر روز نظر بیش کر د تا ولی عہدِ خویش کرد۔ برادرانش حسد بردند و زہر در طعامش کردند۔ خواہرش از غرفہ بدید و دریچہ برہم زد۔ پسر بفراست دریافت۔ دست از طعام باز کشید۔ وگفت محال است کہ ہنرمندان بمیرند و بی ہنراں جائے ایشاں بگیرند۔

بیت

کس نیاید بزیر سایۂ بُوم ور ہُما از جہاں شود معدوم

پدررا ازیں حال آگہی دادند۔ برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد۔ پس ہر یکی را از اطراف بلاد حصۂ مَرضِی مُعیَّن کرد تا فتنہ فرونشست و نزاع برخاست۔ کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔

قطعہ

نیم نانے گر خورد مردِ خدا بذلِ درویشاں کند نیمی دِگر

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ ہمچناں در بندِ اِقلیمے دِگر

حکایت (۴)

طائفۂ دُزدانِ عرب برسرِ کوہی نشستہ بودند و مَنفذِ کاروان بستہ و رعیّتِ بلداں از مکاید ایشاں مرعوب و لشکرِ سلطان مغلوب۔ بحکم آنکہ مَلاذِی منیع از قلۂ کوہی گرفتہ بودند و مَلجای و مَاوٰی خود کردند۔ مُدبّرانِ ممالکِ آنطرف در دفعِ مَضرّتِ ایشاں مشاورت کردند کہ اگر ایں طائفہ ہمبریں نَسَق روزگارے مُداومت نماید، مُقاومت ممتنع گردد۔

نظم

درختیکہ اکنوں گرفت ست پائے بہ نیروئے شخصے برآید زجائی

وگر ہمچناں روزگارے ہلی! بگردونش از بیخ بر نکسلی!

سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل چو پُرشد نشاید گزشتن بہ پیل

سخن بریں مقرر شد کہ یکی را بہ تجسّسِ ایشاں برگماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تاوقتیکہ

برسرِ قومے رانده بودند و مقام خالی مانده تنے چند مردانِ واقعه دیده، جنگ آزموده رابفرستادند
را تا در شِعبِ جبل پنہاں شدند۔ شبانگاہی کہ دُزداں باز آمدند، سفر کرده و غارت آورده۔
سَلاح از تن بکشادند و رَختِ غنیمت بنہادند۔ نخستین دُشمنی کہ برسرِ ایشاں تاخت آورد، خواب
بُود۔ چندانکہ پاسے از شب گزشت۔ بیت

قُرصِ خُورشید در سیاہی شد یونسؑ اندر دہانِ ماہی شد

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند و دستِ یگان یگان برکتف بستند۔ بامداداں بدرگاہِ
ملِک حاضر آوردند۔ ہمہ را بکُشتن فرمود۔ اتفاقاً دراں میاں جوانے بود کہ میوۂ عُنفُوانِ
شَبابش نَو رسیده و سبزۂ گلستانِ عذارش نو دمیده۔ یکے از وزیراں پائے تختِ ملِک رابوسہ داد
وروئی شفاعت برزمین نہاد۔ وگفت، ایں پسر ہچناں از باغ زندگانی برنخورده است ۔ واز
رَیعانِ جوانی تمتُّع نیافتہ۔ توقّع بکرمِ و اخلاقِ خداوندی آنست کہ بہ بخشیدنِ خونِ او بر بنده
مِنت نہی۔ ملک روئی ازیں سخن درہم آورد۔ وموافقِ رائے بلندش نیامد۔ وگفت۔

بیت

پَرَ تو نیکاں نگیرد ہر کہ بُنیادش بدست تربیت نااہل راچوں گردگان برگنبدست

نسل و بنیادِ ایناں مُنقطع کردن اولی تر ست کہ آتش کُشتن وَاخگر گذاشتن وافعی
کُشتن و بچہ اش نگہداشتن کارِ خردمنداں نیست۔

قطعہ

ابر گر آبِ زندگی بارد ہرگز از شاخِ بید برنخوری
با فرومایہ روزگار مبر کز نئے بُوریا شکر نخوری

وزیر ایں سخن بشنید ۔ وطوعاً وکرھاً بہ پسندید و برحُسنِ رائی مِلک آفریں خواند۔
وگفت، آنچہ خداوند۔ دَامَ مُلکُہٗ ۔ فرمود عین صوابست ومسئلہِ بیجواب۔ کہ اگر درصحبتِ آں
بداں تربیت یافتے طِینَتِ ایشاں گرفتے ویکے از ایشاں شُدے۔ اَمّا بنده امیدوار است کہ
بصحبتِ صالحاں تربیت پزیرد وخوئی خردمنداں گیرد۔ کہ ہنوز طفل است وسیرتِ بغی وعناد

آں قوے در نہادِ او متمکن نشدہ۔ چنانکہ در حدیث است کہ۔ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ۔

قطعہ ؎

پسرِ نوحؑ بابداں بنشست　　خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحاب کہف روزی چند　　پئے نیکاں گرفت مردم شد

ایں بگفت وطائفہ از ندمائے ملک با او بشفاعت یار شدند تا ملک از سرِ خونِ او در گزشت۔ وگفت بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم۔

نظم ؎

دانی کہ چہ گفت زال بارستم گُرد　　دشمن نتواں حقیر وبیچارہ شمرد
دیدم بسے کہ آب زسرِ چشمہ خُرد　　چوں بیشتر آمد شتر وبار ببرد

فی الجملہ پسر را بناز ونعمت برآوردند واستادِ ادیب را بہ تربیتِ اونصب کردند تا حُسنِ خِطاب وردِّ جواب وآدابِ خدمتِ مُلوکش درآموختند۔ ودرنظرِ ہمگناں پسند آمد۔ بارے وزیر از شمائلِ او در حضرتِ سلطان شمّہ میگفت کہ تربیتِ عاقلاں درواثر کردہ است وجہلِ قدیم از جبلّتِ او بدر بردہ۔ ملک را ازیں سخن تبسم آمد۔ وگفت۔

بیت ؎

عاقبتِ گرگ زادہ گرگ شود　　گرچہ با آدمی بزرگ شود

سال دو بریں برآمد۔ طائفہِ اوُباشِ محلّت دروپیوستند وعقدِ مُرافقت بستند تا بوقتِ فرصت وزیر راوہردو پسرش رابکشت ونعمتِ بیقیاس برداشت ودرمغارہ دزداں بجائے پدر بنشست وعاصی شد۔ ملک دستِ تحسّر بدنداں گرفت۔ وگفت۔

قطعہ ؎

شمشیرِ نیک زآہنِ بدچوں کُند کسے؟　　نارکس بتربیّت نشود اے حکیم! کس
باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست　　در باغ لالہ روید در شورہ بُوم خس

زمینِ شور سنبل برنیارد درو تخمِ عمل ضائع مگرداں
نکوئی بابداں کردن چناں است که بد کردن بجائے نیک مرداں

حکایت (۴)

سرہنگ زادہ را دیدم بردرِ سرائے اُغلمش کہ عقل وکیاستے وفہم وفراست زائد الوصف داشت۔ ہم از عہدِ خُردی آثارِ بزرگی در ناصیہ او پیدا۔

فرد

بالائی سرش ز ہوشمندی می تافت ستارۂ بلندی

فی الجملہ مقبولِ نظرِ سلطان آمد کہ جمالِ صورت وکمالِ معنیٰ داشت۔ وخردمندان گفتہ اند کہ، تونگری بدل است نہ بمال، وبزرگی بعقل است نہ بسال۔ اَبنائے جنسِ او برمنصبِ او حسد می بردند وبخیانتی مُتّہم کردند ودر کُشتنِ او سعی بی فائدہ نمودند

ع دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست

ملک پرسید کہ مُوجبِ خَصمیِ ایشاں درحقِ تو چیست؟ گفت در سایۂ دولتِ خداوندی۔ دام ملکہ۔ ہمگناں را راضی کردم مگر حسوداں را کہ راضی نمیشوند الاّ بزوالِ نعمت من۔ ودولت واقبالِ خداوندی باقی باد۔

قطعہ

توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے حسود راچہ کنم؟ کوز خود برنج درست
بمیر تا برہی اے حسود! کیں رنجیست کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست

قطعہ

شور بختاں بآرزو خواہند مُقبلاں را زوالِ نعمت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپّرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشمِ چناں کوُر بہتر کہ آفتاب سیاہ

حکایت (۵)

بادشاہے باغلامے عجمی در کشتی نشست وغلام دیگر دریا راندیدہ بود ومحنت کشتی

نیاز مودہ۔ گریہ وزاری آغاز نہادہ ولرزہ براندامش افتاد۔ ملک راعیش ازو منغّص بُود کہ طبعِ نازک راتحملِ اَمثالِ ایں صورت نہ بندد۔ وچارہ ندانستند۔ حکیمی درآں کشتی بود۔ ملک راگفت کہ اگر فرمانذہی من اورا بطریقے خاموش گردانم۔ گفت غایت لطف وکرم باشد۔ بفرمودتا غلام رابدریا انداختند وچندنوبت غوطہ خوردوازاں پس مُویش گرفتند وپیشِ کشتی آوردند وبدو دست درسُکّانِ کشتی آو یختند۔ چوں برآمدبگوشہ بنشست وقرار یافت۔ ملک راعجب آمد۔ پرسید کہ چہ حکمت بود؟ گفت ازاول محنتِ غرق شدن ندیدہ بود وقدرسلامتِ کشتی ندانستہ۔ وہمچنیں قدرِعافیت آنکسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔

قطعہ

اے سیر ترانانِ جویں خوش ننماید　　　معشوقِ منست آنکہ بنزدیک تو زشت است

حُورانِ بہشتی را دوزخ بود اَعراف　　　ازدوزخیاں پُرس کہ اَعراف بہشت است

فرد

فرق است میاں آنکہ یارش دربر　　　باآنکہ دو چشمِ انتظارش بردر

حکایت(۶)

ہُرمُز راگفتند ازویران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی؟ گفت گناہے معلوم نکردم۔ ولیکن بیقین دانستم کہ مَہابتِ مَن دردلِ ایشاں بیکراں است وبرعہدِ من اعتقادِ کُلی ندارند۔ ترسم کہ ازبیمِ گزندخویش آہنگِ ہلاکِ من کنند۔ پس قولِ حکمارا کاربستم کہ گفتہ اند۔

قطعہ

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم　　　وگر باچُنو صد برآئی بجنگ

ازاں مار برپائے راعی زند　　　کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ

نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود　　　برآرد بچنگال چشمِ پلنگ

حکایت(۷)

بربالینِ تُربتِ یحییٰ پیغمبرعلیہ السلام معتکِف بودم جامع دِمشق کہ یکے ازملوکِ عرب کہ

به بے انصافی منسوب بود۔ درآمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست۔

بیت ؎

درویش و غنی بندۂ ایں خاک در اند | وآنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند

آنگاہ مرا گفت از انجا کہ ہمّتِ درویشاں ست و صِدقِ معاملہ ایشاں خاطری ہمراہِ من کنید کہ از دشمنِ صعب اندیشناکم۔ گفتمش بر رعیتِ ضعیف رحمت کن تا از دشمنِ قوی زحمت نہ بینی۔

نظم ؎

بباز وانِ توانا و قوتِ سر دست | خطاست پنجۂ مسکینِ ناتواں بشکست
نترسد آنکہ بر افتادگاں نہ بخشاید | کہ گر ز پائی در آید کسش نگیرد دست
ہر آنکہ تخمِ بدی کِشت و چشمِ نیکی داشت | دماغِ بیہدہ پُخت و خیالِ باطل بست
زگوش پنبہ بروں آرو داد خلق بدہ | وگر تو می ندہی داد روز دادے ہست

مثنوی ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگراند | کہ در آفرینش زِ یک جوہر اند
چو عُضوے بدرد آورد روزگار | دِگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنتِ دیگراں بیغمی | نشاید کہ نامت نہند آدمی

حکایت (۸)

درویشے مُستجابُ الدّعوات در بغداد پدید آمد۔ حجّاج بن یُوسف را خبر کردند۔ بخواندش و گفت دعائے خیرے بر من کُن۔ گفت خدایا جانش بِستان۔ گفت از بہر خدا اینچہ دعا است؟ گفت ایں دعائے خیر است ترا و جملہ مسلمانانرا۔

مثنوی ؎

اے زبردست زیردستِ آزار | گرم تا کَے بِماند ایں بازار
بچِہ کار آیدت جہانداری | مُردنت بہ کہ مردم آزاری

حکایت (۹)

یکے از ملوکِ بے انصاف پارسائے را پرسید کہ کدام عبادت فاضل تر است؟ گفت ترا خوابِ نیمروز تا در آں یک نفس خلق رانیازاری۔

قطعہ

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز — گفتم ایں فتنہ است خوابش بُردہ بہ
و آنکہ خوابش بہتر از بیداریست — آنچناں بدزندگانی مُردہ بہ

حکایت (۱۰)

یکے از وُزراء معزول شدہ بحلقہء درویشاں در آمد۔ و برکتِ صحبتِ ایشاں در وے سرایت کرد۔ و جمعیّت خاطرش دست داد۔ ملک بارِ دگر با و دل خوش کرد و عَمَل فرمود۔ قبولش نیامد۔ وگفت معزولی بہ کہ مشغولی۔

رباعی

آنانکہ بکُنجِ عافیت بنشستند — دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند — واز دست و زبان حرف گیراں رستند

ملک گفت ہر آئینہ مرا خردمندِ کافی باید کہ تدبیرِ مُملکت رابشاید۔ گفت نشانِ خردمندِ کافی آنست کہ بچنیں کارہا تن درندہد۔

بیت

ہُمای برسرِ مُرغاں ازاں شرف دارد — کہ اُستخوان خورد و جانورے نیازارد

حکایت (۱۱)

سیاہ گوش راگفتند۔ ترا ملازمتِ شیر بچہ وجہ اختیار افتاد؟ گفت تا فضلۂ صیدش میخورم واز شرِّ دشمناں در پناہِ صولتش زندگانی میکنم۔ گفتندش۔ اکنوں کہ بظلِ حمایتش درآمدی۔ وبشکر نعمتش اعتراف کردی۔ چرا نزدیک ترنیائی؟ تا بحلقۂ خاصانت درآرد۔ واز بندگان مخلصت شمارد۔ گفت از بطشِ وی ہمچناں ایمن نیستم۔

بیت ؎

اگر صد سال گبر آتش فروزد　　چوں یکدم درو افتد بسوزد

افتد کہ ندیمِ حضرتِ سلطان را زر بیاید و باشد کہ سر برود و حکماء گفتہ اند۔ از تلوّنِ طبعِ پادشاہاں پُر حذر باید بودن۔ کہ وقتے بسلامے برنجند و دیگر وقت بُد شنامے خِلعت دہند۔ و گفتہ اند ظرافتِ بسیار ہنرِ ندیمان است و عیبِ حکیماں۔

بیت ؎

تو بر سرِ قدرِ خویشتن باش ووقار　　بازیٔ و ظرافت بہ ندیمان بگذار

حکایت (۱۲)

تنے چند از روندگان در صحبت من بودند۔ ظاہرِ ایشاں بصلاح آراستہ۔ و یکے را از بزرگاں در حق ایں طائفہ حُسنِ ظنِ بلیغ بود۔ و اِدرارے معیّن کردہ۔ تا یکے از ایشاں حرکتے کرد کہ مناسب حال دروِیشاں نبود۔ ظنِ آں شخص فاسِد شد و بازار ایشاں کاسِد۔ خواستم تا بطریقے کِفاف یاراں مستخلص گردانم۔ آہنگِ خدمتش کردم در بانم رہا نکرد و جفا کرد۔ معذورش داشتم کہ لطیفاں گفتہ اند۔

قطعہ ؎

درِ میر ووزیر وسلطان را　　بوسیلت مگرد　　پیرُامن!

سگ و دربان چوں یافتند غریب　　ایں گریبانش گیرد وآں دامن

چندانکہ مقرّبانِ حضرتِ آں بزرگ بر حال من وقوف یافتند۔ و باکرام درآوردند و برتر مقامے معیّن کردند۔ اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم۔

بیت ؎

بگذار کہ بندۂ کمینم　　تادر صفِ بندگاں نشینم

گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن است۔　　بیت ؎

گر بر سروچشم من نشینی　　نازت بکشم کہ ناز نینی!

فی الجملہ بنشستم واز ہر دری سخن پیوستم تا حدیثِ زلّتِ یاراں درمیان آمد۔ وگفتم۔

قطعہ ؎

چہ جرم دید خداوند سابق الانعام — کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد

خدا یراست مُسلَّم بزرگواری وحلم — کہ جُرم بیند ونان برقرار میدارد

حاکم ایں سخن راعظیم بہ پسندید۔ واسبابِ معاشِ یاراں فرمود تا باز برقاعدۂ ماضی مہیا دارند ومؤنتِ ایامِ تعطیل وفا کنند۔ شکرِ نعمت بگفتم وزمینِ خدمت بوسیدم وعذرِ جسارت بخواستم وگفتم۔ قطعہ ؎

چو کعبہ قبلۂ حاجت شد از دیارِ بعید — روند خَلق بدیدارش از بسے فرسنگ

ترا تحملِ امثالِ ما بباید کرد — کہ ہیچکس نزند بر درختِ بے بر سنگ

حکایت (۱۳)

آوردہ اند کہ نوشیرواں عادل را در شکار گاہے صیدے کباب میکردند ونمک نبود۔ غلامی را بروستا دوانیدند تا نمک آرد۔ نوشیروان گفت بقیمت بستاں! تا بدرسمے نگردد ودِہ خراب نہ شود۔ گفتند ازیں قدر چہ خلل زاید؟ گفت بنیادِ ظلم اندر جہاں اول اندک بودہ است۔ وہر کس کہ آمد برآں مزید کردہ تا بدیں غایت رسیدہ۔

قطعہ ؎

اگر زباغِ رعیّت مِلک خورد سیبے — برآورند غلامانِ اودرخت از بیخ

بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روادارد — زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

حکایت (۱۴)

یکے از ملوک عرب شنیدم کہ بامتعلقانِ دیوان میگفت کہ مرسومِ فلاں راچندانکہ ہست مُضاعَف کنید! کہ ملازم درگاہ است۔ ومترصّدِ فرماں۔ ودیگر خدمتگاران بلہو ولعب مشغول ودرادائی خدمت متہاون۔ صاحبدلے بشنید فریاد وخروش ازنہادش برآمد۔ پرسیدندش کہ چہ دیدی؟ گفت مراتب بندگان بدرگاہ خدائے تعالےٰ ہمیں مثال دارد۔

بیت ؎

دو بامدادگر آید کسی بخدمتِ شاہ　　　سوم ہر آئینہ دروی کند بلطف نگاہ

قطعہ ؎

مہتری درقبولِ فرمان ست　　　ترکِ فرماں دلیلِ حرمان ست

ہرکہ سیمائے راستاں دارد　　　سرِ خدمت برآستاں دارد

حکایت (۱۵)

درویشے مجرّد بگوشہ صحراء نشستہ بود۔ بادشاہے بروے بگزشت۔ درویش از انجا کہ فراغِ ملکِ قناعت است۔ بدو التفات نکرد۔ سلطان از انجا کہ سطوتِ سلطنت است برنجید و گفت ایں طائفہ خرقہ پوشاں امثالِ بہائم اند واہلیّت وآدمیّت ندارند۔ وزیر نزدیکش آمد وگفت اے درویش! سلطانِ روئے زمین برتو گذر کرد۔ خدمتے نکردی وشرائط آداب بجانیاوردی۔ گفت سلطان را بگوی! تا توقعِ خدمت از کسی دارد کہ توقع بنعمت او دارد۔ ودیگر بدانکہ ملوک از بہرِ پاسِ رعیت اند نہ رعیت از بہرِ طاعتِ ملوک۔

قطعہ ؎

پادشاہ پاسبان درویش است　　　گرچہ رامش بفرّ دولتِ اوست

گوسپند از برائے چوپان نیست　　　بلکہ چوپان برائے خدمتِ اوست

قطعہ ؎

گر یکے را تو کامران بینی　　　دیگرے را دل از مجاہدہ ریش

روز کے چند باش تابخورد　　　خاک، مغزِ سر خیال اندیش

فرقِ شاہی وبندگی برخاست　　　چوں قضائے بنشتہ آمد پیش

گرکسے خاکِ مردہ باز کند　　　نشناسد تونگر از درویش

ملک راگفتن درویش استوار آمد وگفت از من چیزے بخواہ! گفت آں ہمی خواہم کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی۔ گفت مرا پندے دہ! گفت۔

بیت ؎

دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست کیں دولت وملک میرود دست بدست

حکایت (۱۶)

یکے از وزرا پیش ذُوالنُّون مصریؒ رفت وہمّت خواست کہ روز وشب بخدمتِ سلطان مشغول میباشم وبخیرش امیدوار از عقوبتش ترساں۔ ذوالنونؒ بگریست وگفت اگر من خدائے عزوجل راچنیں پرستیدمے کہ تو سلطان راازجملہ صدّیقاں بودمی۔

قطعہ ؎

گر نبودے امیدِ راحت و رنج پائے درویش بر فلک بودے

گر وزیر از خدا بترسیدے ہمچناں کز ملِک ملَک بودے

حکایت (۱۷)

پادشاہے بکشتنِ بیگناہے اشارت کرد۔ گفت اے ملِک! موجبِ خشمیکہ ترا برمن است۔ آزارِ خودمجوی کہ ایں عقوبت برمن بیک نَفَس سرآید وبزہِ آں برتو جاوِید ماند۔

قطعہ ؎

دورانِ بقا چو بادِ صحراء بگذشت تلخی وخوشی وزشت وزیبا بگذشت

پنداشت ستمگرکہ جفا برما کرد برگردنِ او بماند و بر ما بگذشت

ملِک رانصیحتِ اوسُودمند آمد وازسرِ خونِ اودرگذشت۔

حکایت (۱۸)

وزرائے نوشیروان درمہمّی از مصالح مملکت اندیشہ ہمیکردند ہریک ازیشاں دِگرگونہ رائے ہمی زدوملِک ہمچنیں تدبیرے اندیشہ کرد۔ بزرجمہر کہ رائے ملک اختیار آمد۔ وزیرانش در نہانش گفتند۔ رائے ملک راچہ مزیّت دیدی برفکرِ چندیں؟ حکیم گفت بموجب آنکہ انجامِ کار معلوم نیست ورائے ہمگناں درمشیّت است کہ صواب آید یا خطا۔ پس موافق رائے مِلک اولیٰ تراست تااگرخلافِ صواب آید بعلّتِ متابعت ازمعاتبت ایمن باشم۔ کہ گفتہ اند۔

مثنوی ؎

خلافِ رائ سلطان رائ جُستن　　بخونِ خویش باشد دست شستن
اگر شہ روز را گوید شب ست ایں　　بباید گفت اینک ماہ و پروین

حکایت(۱۹)

یکے از پسرانِ ہارون الرشید پیشِ پدر آمد، خشم آلودہ کہ مرا فلان سرہنگ زادہ دشنامِ مادر داد۔ ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت جزائے چنیں کسی چہ باشد؟ یکے اشارت بکشتن کرد و یکے بزبان بریدن۔ ودیگرے بمُصادرت ونفی۔ ہارون گفت، اے پسر! کرم آنست کہ عفو کنی واگر نتوانی تو نیزش دشنام مادر دِہ چندانکہ از حد درنگذرد۔ پس آنگہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعویٰ از قِبل خصم۔

قطعہ ؎

نہ مرد ست آن بنزدیکِ خردمند　　کہ باپیلِ دَماں پیکار جوید
بلی مرد آنکس است از روئے تحقیق　　کہ چو خشم آیدش باطل نگوید

حکایت(۲۰)

دو برادر بودند۔ یکے خدمتِ سلطان کردے ودیگرے بسعی بازو نان خوردے۔ بارے ایں توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نکنی؟ تا از مشقتِ کار کردن برہی۔ گفت تو چرا کار نکنی؟ تا از مذلتِ خدمت رُستگاری یابی کہ خردمنداں گفتہ اند۔ کہ نانِ جَو خوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زرّیں بستن و بہ خدمت ایستادن۔

بیت ؎

بدست آہک تفتہ کردن خمیر　　بہ از دست برسینہ پیشِ امیر

قطعہ ؎

عمرِ گرانمایہ دریں صرف شد　　تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا
اے شکم خیرہ بنانے بساز　　تا نکنی پشت بخدمت دوتا

حکایت (۲۱)

کسے مژدہ پیشِ نوشیروان عادل بُرد۔ وگفت شنیدم کہ فلان دشمن ترا خدائے تعالیٰ برداشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا فروخواہد گذاشت۔

بیت ؎

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست　　کہ زندگانی ما نیز جاوِدانی نیست

حکایت (۲۲)

گروہے از حکماء در بارگاہِ کسریٰ بمصلحتے درسخن ہمیگفتند۔ و بزرجمہر کہ مہترِ ایشاں بود، خاموش بود۔ سوال کردندش کہ باما دریں بحث چرا سخن نگوئی؟ گفت وزیراں برمثالِ اطباء اند وطبیب دارو ندہد مگر بسقیم۔ پس چوں بینم کہ رائ شما برصواب است۔ مرا برسرِ آں سخن گفتن حکمت نباشد۔

مثنوی ؎

چوکاری بی فضولِ من برآید　　مرا دروے سخن گفتن نشاید
وگر بینم کہ نابینا و چاہ است　　اگرخاموش بنشینم گناہ است

حکایت (۲۳)

ہارون الرشید راچون مُلکِ مصر مسلّم شد۔ گفت بخلاف آں طاغی، کہ بغرورِ ملکِ مصر دعوئ خدائی کرد، نہ بخشم ایں مُلک را الّا بخسیس ترینِ بندگانِ خود۔ سیاہے داشت، خصیب نام، مُلکِ مصر بوے ارزانی داشت۔ آوردہ اند کہ عقل ودِرایت او تا بحدّی بود کہ طائفہ حُراثِ مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم برکنارِ نیل۔ باراں بیوقت آمد۔ جملہ تلف شد۔ گفت پشم بائستے کاشتن تا تلف نشدے۔ حکیمے بشنید، بخندید وگفت۔

مثنوی ؎

اگرروزی بدانش بر فزودے　　زناداں تنگ تر روزی نبودے
بناداں آنچناں روزی رساند　　کہ دانا اندر آں حیراں بماند

بخت ودولت بکاردانی نیست جز بتائیدِ آسمانی نیست
کیمیا گر بغصہ مردہ ورنج ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج
اوفتادست درجہاں بسیار بے تمیز ارجمند وعاقل خوار

حکایت(۲۴)

یکے از بزرگاں گفت پاسائے را۔ چہ گوئی درحقِ فلاں عابد کہ دیگراں درحقِ وے بطعنہ سخنہا گفتہ اند۔ گفت برظاہرش عیب نمی بینم ودر باطنش غیب نمی دانم۔

قطعہ ؎

ہرکہ جامۂ پارسائی پارسا دان و نیکمرد انگار
ورندانی کہ درنہانش چیست محتسب رادرون خانہ چہ کار؟

حکایت(۲۵)

درویشے رادیدم کہ سربرآستان کعبہ میمالیدومی نالید کہ یاغفورویارحیم! تو دانی ازظلوم وجہول چہ آید۔

قطعہ ؎

عذرِ تقصیرِ خدمت آوردم کہ ندارم بطاعت استظہار
عاصیاں از گنہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار

عابداں جزائے طاعت خواہند وبازرگاناں بہائے بضاعت۔ من بندہ امید آوردہ ام، نہ طاعت، بدریُوزہ آمدم نہ بتجارت۔ اِصۡنَعۡ بِیۡ مَااَنۡتَ اَهۡلُهٗ(اِصۡنَعۡ بِنَامَااَنۡتَ اَهۡلُهٗ وَلَا تَفۡعَلۡ بِنَا مَانَحۡنُ بِاَهۡلِهٖ۔)

بیت ؎

گرکشی ورجرم بخشی روئے وسربرآستانم بندہ رافرماں نباشد ہرچہ فرمائی برآنم
بردرِ کعبہ سائلے دیدم کہ ہمیگفت ومیگریستے خوش
می نگویم کہ طاعتم بپذیر قلمِ عفو بر گناہم کش

حکایت (۲۶)

عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ را دیدند در حرمِ کعبہ روی بر حصا نہادہ بود و میگفت ای خداوند! بہ بخشائی و اگر مستوجبِ عقوبتم مرا در روزِ قیامت نا بینا برانگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم۔ قطعہ ؎

روی برخاکِ عجز میگویم ہر سحر گاہ کہ بادی آید
اَیکہ ہرگز فراموشت نکم ہیچت از بندہ یادی آید

حکایت (۲۷)

دزدی بخانہ پارسائی در آمد۔ چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت۔ دلتنگ شد۔ پارسا را خبر شد، گلیمے کہ بر آں خفتہ بود در راہِ دُزد انداخت تا محروم نشود۔

قطعہ ؎

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا دلِ دشمناں ہم نکردند تنگ
تُرا کئے میسّر شود ایں مقام کہ بادوستانت خلافست وجنگ

مودّتِ اہل صفا چہ در روئے چہ در قفا۔ نہ چناں کز پست عیب گیرند و در پیشت میرند۔

فرد ؎

در برابر چو گو سفند سلیم در قفا ہیچو گرگِ مردم در

فرد ؎

ہر کہ عیب دگراں پیشِ تو آورد وشمرد بیگماں عیب تو پیشِ دگراں خواہد برد

حکایت (۲۸)

زاہدی مہمان پادشاہی بود۔ چوں بطعام بنشستند کمتر ازاں خورد کہ ارادتِ او بود۔ چوں بنماز برخواستند بیشتر ازاں کرد کہ عادتِ او بود۔ تا ظنِ صَلاح در حقِ وے زیادت کنند۔

بیت ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی! کایں راہ کہ تو میروی بترکستان ست

چوں بمقامِ خود آمد۔ سُفرہ خواست تا تناول کند۔ پسرے داشت، صاحبِ فراست۔ گفت ای پدر! بدعوتِ سلطان بودی طعام نخوردی! گفت درنظرِ ایشاں چیزی نخوردم کہ بکار آید۔ گفت، نماز راہم قضا کُن کہ چیزی نکردی کہ بکار آید۔

قطعہ ؎

ای ہُنر ہا نہادہ برکفِ دست   عیب ہارا نہُفتہ زیرِ بغل
تاچہ خواہی خریدن اے مغرور   روزِ در ماندگی بسیمِ دغل

حکایت (۲۹)

یاد دارم درایامِ طفولیّت متعبّد بودم وشب خیز ومُولعِ زہد وپرہیز۔ تاشبے در خدمت پدررحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم وہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ۔ ومصحفِ عزیز درکنار گرفتہ۔ وطائفہ گرد ماخفتہ۔ پدر را گفتم ازیں جماعت یکے سر برنمیبر دارد کہ دوگانہ بگذارد۔ چناں خوابِ غفلت بردہ اند کہ تو گوئی کہ نخفتہ اند کہ مردہ اند۔ گفت جان پدر! اگر تو نیز بخفتی ازاں بہ کہ در پوستینِ خلق اُفتی۔

قطعہ ؎

نہ بیند مدّعی جُز خویشتن را   کہ دارد پردۂ پندار در پیش
گرت چشمِ خدابینی بہ بخشند   نہ بینی ہیچکس عاجز تراز خویش

حکایت (۳۰)

یکے راازبزرگاں بہ محفلے ہمی ستودند ودراوصافِ جمیلش مبالغہ ہمیکردند۔ سر برآورد وگفت من آنم کہ من دانم۔ شعر ؎

كُفِيتُ اَذٰى يَامَنْ يَعُدُّمَحَاسِنِىْ   عَلَانِيَتِىْ هٰذَاوَلَمْ تَدْرِبَاطِنِىْ

قطعہ ؎

شخصم بچشمِ عالَمیان خوب منظراست   واز خُبثِ باطنم سرِ خجلت نہادہ پیش
طاؤس را بہ نقش ونگار یکہ ہست خلق   تحسین کنندواوخجل از زشت پائے خویش

حکایت (۳۱)

یکے از صلحائی کوہ لُبنان کہ مقاماتِ او در دیارِ عرب مذکور بود و کراماتِ او مشہور۔ بجامعِ دِمشق درآمد۔ بر کنارِ برکہ کِلاسہ طہارت ہمی بساخت۔ پایش بلغزید و بحوض در افتاد و بمشقتِ بسیار ازاں جائیگہ خلاص یافت۔ چوں از نماز پر داختند۔ یکے از جملہ اصحاب گفت مرا مشکلے ہست۔ اگر اجازتِ پرسیدن ست۔ گفت آں چیست؟ گفت یاد دارم کہ شیخ بر روئ دریائے مغرب برفت قدمش تر نہ شد۔ امروز چہ حالت بود کہ دریں قامتے آب از ہلاک چیزے نماند۔ شیخ دریں فکرت زمانے فرورفت۔ پس از تاملِ بسیار سر برآورد و گفت نشنیدہٗ کہ سیدِ عالم ﷺ گفت لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَانَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔ ونگفت علی الدوام۔ وقتیکہ چنیں فرمود بجبرائیل و میکائیل نپرداختے۔ ودیگر وقت با حفصہؓ و زینبؓ درساختے۔ مُشَاھَدَۃُ الْاَبْرَارِ بَیْنَ التَّجَلِّیْ وَالْاِسْتِتَارِ۔ می نمایند و می ربایند۔

بیت ؎

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی | بازارِ خویش و آتشِ ما تیز میکنی

قطعہ ؎

اُشَاھِدُ مَنْ اَھْوٰی بِغَیْرِ وَسِیْلَۃٍ | فَیُلْحِقُنِیْ شَاْنٌ اَضَلُّ طَرِیْقاً
یُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ یُطْفِیْ بِرَشَّۃٍ | لِذَاکَ تَرَانِیْ مُحْرَقًا وَّغَرِیْقاً

نظم ؎

یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند | کہ ای روشن گہر پیرِ خردمند
زمصرش بوئ پیراہن شنیدی | چرا در چاہِ کنعانش ندیدی
بگفت احوالِ ما برقِ جہاں ست | دمی پیدا ودیگردم نہاں ست
گہے بر طارَمِ اعلیٰ نشینم | گہے بر پُشتِ پائ خود نہ بینم
اگر درویش برحالے بماندے | سرِ دست از دوعالم برفشاندے

حکایت (۳۲)

پارسائے را دیدم کہ بر کنارِ دریا زخم پلنگ داشت و بہیچ دارو بہ نمی شد۔ مُدّتہا در آں رنجور بود و شکر خدائے عزّ وجلّ علی الدوام گفتے۔ پرسیدندش کہ شکر چہ میگوئی۔ گفت شکر آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بہ معصیتے۔

قطعہ

اگر زارم بکشتن دہد آں یارِ عزیز   تانگویم کہ درآن دم غمِ جانم باشد

گویم از بندۂ مسکین چہ گنہ صادر شد   کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد

یعنی مردانِ خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند۔ نہ بینی کہ یوسف صدّیق علیہ السلام درآنحالت چہ گفت۔ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ۔ (آیۃ)

حکایت (۳۳)

یکے از پادشاہاں پارسائی را دید۔ وگفت ہیچت از ما یاد می آید؟ گفت بلی وقتیکہ خدائے را فراموش میکنم۔

بیت

ہر سُو دَوَدُ آنکس زِدرِ خویش بُراند   وآن را کہ بخواند بدرِ کس ندواند

حکایت (۳۴)

یکے از صالحان بخواب دید پادشاہی را در بہشت و پارسائے را در دوزخ۔ پرسید کہ موجبِ درجاتِ ایں چیست؟ وسببِ درکاتِ آں چہ؟ کہ مردم بخلافِ آں می پنداشتند۔ ندا آمد کہ ایں بادشاہ بارادتِ درویشاں در بہشت است وآں پارسا بتقربِ پادشاہاں در دوزخ۔

قطعہ

دَلقت بچہ کار آید وتسبیح ومُرقع   خود را از عملہائے نکوہیدہ بری دار

حاجت بکلاہِ بَرکی داشتنت نیست   درویش صِفت باش وکُلاہ تتری دار

حکایت (۳۵)

عابدے را حکایت را کنند کہ بشب دہ مَن بخوردے وتا سحر ختمے بکردے۔ صاحبدلے

بشنید وگفت اگر نیمہ نان بخوردے وبخفتے ازیں فاضلتر بودے۔

قطعہ ؎

اندرون از طعام خالی دار | تادرو نور معرفت بینی
تہی از حکمتے بعلت آن | کہ پُری از طعام تابینی

حکایت (۳۶)

پیش یکے از مشائخِ کبار گلہ کردم کہ فلاں در حقِ من بفساد گواہی دادہ است۔ گفت بصلاحش خجل کن۔

رباعی ؎

تو نیکو روشِ باش تابد سگال | بہ نقصِ تو گفتن نیابد مجال
چوآہنگِ بربط بود مستقیم | کی از دستِ مطرب خورد گوشمال

حکایت (۳۷)

یکے راازمشائخِ شام پرسیدند کہ حقیقتِ اہل تصوّف چیست؟ گفت ازیں پیش طائفہ بودند در جہاں بصورت پراگندہ وبمعنی جمع۔ واکنوں خلقے اند کہ بظاہر جمع وبدل پراگندہ۔

قطعہ ؎

چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل | بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی
ورت مال وجاہ است وزرع وتجارت | چودل باخدائیست خلوت نشینی

حکایت (۳۸)

وقتے در سفرِ حجاز طائفہ جوانانِ صاحبدلے ہمراہِ مابودند۔ ہمدم وہمقدم۔ وقتہا زمزمہ بکردندے وبیتے محققانہ برگفتندے وعابدے درسبیل، منکرِ حالِ درویشاں بود۔ بے خبراز دردِ ایشاں تابرسیدیم بہ نخیل بنی ہلال۔ کودکِ سیاہ ازحیّ عرب بدرآمد وآوازے برآورد کہ مرغ ازہوادرآوردواشترِ عابد رادیدم کہ برقص اندرآمد وعابد رابینداخت وراہِ بیاباں گرفت وبرفت۔ گفتم اے شیخ! سماعے درحیوانے اثر کردوترا ہمچناں تفاوت نمیکند۔

رباعی ؎

دانی کہ چہ گفت مرا آں بلبلِ سحری
تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری

اُشتر بشعرِ عرب درحالتست وطرب
گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

شعر ؎

وَعِنْدَهُبُوْبِ النَّاشِرَاتِ عَلَى الْحِمٰى
تَمِيْلُ غُصُوْنَ الْبَانِ لَا الْحَجَرُ الصَّلَدُ

نظم ؎

بذکرش ہر چہ بینی در خروش است
وَلی داند دریں معنیٰ کہ گوش است

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست
کہ ہر خاری بہ تسبیحش زبانی است

حکایت (۳۹)

یکے از پادشاہاں عابدے راپرسید کہ عیالِ بسیار داشت۔ اوقاتِ عزیزت چوں میگزرد؟ گفت ہمہ شب در بندِ مناجات وسحر در دعائے حاجات وہمہ روز در بند اخراجات۔ ملک رامضمونِ اشارتِ عابد معلوم گشت۔ فرمود تا وجہِ کفاف او معیّن دارند کہ بارِ عیال از دلِ وے برخیزد۔ نظم ؎

اے گرفتارِ پائے بندِ عیال
دِگر آزادگی مبند خیال

غمِ فرزند ونان وجامہ وقوت
بازت آرد زسیر در ملکوت

ہمہ روز اتفاق می سازم
کہ بہ شب باخدائے پردازم

شب چو عقدِ نماز بر بندم
چہ خورَدْ بامداد فرزندم

حکایت (۴۰)

یکے از علمائے راسخ راپرسیدند۔ چہ گوئی درنانِ وقف؟ گفت اگر نان بہرِ جمیعتِ خاطر می ستاند حلال است واگر جمع از بہرِ نان می نشیند حرام۔

بیت ؎

نان از برائ کنجِ عبادت گرفتہ اند
صاحبدلاں نہ کنجِ عبادت برائے نان

حکایت (۴۱)

مریدے گفت پیرے را چہ کنم کز خلائق برنج اندرم۔ از بسکہ بزیارتِ من ہمی آیند واوقاتِ مرا از ترددِ ایشاں تشویش می باشد۔ گفت ہر چہ درویشاں اند مرا ایشاں را وامی بدہ وآنچہ توانگر انداز ایشاں چیزے بخواہ! کہ دیگر گردِ تو نگردند۔

بیت

گر گدا اگر پیش روِ لشکرِ اسلام بود　　کافر از بیمِ توقع برود تا درِ چین

حکایت (۴۲)

فقیہی پدر را گفت ہیچ ازیں سخنانِ دلآویز رنگین متکلماں در من اثر نمیکند بحکمِ آنکہ نمی بینم مرا ایشاں را کرداری موافقِ گفتاری۔

نظم

ترکِ دنیا بمردم آموزند　　خویشتن سیم وغلہ اندوزند
عالمی را کہ گفت باشد وبس　　ہر چہ گوید نگیرد اندر کس
عالم آنکس بود کہ بد نکند　　نہ کہ بگوید بخلق وخود نکند

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ۔ آیۃ۔

بیت

عالم کہ کامرانی وتن پروری کند　　او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

پدر گفت ای پسر! بمجرد ایں خیالِ باطل نشاید روئے از تربیتِ ناصحان بگردانیدن وعلماء را بضلالت منسوب کردن۔ ودر طلب عالمِ معصوم از فوائدِ علم محروم ماندن ہمچو نابینائی کہ شبے در وحل افتادہ بود۔ ومی گفت، آخر اے مسلماناں! چراغے فرا راہِ من دارید! زنِ فارحہ بشنید وگفت تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی؟ ہمچنیں مجلسِ وعظ چوں کلبۂ بزاز است۔ آنجا تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی واینجا تا ارادتی نیاوری سعادتی نبری۔

قطعہ ؎

گُفتِ عالمِ بگوشِ جان بشنو ورنہ ماند بہ گفتنش کردار
باطل است آنچہ مدّعی گوید، "خفتہ را خفتہ کے کند بیدار"
مرد باید کہ گیرد اندر گوش ور بنشت ست پند بردیوار

قطعہ ؎

صاحبدلے بمدرسہ آمد زخانقاہ بشِکست عہدِ صُحبتِ اہلِ طریق را
گفتم میانِ عالمِ وعابدِ چہ فرق بود تااختیار کردی ازاں ایں فریق را
گفت اُوگلیمِ خویش بدر میبرد زموج ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

حکایت (۴۳)

یکے بر سرِ راہی خفتہ بودو زِمامِ اختیار از دست رفتہ۔ عابدے بروے گزر کرد و در آں حالتِ مستقبحِ اونظر کرد۔ جوان از خوابِ مستی سر برآورد و گفت وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَاماً۔ آیۃ۔

شعر ؎

اِذَارَاَیْتَ اَثِیماًکُنْ سَاتِراًوَّحَلِیماً یَامَنْ یُّقَبِّحُ اَمْرِیْ لِمَ لَاتَمُرُّکَرِیْماً

قطعہ ؎

متاب اے پارسا روئے از گنہ گار بہ بخشائندگی دروے نظر کن
اگر من نا جوان مردم بکردار تو بر من چوں جوانمرداں گزر کن

حکایت (۴۴)

طائفہ رِندان بخلاف درویشے بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند۔ شکایت از بیطاقتی پیش پیرِ طریقت بُرد کہ چنیں حالے رفت۔ گفت ای فرزند! خرقۂ درویشاں جامۂ رضا است۔ ہر کہ دریں کسوت تحملِ بیمُرادی نکند مدّعی ست و خرقہ بروے حرام۔

بیت ؎

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ عارف کہ برنجد تنک آب ست ہنوز

قطعہ ؎

گر گزندت رسد تحمل کن　　　　کہ بعفو از گناہ پاک شوی
ای برادر چو عاقبت خاک ست　　　　خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی

حکایت(۴۵)

پادشاہے بدیدۂ استحقار درطائفہ درویشاں نظر کردے۔ یکے ازانمیاں بفراست دانست۔ وگفت ای ملک! مادرین دنیا بعیش ازتو خوشتریم وبعیش ازتو کمتریم وبمرگ برابریم وبقیامت ازتو بہتریم انشاءاللہ تعالیٰ۔

نظم ؎

اگر کشور کشائی کامران است　　　　وگر درویش حاجتمندِ نان است
درآں ساعت کہ خواہند ایں وآنمرد　　　　نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
چو رخت از مملکت بر بست خواہی　　　　گدائی بہتر است از پادشاہی

ظاہرِ درویشاں جامۂ ژند است وموئے سترده وحقیقت آن دل زنده ونفس مرده۔

قطعہ ؎

نہ آنکہ بردر دعویٰ نشنید از خلقی　　　　وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد
کہ گرزِ کوه فرو غلطد آسیا سنگے　　　　نہ عارف است کہ از راهِ سنگ برخیزد

طریق درویشاں ذکر است وشکر وخدمت وطاعت وایثار وقناعت وتوحید وتوکل وتسلیم وتحمل۔ ہر کہ بدیں صفتہا کہ گفتم موصوف است بحقیقت درویش ست واگر چہ درقباست۔ اماہرزہ گرد، بے نماز، ہواپرست، ہوس باز، کہ روزہابشب آرددربندِ شہوت وشبہای روز کند در خوابِ غفلت وبخورد ہر چہ درمیان آید وبگوید ہر چہ برزبان آید رند است واگر چہ درعباست

قطعہ ؎

اے درونت برہنہ از تقویٰ　　　　کز بروں جامہ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ را بگذار　　　　تو کہ در خانہ بوریا داری

مثنوی ؎

دیدم گل تازہ چند دستہ　　بر گنبدی از گیاہ بستہ
گفتم چہ بود گیاہِ ناچیز　　تادر صفِ گل نشیند او نیز
بگریست گیاہ وگفت خاموش　　صحبت نکند کرم فراموش
گرنیست جمال ورنگ وبوئم　　آخر نہ گیاہِ باغ اویم
من بندۂ حضرتِ کریئم　　پروردۂ نعمتِ قدیم
گر بے ہنرم وگر ہنر مند　　لطف ست امیدم از خداوند
باآنکہ بضاعتے ندارم　　سرمایۂ طاعتے ندارم
اوچارہ کارِ بندہ داند　　چوں ہیچ وسیلتش نماند
رسمیست کہ مالکانِ تحریر　　آزاد کنند بندۂ پیر
ای بارخدائے عالَم آرائے　　برسعدی پیرِ خود بہ بخشائے
سعدی! رہِ کعبۂ رضا گیر　　اے مردِ خدا رہِ خدا گیر
بدبخت کسیکہ سر بتابد　　زیں در کہ درِ دِگر نیابد!

حکایت (۴۶)

حکیمے را پرسیدند کہ از سخاوت وشجاعت کدام بہتر است؟ گفت آنکس را کہ سخاوت است بشجاعت حاجت نیست۔

بیت ؎

بنشت ست برگورِ بہرام گور　　کہ دستِ کرم بہ زبازوئے زور

قطعہ ؎

نماند حاتم طائی ولیک تابہ ابد　　بماند نامِ بلندش بہ نیکوئی مشہور
زکوٰۃِ مال بدر کن کہ فضلۂ رُزرا　　چوباغبان ببرد بیشتر دہد انگور

حکایت (۴۷)

خواہندۂ مغربی در صفِ بزّ ازان حلب میگفت اے خداوندانِ نعمت! اگر شمارا انصاف بودے و مارا قناعت، رسمِ سوال از جہاں برخاستے۔

قطعہ

ای قناعت توانگرم گردان — کہ ورائ تو ہیچ نعمت نیست
کُنجِ صبر اختیارِ لقمان است — ہر کرا صبر نیست حِکمت نیست

حکایت (۴۸)

درویشے را شنیدم کہ در آتش فاقہ می سوخت و خرقہ بخرقہ می دوخت و تسکینِ خاطر خود را میگفت۔

بیت

بنانِ خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق — کہ رنج محنتِ خود بہ کہ بارِ منّت خَلق

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعی کریم دارد و کرمی عمیم۔ میان بخدمت آزادگان بستہ و بر در دلہا نشستہ۔ اگر بر صورت حالت چنانکہ ہست وقوف یابد پاسِ خاطرِ عزیزان داشتن منّت دارد و غنیمت شمارد۔ گفت خاموش کہ در خستگی مُردن بہ کہ حاجت پیشِ کسے بُردن

قطعہ

ہم رُقعہ دوختن بہ و اِلزام کُنجِ صبر — کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان بنشت
حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است — رفتن بپائمردیٔ ہمسایہ در بہشت

حکایت (۴۹)

یکے از ملوکِ عجم طبیبِ حاذِق را بخدمتِ محمد مصطفٰے ﷺ فرستاد۔ سالی چند در دیار عرب بود۔ کسی تجربتی پیشِ وے نیامد و معالجتے از وے نخواست۔ پیشِ پیغمبر ﷺ آمد و گلہ کرد کہ مرا ایں بندہ را برائے معالجتِ اصحاب فرستادہ اند و دریں مدت کسے التفاتے نکرد تا خدمتی کہ بریں بندہ معیّن است بجائے آرم۔ رسول ﷺ فرمود کہ ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا ایشاں را اشتہاء غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند۔

حکیم گفت اینست مُوجبِ تندرستی۔ زمینِ خدمت بوسید و برفت۔

نظم ؎

سخن آنگہ کند حکیم آغاز یا سرِ انگشت سوئے لُقمہ دراز

کہ زِنا گفتنش خلل زاید یا زِنا خوردنش بجاں آید

لاجرم حکمتش بود گفتار خوردنش تندرستی آرد بار

حکایت (۵۰)

یکے از حکماء پسر را نہی ہمیکرد از بسیار خوردن کہ سیُری مردم را رنجور کند۔ گفت اے پدر! گرسنگی خَلق را بکشد۔ نشنیدہ کہ ظریفاں گویند بسیُری مُردن بہ کہ گرسنگی بردن۔ گفت اندازہ نگہدار۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔ آیۃ۔

بیت ؎

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید

قطعہ ؎

باآنکہ درو جودِ طعام است حظِّ نفس رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود

گرگُل شکر خوری بتکلّف زِیاں کند ورنانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

حکایت (۵۱)

حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدۂ یا شنیدۂ۔ گفت، روزے چہل شتر قربان کردہ بودم۔ امرائ عرب را۔ پس بہ گوشۂ صحرائے بحاجتی بروں رفتہ بودم۔ خارکشی را دیدم پُشتۂ خار فراہم آوردہ۔ گفتمش بمہمانیِ حاتم چرا نروی! کہ خلقے بر سماطِ او گرد آمدہ اند۔ گفت۔

بیت ؎

ہر کہ نان از عملِ خویش خورد منّتِ حاتم طائی نبرد

انصاف دادم کہ من اورا بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم۔

حکایت (۵۲)

موسیٰ علیہ السّلام درویشے را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ۔ گفت ای موسیٰ دعا کن تا خدائے عزّ وجلّ مرا کفافے دہد کہ از بیطاقتی بجان آمدم۔ موسیٰ دعا کرد و برفت۔ پس از چندروزی کہ باز آمد از مناجات مراورا دید گرفتار و خلقی انبوہ بروی گرد آمدہ۔ گفت ایں چہ حالت است؟ گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسے را کشتہ و اکنوں بقصاصِ او فرمودہ اند۔

بیت

گربۂ مسکین اگر پرداشتے　　تخمِ گنجشک از جہاں برداشتے
ہیچ کس را گرد خود نگذاشتے　　ایں دو شاخِ گاؤ گر خر داشتے

شعر

عاجز باشد کہ دستِ قوّت یابد　　برخیزد و دستِ عاجزاں برتابد

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ۔ آیۃ۔

شعر

مَاذَا اَخَاضَکَ یَا مَغْرُوْرٌ فِی الْخَطَرِ　　حَتّٰی هَلَکْتَ فَلَیْتَ النَّمَلُ لَمْ تَطِرِ

رباعی

سِفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش　　سیلی خواہد بضرورت سرش
آں نشیدی کہ فلاطوں چہ گفت　　مور ہماں بہ کہ نباشد پرش

حکمت = پدر را عسل بسیار است ولیکن پسر گرمی دار است۔

بیت

آنکس کہ توانگرت نمیگرداند　　او مصلحتِ تو از تو بہتر داند

حکایت (۵۳)

ہرگز از دورِ زماں نالیدہ بودم و روی از گردشِ ایام درہم نکشیدہ مگر وقتیکہ پائم برہنہ بود و استطاعتِ پاپوشی نداشتم۔ بجامعِ کوفہ در آمدم و دلتنگ۔ یکے را دیدم کہ پائے نداشت۔

سپاسِ نعمتِ حق بجای آوردم و بر بیکفشی صبر کردم۔

قطعہ ؎

مُرغِ بریاں بچشمِ مردمِ سیر | کمتر از برگِ تَرَہ برخوان ست
وآنکہ را دستگاہ وقدرت نیست | شلغمِ پختہ مرغِ بریاں ست

حکایت (۵۴)

صیادِ ضعیف راماہیِ قوی بدام افتاد۔ طاقتِ ضبطِ آں نداشت۔ ماہی برو غالب آمد، دام از دستش دربود۔

قطعہ ؎

شدغلامیکہ آبِ جُو آرد | آبِ جو آمد وغلام ببرد
دام ہر بار ماہی آوردے | ماہی ایں بار رفت ودام ببرد

بیت ؎

صیاد نہ ہر بار شکاری ببرد | باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

دیگر صیاداں دریغ خوردند وملامتش کردند کہ چنیں صیدے در دامت افتاد۔ نتوانستی نگاہداشتن۔ گفت ای برادراں چہ تواں کرد مرا روزی نبود واورا ہمچنیں روزی ماندہ۔

حکمت = صیاد بے روزی در دجلہ ماہی نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد۔

حکایت (۵۵)

جوانے خردمند از فنونِ فضائل حظّی وافر داشت وطبعی نافر چندانکہ در محافلِ دانشمنداں نشستے زبانِ سخن بہ بستے۔ بارے پدرش گفت، ای پسر! تو نیز آنچہ بدانی بگوئی۔ گفت ترسم ازانچہ ندانم بپرسند شرمساری برم۔

قطعہ ؎

آں شنیدی کہ صوفئ میکوفت | زیرِ نعلینِ خویش میخے چند
آستینش گرفت سرہنگے | کہ بیا نعل بر ستورم بند

بیت

نگفتہ ندارد کسے باتو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

حکایت(۵۶)

جالینوس ابلہے را دید دست در گریبانِ دانشمندے زدہ بحرمتی ہمیکرد۔ گفت، اگر ایں دانا بودے کارِاو بناداں بدینجا نرسیدے۔

نظم

دو عاقل رانباشد کین وپیکار نہ دانائے ستیزد باسبکسار
اگرناداں بوحشت سخت گوید خردمندش بنرمی دل بجوید
دوصاحبدل نگاہدارند موئے ہمیدوں سرکش وآزرم جوئے
وگر در ہر دو جانب جاہلا نند اگر زنجیر باشد بگسلا نند
یکے را زشت خوئے داد دشنام تحمل کرد وگفت ای نیک فرجام
بترزانم کہ خواہی گفت آنی کہ دانم عیبِ من چوں من ندانی

حکایت(۵۷)

سحبان وائل رادرفصاحت بنظیر نہادہ اند۔ بحکم آنکہ سالی برسرِ جمعے سخن گفتی کہ لفظی مکرر نکردی واگر ہمان اتفاق افتادے بعبارتِ دیگر بگفتے واز جملۂ آدابِ ندمایٔ حضرتِ ملوک یکے اینست۔

نظم

سخن گرچہ دلبند شیریں بود سزاوارِ تصدیق وتحسین بود
چویک بار گفتی مگو باز پس کہ حلوا چویکبار خوردند وبس

حکایت(۵۸)

تنی چند از بندگانِ محمود گفتند حَسن میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلاں مصلحت؟ گفت، برشماہم پوشیدہ نماند۔ گفتند آنچہ باتو گوید بامثالِ ماگفتن روانداردگفت

باعتمادِ آنکہ داند کہ باکسی نگویم پس چراھمی پرسید!

بیت ؎

نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہل شناخت　　　بسرِ شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت

حکایت (۵۹)

درعقدِ بیعِ سرائے متردّد بودم۔ جھودی گفت بخر کہ من از کدخدایان این محلتم، وصفِ ایں خانہ چنانکہ ہست ازمن پرس کہ ہیچ عیبی ندارد۔ گفتم بجز اینکہ تو ہمسایۂ من باشی۔

قطعہ ؎

خانۂ را کہ چوتو ہمسایہ است　　　دہٗ درم سیم کم عیار ارزد

لیکن امید وار باید بود　　　کہ پس از مرگِ تو ہزارارزد

حکایت (۶۰)

یکے ازشعراء پیشِ امیرِ دزدان رفت وثنائی بروخواند۔ فرمود تا جامہ رااز و بدر کردند۔ سگان درقفا افتادند۔ خواست تا سنگے بردارد۔ زمین یخ گرفتہ بود۔ عاجز شد۔ گفت اینچہ حرام زادہ مرد مانند کہ سگ راکشادہ وسنگ رابستہ۔ امیرِ دُزداں ازغرفہ میدید۔ بشنید وبخندید وگفت ای حکیم ازمن چیزے بخواہ۔ گفت جامۂ خودمی خواہم اگر انعام فرمائی۔ مصرعہ

رَضِینَامِنْ　　نَوَالِکَ　　بِالرَّحِیْلِ

بیت ؎

امیدوار بُوَدْ آدمی بخیرِ کساں　　　مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان

سالارِ دزداں رابرورحمت آمد۔ جامۂ او باز داد، وقبائے پوستینے برآں مزید کرد، ودِرمی چندعنایت کرد، وَوِداع کرد۔

حکایت (۶۰):۔(۱)

مُنَجِّمے بخانہ درآمد۔ یکے مردِ بیگانہ دید بازنِ او بہم نشستہ، دشنام داد، وسخت گفت، درہم افتادند، فتنہ وآشوب برخاست۔ صاحبدلے بریں واقف بود، گفت۔

بیت ؎

تو براوجِ فلک چہ دانی چیست　　چوں ندانی کہ در سرائی تو کیست

حکایت (۶۱)

ناخوش آوازے بہ بانگِ بلند قرآن خواندے۔ صاحبدلے روزے بر و بگذشت وگفت ترا مشاہرہ چنداست؟ گفت، ہیچ۔ گفت پس ایں زحمت بخود چرا میدھی؟ گفت از بہر خدا میخوانم۔ گفت از بہر خدا دیگر مخوان۔

بیت ؎

گرتو قرآن بریں نمط خوانی　　ببری رونقِ مسلمانی

حکایت (۶۲)

حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندیں بندۂ صاحب جمال دارد کہ ہر یکے بدیع جہانے اند۔ چگونہ افتادہ است کہ باہیچ کدام ازیشاں مَیلی و محبتے ندارد چنانکہ باایاز باآنکہ زیادت حُسنی ندارد۔ گفت ہر چہ دردل فرود آید، در دیدہ نکو نماید۔

نظم ؎

کسے بدیدۂ انکار گرنگاہ کند　　نشانِ صورتِ یوسفؑ دہد بناخُوبی
وگر بچشمِ ارادت نگہ کند در دیو　　فرشتہ اش بنماید بچشمِ محبوبی
ہرکہ سلطان مریدِ او باشد　　گرہمہ بد کند نکو باشد
وانکہ را بادشاہ بیندازد　　کَس ازخیل خانہ ننوازد

حکایت (۶۳)

پارسائے را دیدم بمحبتِ شخصی گرفتار، نہ طاقتِ صبر، نہ یارائے گفتار۔ چندانکہ ملامت دیدے وغرامت کشیدی، ترکِ تصابی نکردے وگفتے۔

قطعہ ؎

کوتہ نکنم زدامنت دست　　در خود بزنی بہ تیغ تیزم

بعد از تو ملاذ وملجائے نیست ہم درِ تو گریزم ار گریزم

بارے ملامتش کردم وگفتم عقلِ نفیست راچہ شد؟ کہ نفسِ خسیسَت غالِب آمد۔ زمانے بفکرت فرورفت وگفت۔

قطعہ ؎

ہر کجا سلطانِ عشق آمد نماند قوّتِ بازویٔ تقویٰ رامحل

پاکدامن چوں زیدْ بیچارہ اوفتادہ تاگریبان در وَحَلْ

حکایت (۶۴)

یاددارم کہ درایام جوانی گذرداشتم درکوئے ونظر بماہروئے درتموزی کہ حرورش دہان بخوشانیدے وسَمُومش مغز در استخواں بجوشانیدے۔ ازضعفِ بشریت تابِ آفتابِ ہجر نیاوردم والتجابسایۂ دیوارے کردم۔ مترِقب کہ کسی حرِتموزازمن ببَردِ آبی فرونشاندکہ ناگاہ از ظلمتِ دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالیکہ زبانِ فصاحت از بیانِ صباحتِ او عاجز آید۔ چنانکہ درشب تارے صبح برآید یا آبِ حیات ازظلمات برآید۔ قدحی برفاب دردست گرفتہ وشکر درآں ریختہ وبعرق گلش آمیختہ۔ ندانم کہ بگلابش مطیّب کردہ یاقطرۂ چنداز گلِ رویش دراں چکیدہ۔ فی الجملہ شربت ازدستِ نگارینش برگرفتم وبخوردم وعمرازسرگرفتم۔

شعر ؎

ظَمَأٌ بِقَلْبِیْ لَا یَکَادُ یُسِیْغُهٗ رَشْفُ الزُّلَالِ وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُوْرًا

خرم آں فرخندہ طالع راچشم بر چنیں روئ اوفتد ہر بامداد

مستِ مے بیدار گردد نیم شب مستِ ساقی روز محشر بامداد

حکایت (۶۵)

(منظومہ)

جوان پاک بازو پاک رو بود کہ باپاکیزہ روئے درگرو بود

چنیں خواندم کہ دریائے اعظم بگردا بے در افتادند باہم

چو ملاح آمدش تا دست گیرد — مبادا کاندر آں حالت بمیرد
ہمیگفت از میانِ موجِ تشویر — مرا بگذار و دستِ یارِ من بگیر
دریں گفتن جہانی بروی آشفت — شنیدندش کہ جاں میدادومیگفت
حدیثِ عشق زاں بطّال منوش — کہ درسختی کند یاری فراموش
چنیں کردند یاراں زندگانی — زکار افتادہ بشنو تابدانی
کہ سعدیؔ راہ ورسم عشقبازی — چناں داند کہ در بغداد تازی
دلآرامیکہ داری دل دروبند — دِگر چشم از ہمہ عالم فروبند
اگر مجنوں ولیلیٰ زندہ گشتے — حدیثِ عشق ازیں دفتر نوشتے

حکایت(۶۶)

جوانی چست ،لطیف خنداں،شیریں زبان درحلقۂ عشرتِ مابود کہ دردلش ہیچ نوع غم نیامدے ولب از خندہ فراہم نشدے۔روزگارے برآمد کہ اتفاقِ ملاقات نیفتاد۔بعدازاں دیدمش زن خواستہ وفرزنداں برخاستہ وبیخ نشاطش بریدہ وگلِ رویش پژمردہ۔پرسیدمش چگونہ وچہ حالت است؟ گفت تا کودکان بیاوردم دِگر کودکی نکردم۔

شعر ؎

مَاذَاالصِّبٰی وَالشَّیْبُ غَیَّرَلِمَّتِیْ — وَکَفٰی بِتَغْیِیْرِالزَّمَانِ نَذِیْرًا

فرد ؎

چوں پیر شدی زکود کی دست بدار — بازیؔ وظرافت بجوانان بگذار

مثنوی ؎

طربِ جواناں زپیر مجوی — کہ دگر نیاید آب رفتہ بجویؔ
زرع را چورسید وقت درُو — نخرامد چنانکہ سبزہَ نو

قطعہ ؎

دورِ جوانی بشد ازدست من — آہ دریغ آں زَمنِ دل فروز

قوّتِ سر پنجہ شیری برفت	راضیم اکنون بہ پنیرے چو یوز
پیر زنے موئے سیاہ کردہ بود	گفتمش ای مامکِ دیرینہ روز
موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر	راست نخواہد شدن این پشتِ کوز

حکایت (۶۷)

وقتی بجہلِ جوانی بانگ بر مادر زدم۔ دل آزردہ بکنجے بنشست وگریان ہمیگفت۔ مگر خوردی فراموش کردی کہ درشتی میکنی؟

قطعہ ؎

چہ خوش گفت زالے بفرزندِ خویش	چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن
گراز عہدِ خردیت یاد آمدے	کہ بیچارہ بودی درآغوش من
نکردی درین روز برمن جفا	کہ تو شیرمردی ومن پیرہ زن

حکایت (۶۸)

یکے از فضلاء تعلیمِ ملِک زادہ ہمیکردے وضربتِ بیحابا زدے وزجرے بیقیاس کردے۔ بارے پسر از بیطاقتی شکایت پیشِ پدر بردو جامہ ازتنِ دردمند برداشت۔ پدر اول بہم برآمد۔ استاد را بخواند وگفت پسرانِ رعیّت راچنداں زجر روانمی داری کہ فرزندِ مرا سبب چیست؟ گفت سبب آنکہ سخنِ اندیشیدہ گفتن وحرکتِ پسندیدہ ہمہ خلق راعلی العموم باید وپادشاہاں راعلی الخصوص۔ بموجب آنکہ بردست وزبانِ ایشاں ہرچہ رفتہ شود ہرآئینہ بافواہ بگویند۔ وقول وفعلِ عوام الناس راچنداں اعتبارے نباشد۔

قطعہ ؎

اگر صد ناپسند آید زدرویش	رفیقانش یکے از صد ندانند
وگر یک ناپسند آید زسلطان	زاقلیمے باقلیمے رسانند

پس واجب آمد معلّمِ پادشاہ زادہ را تہذیب واخلاق خداوند زادگان۔ اَنۡبَتَھُمُ اللّٰہُ نَبَاتًا حَسَنًا۔ اجتہاد ازاں پیش کردن کہ درحقِ ابنائے عوام۔

قطعہ ؎

ہر کہ در خُردیش ادب نکنی　　در بزرگی فلاح ازو برخاست
چُوبِ تررا چنانکہ خواہی پیچ　　نشود خشک جز بآتش راست

فرد ؎

ہرآن طفل کوجورِ آموزگار　　نہ بیند جفا بیند از روزگار

ملک راحسن تدبیرِ فقیہہ وتقریرِ جواب موافق آمد، خلعت ونعمت بخشید، پایہ ومنصب او بلند گردانید۔

حکایت (٦٩)

معلّم کتابی رادیدم در دیارِ مغرب، تُرش روی وتلخ گفتار، بدخُوی ومردم آزار، گدا طبع وناپرہیزگار کہ عیشِ مسلمانان بدیدنِ اوتبہ گشتے وخواندانِ قرآنش دلِ مردم سیاہ کردے وجمع پسرانِ پاکیزہ ودختران دوشیزہ بدستِ جفای اوگرفتار۔ نہ زہرِ خندہ نہ یارائ گفتار کہ عارضِ سیمین یکے راطبانچہ زدے وگاہ ساقِ بلورین یکے رادرشکنجہ نہادے، القصہ شنیدم کہ طرَفے از خیانتِ نفسِ اومعلوم کردند وبزدندش وبراندند پس آنگہ مکتب وی بمُصلحے دادند، پارسائی، سلیمے، نیکمردے، حلیمیکہ سخن جز حکم ضرورت نگفتے وموجبِ آزارِ کس برزبانش نرفتے۔ کودکاں راہیبتِ استادِ نخستین از سربرفت ومعلّمِ دُومین رااخلاقِ ملکی دیدند، دیوصفت یک یک رمیدند وباعتمادِ حلمِ اوعلم فراموش کردند وہمچنیں اغلب اوقات بابازیچہ فراہم نشستندے ولوحِ نادرست کردہ برسرِہم یکدگر شکستندے۔

بیت ؎

استادِ معلّم چو بودبے آزار　　خرسک بازند کودکان در بازار

بعد از دو ہفتہ بران مسجد گذر کردم۔ معلم اولین را دیدم کہ دل خوش کردہ بودند وبمقامِ خویش باز آوردہ برنجیدم وَلاحَوْل گفتم کہ دیگر بار ابلیس رامعلمِ ملائکہ چرا کردند۔ پیر مردِ ظریف، جہاندیدہ بشنید، بخندید، وگفت۔

مثنوی ؎

پادشاہے پسر بمکتب داد　　لوحِ سیمینش درکنار نہاد
برسر لوحِ اونوشتہ بزر　　جورِ استاد بہ زمہرِ پدر

حکایت (۷۰)

پادشاہے پسرے را بادیبی داد وگفت ایں فرزندِ تست۔ تربیتش چناں کن کہ یکے از فرزندانِ خویش۔ گفت فرمانبردارم۔ سالی بروسعی کرد بجای نرسید وپسرانِ ادیب در فضل وبلاغت منتہی شدند۔ ملک دانشمندرا مواخذت کردومعاتبت فرمود کہ وعدہ خلاف کردی ووفا بجانیاوردی۔ گفت بررایٔ خداوندرویٔ زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکساں است ولیکن طبائع مختلف۔　　قطعہ ؎

گرچہ سیم وزرزسنگ آید ہمی　　درہمہ سنگے نباشد زروسیم
برہمہ عالم ہمی تابد سُہَیل　　جائے اَنباں میکند جایٔ ادیم

حکایت (۷۱)

یکے راشنیدم از پیرانِ مربی کہ مریدے رامیگفت چنانکہ تعلقِ خاطرِ آدمی زاداست بروزی اگر بروزی دِہ بُودی بمقام از ملائکہ درگذشتے۔

قطعہ ؎

فراموشت نکرد ایزد دران حال　　کہ بودی نطفۂ مدفون ومدہوش
رُوانت داد وعقل وطبع و اِدراک　　جمال ونطق ورایٔ وفکرت وہوش
دَہٗ انگشت مرتب کردبرکف　　دوبازویت مرتب کرد بردوش
کنون پنداری ای ناچیز ہمت　　کہ خواہد کردنت روزی فراموش

حکایت (۷۲)

اعرابی رادیدم کہ پسر را ہمیگفت یَابُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَاذَا اکْتَسَبْتَ لَایُقَالُ بِمَنِ انْتَسَبْتَ۔ یعنی تراخواہند پرسید روز قیامت کہ ہنر چیست نگویند

که پدرت کیست؟

قطعہ ؎

جامۂ کعبہ را کہ می بوسند　　اونہ از کرم پیلہ نامی شد
باعزیزی نشست روزے چند　　لاجرم ہمچو او گرامی شد

حکایت (۷۳)

مردے را چشم درد خاست۔ پیشِ بیطارے رفت تادوا کند بیطار ازانچہ در چشمِ چہار پایاں میکرد۔ در دیدۂ اوکشید۔ کور شد۔ حکومت پیشِ داور بردند۔ گفت برو ہیچ تاوان نیست۔ اگرایں خر نبودے پیشِ بیطار نرفتے۔ مقصود ازیں سخن آنست کہ تابدانی کہ ہر کہ ناآزمودہ را کارِ بزرگ فرماید باآنکہ ندامت برد بنزدیکِ خردمنداں بخفتِ رائی منسوب گردد۔

قطعہ ؎

ندہد ہوش مند روشن رائے　　بفرومایہ کارہائے خطیر
بوریاباف گرچہ بافندہ است　　نبردندش بکارگاہِ حریر

حکایت (۷۴)

توانگرزادہ را دیدم بر سرِ گورِ پدر نشستہ و بادرویش بچہ بمناظرہ در پیوستہ کہ صَنْدُوقِ تربتِ پدرم سنگین است و کتابہِ رنگیں وفرشِ رُخام انداختہ و خشتِ فیروزہ دروساختہ۔ بگورِ پدرت چہ ماند خشتی دوفراہم نہادہ و مُشتے دوخاک بروپاشیدہ۔ درویش پسر ایں بشنید وگفت تاپدرت درزیر سنگہائے گران برخود بجنبد، پدرِمن بہ بہشت رسیدہ باشد۔

شعر ؎

خرکہ بروے نہند کمتر بار　　براہ آسودہ ترکند رفتار

ودرخبراست کہ مَوْتُ الْفُقَرَاءِ رَاحَۃٌ (وَمَوْتُ الْاَغْنِیَاءِ حَسْرَۃٌ) درویش چیزے ندارد کہ بحسرت بگذارد۔

قطعہ

مردِ درویش کہ بارِ ستم فاقہ کشید | بدر مرگ ہمانا کہ سبکسار آید
وآنکہ دردولت ودرنعمت وآسانی زیست | مُردنش زیں ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
بہمہ حال اسیرے کہ از بندے بجہد | خوشترش داں زامیریکہ گرفتار آید

حکایت (۷۵)

بزرگے راپرسیدم ازمعنٰی ایں حدیث ''اَعْدٰی عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ'' گفت بحکم آنکہ ہرآن دشمنی کہ باوی احسان کنی دوست گردد مگرنفس راچندانکہ مُدَارَابیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

قطعہ

فرشتہ خوے شود آدمی بکم خوردن | وگرخورد چوبہائم بیوفتد چو جماد
مرادِ ہر کہ برآری مطیع امرِ تو گشت | خلافِ نفس کہ گردن کشید چو یافت مراد

انتخاب ازحِکَم وپندہائے سعدیؒ

حکمت (۱)

موسیٰ علیہ السلام قارون رانصیحت کردکہ اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ عاقبت شنیدی!چہ دید؟

آنکس کہ بدینار ودرم خیرنیندوخت | سرعاقبت اندر سردنیار ودرم کرد
خواہی کہ متمتع شوی ازنعمتِ دنیا | باخلق کرم کن چوخدابا توکرم کرد

عرب گوید

جُدْوَلَاتَمْنُنْ لِاَنَّ الْفَآئِدَۃَ اِلَیْکَ عَائِدَۃٌ یعنی بخش ومنّت مَنِہ کہ نفعِ آن بتو بازمی گردد۔

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد | گذشت از فلک شاخ وبالائے او
گر امیدداری کزو بر خوری | بمنت منہ ارّہ برپائے او

قطعہ ؎

شکرِ خدای کن مُوَفَّقْ شدی بخیر | زانعام وفضل او معطّل نگذاشتت
منّت منہ کہ خدمتِ سلطان ہمے کنی | منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

حکمت (۲)

علم از بہرہ دین پروردن است نہ از بہر دنیا خوردن۔

شعر ؎

ہر کہ پرہیز وعلم وزہد فروخت | خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت

حکمت (۳)

عالِم ناپرہیزگار کورِ مشعلہ دار است یُھْتَدیٰ بِہٖ وَھُوَ لَایَھْتَدِیْ۔

بیت ؎

بیفائدہ ہر کہ عمر درباخت | چیزے نخرید وزر بینداخت

حکمت (۴)

مُلک از خردمنداں جمال گیرد ودین از پرہیزگاراں کمال یابد۔ بادشاہاں بہ نصیحتِ خرد منداں ازاں محتاج تراند کہ خردمنداں بقربتِ بادشاہاں۔

قطعہ ؎

پند اگر بشنوی اے پادشاہ! | درہمہ دفتر بہٗ ازیں پند نیست
جز بہ خرد مند مفرما عمل | گرچہ عمل کارِ خردمند نیست

حکمت (۵)

رحم آوردن بر بداں ستم است بر نیکاں وعفو کردن از ظالماں جور است بر درویشاں۔

بیت ؎

خبیث را چو تعہد کنی ونبوازی | بدولتِ تو گنہ میکند بانبازی

حکمت (۶)

چوں در اِمضایِ کاری متردّد باشی، آنطرف اختیار کن کہ بی آزارِتو برآید۔

بیت ؎

بامردم سہل گوی دشوار مگوی!　　با آنکہ درِ صلح زند جنگ جوی

حکمت (۷)

تا کار بزرمی برآید، جان در خطر افگندن نشاید۔ عرب گوید آخِرُ الحِیَلِ السَّیفُ۔

شعر ؎

چودست از ہمہ حیلتی در گسُست　　حلال است بُردن بہ شمشیر دست

حکمت (۸)

ہر کہ بدے را بکشد خلق را از بلائ وے برہاند و وے را از عذابِ خدائے۔

قطعہ ؎

پسندید ست بخشائش ولیکن　　منہ برریشِ خلق آزار مرہم

ندانست آنکہ رحمت کرد برمار　　کہ ایں ظلم است برفرزندِ آدم

حکمت (۹)

دو کس دشمن ملک و دین اند: پادشاہِ بےحلم و زاہدِ بیعلم۔

بیت ؎

برسرِ مُلک مباد آں ملِک فرماندہ　　کہ خدارا نبود بندۂ فرمانبردار

حکمت (۱۰)

اگر شبہا ہمہ شبقدر بودے، شب قدر، بےقدر بودے۔

بیت ؎

اگر سنگ ہمہ لعلِ بدخشاں بودے　　بس قیمت لعل و سنگ یکساں بودے

حکمت (۱۱)

مردماں راعیب نہانی پیدا مکن! کہ مرایشاں رارسوا کنی وخودرا بے اعتماد۔

حکمت (۱۲)

جوہرا گردر خلاب افتد ہماں نفیس است وغبار اگر برفلک رود ہماں خسیس است۔ استعداد بے تربیت دریغ است وتربیتِ نا مستعد ضائع۔ خاکستر نسبتِ عالی دارد کہ آتش جوہرِ علوی است۔ ولکن چون بنفسِ خود ہنرے ندارد باخاک برابراست۔ وقیمتِ شکر نہ از نئے ست کہ آں خود خاصیتِ وی است۔

مثنوی ؎

چو کنعان راطبیعتِ بے ہنر بود | پیمبرزادگی قدرش نیفزود
ہنر بنمائی اگر داری نہ گوہر | گل از خارست، ابراہیمؑ از آزر

حکمت (۱۳)

رائے بے قوت مکر وفسوں ست وقوتِ بے رائے جہل وجنون۔

تمیز باید و تدبیر و عقل وانگہ مُلک | کہ مُلک ودولتِ ناداں سلاحِ جنگِ خدا است

حکمت (۱۴)

دو چیز مخالفِ عقل است۔ خوردن بیش از رزقِ مقسوم ومُردن پیش از وقتِ معلوم۔

قطعہ ؎

قضا دِگر نشود ور ہزار نالہ وآہ | بشکر یا بشکایت برآید از دہنی
فرشتۂ کہ وکیل ست بر خزانۂ باد | چہ غم کند کہ بمیرد چراغِ بیوہ زنی

حکمت (۱۵)

اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری، وای مطلوبِ اجل مرو کہ جاں نبری۔

قطعہ ؎

جہد رزق ارکنی وگر نکنی | برساند خدائے عزّ وجل

ور رَوِیِ دردہانِ شیر وپلنگ　　نخورندت مگر بروزِ اجل

حکمت (۱۶)

اَجَلِ کائنات از روئی ظاہر آدمی است واَذلِ موجودات سگ۔ وباتفاقِ خردمندان، سگِ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔

قطعہ ؎

سگی رالقمہ ہر گز فراموش　　نگردد ورزنی صد نوبتش سنگ
وگر عمرے نوازی سِفلہَ را　　بکمتر چیز آید باتو در جنگ

حکمت (۱۷)

زمین رااز آسمان نثار است وآسماں رااز زمین غبار۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَترَشَّحُ بِمَافِیۡہِ۔

بیت ؎

گرت خویِ من آمد نا سزا وار　　تو خویَ نیکِ خویش از دست مگذار

حکمت (۱۸)

خداوند تبارک وتعالیٰ می بیندومی پوشدو ہمسایہ نمی بیندومیخر وشد۔

بیت ؎

نعوذباللہ اگرخَلق غیب داں بُودے　　کسے بحالِ خوداز دستِ کس نیاسودے

حکمت (۱۹)

درویشے درمناجات میگفت یا رَبّ رحم کن بربداں کہ برنیکاں خودرحمت کردہَ کہ مر ایشاں رانیک آفریدہَ۔

حکمت (۲۰)

بزرگے راپرسیدند، باچندیں فضیلت کہ دستِ راست است۔خَاتَم درانگشتِ چَپ چرا میکنند؟ گفت: ندانی! کہ اہلِ فضیلت ہمیشہ محروم باشند۔

بیت ؎

آنکہ حظ آفرید وروی و بخت | بافضیلت ہمید ہد یاتخت

دوکس مردند وتحسر بردند یکے آنکہ داشت ونخورد ودیگر آنکہ دانست ونکرد۔

قطعہ ؎

کس نہ بیند بخیل فاضل را | کہ نہ در عیب گفتنش کوشد
ور کریمے دوصد گنہ دارد | کرمش عیبہا فرو پوشد

خاتمۃ الکتاب

مانصیحت بجائے خود کردیم | روز گارے دریں بسر بردیم
گرنیاید بگوش رغبت کس | بررسولاں بلاغ باشد وبس
شکر کہ ایں نامہ بعنوان رسید | پیشتر از عمر بپایاں رسید

تمام شد کتاب گلستان، وَاللّٰہ المستعان بتوفیق باری عزّاسمہ۔

الحمدللّٰہ ربِّ العالمین

یَانَاظِرافِیهِ سَلْ بِاللّٰه مَرْحَمَة | عَلَی الْمُصَنِّفِ وَاسْتَغْفِرْلِصَاحِبِه
اَنَاالْمُسِئُی وَاَنْتَ مَوْلیٰ مُحْسِنٌ | هَاقَدْ اَسَأْتُ وَاَطْلُبُ الْاِحْسَانَا

بنام خداوند بخشائندۂ بخشائشگر

پیش گفتار

چند غزلہای شیخِ اجلؒ سعدیؒ، بہ علاقہ مند بزبان پارسی شیریں وانگبیں پیش میکنم، اگر نشاطے بخشند۔

تو مردہ زندہ کنی گر بہ عہد بازآئی   کہ عوْدِ یارِگرامی بہ عوْدِ جان ماند

(سعدیؒ)

غزل نمبر ا

مشتاقی وصبوری از حد گذشت یارا
گر تو شکیب داری طاقت نمانْد مارا

بارے بہ چشم احسان در حالِ ما نظر کن
کز خوانِ پادشاہاں راحت بوَ گدارا

سلطان کہ خشم گیرد بر بندگانِ حضرت
حلمش رسد ولیکن حدّے بوَد جفارا

من بے تو زندگانی خود را نمی پسندم
کاسایشے نباشد بے دوستاں گدارا

چون تشنہ جان سپردم آنگہ چہ سود دارد
آب از دو چشم دادن برخاک من گیارا

حال نیاز مندی دروصف می نیاید
آنگہ کہ باز گردی گوئیم ماجرارا

باز آوجانِ شیریں از من ستاں بہ خدمت
دیگر چہ برگ باشد درویش بے نوارا

یارب تو آشنارا مہلت دہ و سلامت
چندانکہ باز بیند دیدارِ آشنارا

نہ مُلکِ پاد شہ را در چشمِ خوبرویان
وقعیست، اے برادر، نہ زُہدِ پارسارا

اے کاش برفتادے بُرقع زروی لیلیٰ!
تامدّعی نماندے مجنونِ مبتلا را

سعدیؔ قلم بہ سختی رفتست ونیک بختی
پس ہر چہ پیشت آید گردن بنہ قضارا

(ازبدائع)

غزل نمبر ۲

غافلند از زندگی، مستانِ خواب
زندگانی چیست؟ مستی از شراب
ناپنداری شرابے گفتمت
خانہ آبادان وعقل از وے خراب
از شراب شوق جانان مست شو
کانچہ عقل میبرد شرّاست وآب
قرب خواہی! گردن از طاعت مپیچ
خواجگی خواہی! سراز خدمت متاب
خفتہ در وادی ور فتہ کاروان
ترسمش منزل نبیند جز بخواب
تا نپاشی تخمِ طاعت،دخلِ عیش
برنگیری، رنج بین وگنج یاب
چشمۂ حیوان بتاریکی در است
لوٗلوٗ اندر بحر وگنج اندر خراب
ہر کہ دائم حلقہ برسندان زند
ناگہش روزے بباشد فتح باب
رفت باید تابکام دل رسید
شب نشستن، تابر آید آفتاب

سعدیا گر مزد خواہی بے عمل
تشنہ خسپد کاروانے در سراب

(ازطیبات)

غزل نمبر ۳

زین در کجا رویم کہ مارا بخاک او
واورا بخون ماکہ بریزد حوالتست
گرسر قدم نمی کنمش پیش اہل دل
سر بر نمیکنم کہ مجال خجالتست
جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضایعست
جز سِرِّ عشق ہر چہ بگوئی بطالتست
مارادگر معاملہ باہیچکس نماند
بیعے کہ بے حضورِ توکردم اقالتست
از ہر جفات بوی وفائے ہمی دمد
درہر تأنیت دو ہزار استمالتست
سعدی بشوی لوحِ دل از نقشِ غیر او
علمے کہ رہ بحق نماید جہالتست

(ازغزلیات قدیم)

غزل نمبر ۴

عیب یاران ودوستان ہنر است
سخنِ دشمناں نہ معتبرست
مُہرِمِہر ازدرون ما نرود
ای برادر کہ نقش برحجر ست

چہ توان گفت درلطافتِ دوست
ہرچہ گویم از آن لطیف ترست

آنکہ منظورِ دیدۂ دلِ ماست
نتوان گفت شمس یاقمرست

ہرکسے گو بحال خود باشید
ای برادر! کہ حال ما دگر ست

توکہ درخواب بودہ ای ہمہ شب
چہ نصیبت بُلبل سحر ست

آدمی راکہ جانِ معنی نیست
درحقیقت درخت بے ثمر ست

ما پرا کندگان مجموعیم
یارِ ماغائیبت ودر نظر ست

برگِ تر خشک میشود بزمان
برگِ چشمانِ ما ہمیشہ ترست

جان شیرین فدائے صحبت یار
شرم دارم کہ نیک مختصر ست

اینقدر دُونِ قدرِ اُوست،ولیک
حد امکانِ ماہمین قدر ست

پردہ برخود نمی توان پوشید
ای برادر،کہ عشق پردہ درّست

سعدی از بارگاہِ قربتِ دوست
تاخبر یافتست،بے خبرست

ماسرا نیک نہادہ ایم بطوع
تاخداوندگار راچہ سرست
(ازخواتیم)

غزل نمبر ۵

یارا بہشت صحبتِ یارانِ ہمدمست
دیدارِ یارِ نامتناسب جہنمست
ہر دم کہ در حضورِ عزیزے برآوری
دریاب کز حیاتِ تو حاصل ہمان دمست
نے ہر کہ چشم وگوش ودھان دارو آدمست
بس دیو را کہ صورتِ فرزندِ آدمست
آنست آدمی کہ دراوحُسنِ سیُرتے است
یالطف صورتیست دگر حشوِ عالمست
ہر گز حسد نبردہ وحسرت نخوردہ ام
جز بردوروئ یارِموافق کہ در ہمست
آنان کہ در بہار بصحراء نمی روند
بُوی خوش ربیع برایشاں محُرمست
وآن سنگدل کہ دیدہ بدوزدزُروئ خوب
پندش مدہ کہ جہل در اونیک محکمست
آرام نیست درہمہ عالم باتفاق
ور ہست در مجاورت یار محَرمست
گرخونِ تازہ میرود از ریشِ اہلِ دل
دیدار دوستاں کہ ببینند مرہمست

دنیا خوشست ومال عزیزست وتن شریف
لیکن رفیق برہمہ چیزے مقدمست
ممسک برای مال ہمہ سال تنگدل
سعدیؔ بہ روی دوست ہمہ روز خرمست

(ازغزلیات قدیم)

غزل نمبر٦

ای یارِ ناگزیر کہ دل در ہوای تُست
جان، نیز اگر قبول کنی، ہم برایِ تست
غوغاۓ عارفان وتمنایٔ عاشقان
حرصِ بہشت نیست کہ شوقِ لقایِ تست
گرتاج میدہی، غرضِ ماقبولِ تو
گرتیغ می زنی، طلبِ مارِضایٔ تست
گر بندہ می نوازی وگربندہ می کُشی
زجرونواخت ہر چہ کنی،رایٔ رایٔ تست
گردر کمند کفر،گردر دہان شیر
شادی بروز گار کسے کآشنایٔ تست
ہر جا کہ رُویٔ زندہ دِلے، برزمینِ تو
ہر جا کہ دست غمزدہ، بردعایٔ تست
تنہا نہ من بقیدِ تو درماندہ ام اسیر
کز ہرطرف شِکستہ دِلے مبتلاۓ تست
قومے ہوایِ نعمتِ دنیاہمی برند
قومے ہوای عقبیٰ ومارا ہوایٔ تست

قوّتِ رُوانِ شیفتگان التفاتِ تو
آرامِ جانِ زنده دلان مَرحبایٔ تست
گرما مقصّریم، تو بسیار رحمتی
عذرے کہ می رود بامیدِ وفای تست
شاید کہ در حساب نیاید گناہ ما
آنجا کہ فضل ورحمتِ بے منتہای تست
کس رابقای دائم وعہد مقیم نیست
جاوید پادشاہی ودائم بقای تست
ہر جا کہ پادشاہی وصدری وسروری
موقوف آستانِ درِ کبریای تست
سعدیؔ ثنای تو نتواند بشرح گفت
خاموشی از ثنایٔ تو حدِ ثنایٔ تست

(ازغزلیات قدیم)

غزل نمبر ۷

درد یست درد عشق کہ ہیچش طبیب نیست
گردر مندِ عشق، بنالد غریب نیست
دانند عاقلان کہ مجانین عشق را
پروایٔ قول ناصح وپند ادیب نیست
ہر کو شراب عشق نخوردست وُدردِ درد
آنست کز حیاتِ جہانش نصیب نیست
درمشک وعود وعنبر وامثال طیّبات
خوشتر زبوی دوست، دِگر ہیچ طِیب نیست

صید ازکمند اگر بجہد بوالعجب بوَد
ورنہ چوں درکمند بمیرد، عجیب نیست
گر دوست واقف است کہ برمن چہ میرود
باک از جفای دشمن وجور رقیب نیست
بگرِست چشمِ دشمنِ من برحدیثِ من
فضل ازغریب ہست ووفا درقریب نیست
سعدیؔ زدست دوست شکایت کجا بری
ہم صبر برحَبیب کہ صبر از حَبیب نیست

(ازبدایع)

غزل نمبر ۸

اے کہ گفتی ہیچ مشکل چون فراق یار نیست
گرامید وصل باشد، ہمچناں دشوار نیست
خلق را بیدار باید بود زآبِ چشمِ من
وین عجب کانوقت می گریم کہ کس بیدار نیست
نوک مژگا نم بسرخی بربیاضِ رویِ زرد
قصہٴ دل می نویسد، حاجت گفتار نیست
اے نسیم صبح، اگر باز اتفاقے افتدت
آفرین گوئی برآں حضرت کہ مارا بارنیست
بارہا روی از پریشانی بہ دیوار آورم
ورغم دل باکسے گویم بہ از دیوار نیست
مازبان اندر کشیدیم از حدیث خلق وروی
گرحدیثے ہست بایارست، بااغیار نیست

قادری برہرچہ می خواہی مگر آزار من
زانکہ گر شمشیر برفرقم نہی، آزار نیست

احتمال نیش کردن واجبست ازبہر نوش
حملِ کوہِ بے ستون بریادِ شیریں بارنیست

سرور امانی، ولیکن سرورا رفتارنہ
ماہ رامانی، ولیکن ماہ راگفتار نیست

گردِلم درعشق تو دیوانہ شد، عیبش مکن
بدرِ بے نقصان وزرِ بے عیب وگُل بیخار نیست

لوحش اللہ از قدو بالای آن سرِوسَہی
زانکہ ہمتائیش بہ زیرِ گنبدِ دوّار نیست

دوستاں گویند سعدیؔ خیمہ برگلزارزن
من گلے رادوست میدارم کہ در گلزارنیست

(ازطیبات)

غزل نمبر۹

کس این کند کہ دل از یارخویش بردارد
مگرکسے کہ دل از سنگ سخت تردارد

کہ گفت من خبرے دارم از حقیقت عشق
دروغ گفت گراز خویشتن خبردارد

اگر نظر بہ دوعالم کند حرامش باد
کہ از صفای درون بایکے نظر دارد

ہلاک مابہ بیابان عشق خواہد بود
کجاست مرد کہ بامابسرِ سفردارد

گراز مقابل شیرآید از عقب شمشیر
نہ عاشق است کہ اندیشہ از خطردارد
وگربہشت مصوّر کنند عارف را
بہ غیرِ دوست نشاید کہ دیدہ تردارد
ازآن متاع کہ در پای دوستاں ریزند
مراسریست ندانم کہ اُوچہ سردارد
دریغ پای کہ برخاک می نہد معشوق
چرانہ برسروبرچشمِ ماگذر دارد
عوام عیب کنندم کہ عاشقی ہمہ عمر
کدام عیب کہ سعدیؔ خود ایں ہنر دارد
نظربرویِ تو انداختن حرامش باد
کہ جز تو در ہمہ عالم کسے دگردارد

(ازبدایع)

غزل نمبر ۱۰

آ ن سروکہ گویند ببالای توماند
ہرگز قدمے پیش تو رفتن نتواند
دُنبال تو بودن گنہ از جانبِ مانیست
باغمزہ بگو تا دلِ مردم نستاند
زنہارکہ چون میگذری برسر مجروح
وز،وی خبرت نیست کہ چون میگذراند
بخت آن نکند بامنِ سرگشتہ کہ یکروز
بخانۂ من باشی وہمسایہ نداند

هر کو سرِ پیوندِ تو دارد بحقیقت
دست از همه چیزو همه کس درگسلاند

امروز چه دانی تو که درآتش وآبم
چون خاک شوم، بگوشت برساند باد

آنان که ندانند پریشانیِ مشتاق
گویند که نالیدنِ بلبل به چه ماند

گل را همه کس دست گرفتند وبخواند
بلبل بتوانست که فریاد نخواند

هر ساعتے این فتنهٔ نوخاسته ازجای
برخیزد وخلقے متحیر بنشاند

درحسرت آنم که سرومال بیکبار
دردامنش افشانم ودامن نفشاند

سعدیؔ تودر این بند بمیری وندانند
فریاد مکن یا بکُشد یابرهاند

(ازطیبات)

غزل نمبر ۱۱

خوبرویان جفا پیشه وفا نیز کنند
بکسان درد فرستند و دوا نیز کنند

پادشاهان ملاحت چو به نخچیر روند
صیدرا پای ببندند ورها نیز کنند

نظرے کن بمنِ خسته که ارباب کرم
بضیعفان نظر از بهر خدا نیز کنند

عاشقاں رازِ برِ خویش مران تا برِ تو
سروزر، ہردو فشانند ودعانیز کنند
گر کند میل بخُوبان دلِ من، عیب مکن
کاین گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند
بوسۂ زان دہنِ تنگ بدہ یا بفروش
کاین متاعیست کہ بخشند وبہانیز کنند
تو خطائی بچہ از تو خطانیست عجب
کانکہ از اہلِ صوابند خطانیز کنند
گر رود نامِ من اندر دہنت، باکے نیست
پادشاں بغلط یادِ گدا نیز کنند
سعدیا گر نکند یادِ تو آن ماہ مرنج
ماکہ باشیم کہ اندیشۂ ما نیز کنند

(از غزلیات قدیم)

غزل نمبر ۱۲

ہر گز نبود سرو بالا کہ تو داری
یا مہ بصفایِ رخِ زیبا کہ تو داری
گر شمع نباشد شب دل سوختگان را
روشن کند این غُرّۂ غرّا کہ تو داری
حوران بہشتی کہ دل خلق ستانند
ہرگز نستانند دلِ ما کہ تو داری
بسیار بود سروِ روان وگلِ خندان
لیکن نہ بدین صورت وبالا کہ تو داری

پیداست کہ سر پنجہ ماراچہ بوَدزور
باساعدِ سیمین توانا، کہ تو داری
سحرِ سخنم در ہمہ آفاق ببردند
لیکن چہ زنَد بایدِ بیضا کہ تو داری
امثال تو از صحبتِ ما ننگ ندارند
جائے مکست این ہمہ حلوا کہ تو داری
این رو بصحرا کند، آن میل بہ بُستان
من روی ندارم مگر آنجا کہ تو داری
سعدیؔ تو نیارامی وکوتہ نکنی دست
تاسر نروو در سرِ سودا کہ تو داری
تامیل نباشد بوصال از طرفِ دوست
سُودے نکند حرص وتمنا کہ تو داری

(ازطیبات)

غزل نمبر ۱۴۳

تو پریزادہ! ندانم زکجامی آئی
کآدمیزادہ نباشد بچنیں زیبائی
راست خواہی نہ حلالست کہ پنہان دارند
مثلِ این روی ونشاید کہ بکس بنمائی
سروِباقامتِ زیبایِ تو در مجلسِ باغ
نتواند کہ کند دعویٰ ہم بالائی
در سراپایِ وجودِ تو ہنر نیست کہ نیست
عیب آنست کہ بر بندہ نمی بخشائی

بخدا بر تو خونِ منِ بیچاره مریز
کہ من آن قدر ندارم کہ کہ تو دست آلائی

بے رُخت چشم ندارم کہ جہانے بینم
بدو چشمت کہ ز چشمِ مرو ای بینائی

نہ مرا حسرتِ جاہست و نہ اندیشہء مال
ہمہ اسباب مہیا است تو در می بائی

بر من از دست تو چندان کہ جفا می آید
خوشتر و خوبتر اندر نظرم می آئی

دیگرے نیست کہ مہرِ تو در او شاید بست
چارہ بعد از تو ندانیم بجز تنہائی

ور بخواری ز درِ خویش برانی مارا
ہم چنان شکر کنیمت کہ عزیزِ مائی

من از این در بجفا روی نخواہم پیچید
گر ببندی تو روی من وگر بکشائی

چہ کند داعیِ دولت کہ قبولش نکنند
ما حریصیم بخدمت،تو نمی فرمائی

سعد یا دفترِ انفاسِ تو بس دل ببرد
بچنین زیورِ معنیٰ کہ تو می آرائی

بادِ نو روز کہ بویِ گل و سنبل دارد
لطفِ این باد ندارد کہ تو می پیمائی

(از بدایع)

بیا بمجلسِ اقبال و یک دو ساغر کش
اگرچہ سَر نتراشد، قلندری داند

نمبر1

نہ یابی در جہاں یارے کہ داند دلنوازی را
بخود گم شو نگہدار آبروئے عشق بازی را
من ازکار آفرین داغم کہ با ایں ذوقِ پیدائی
زما پوشیدہ دارد شیوہ ہائے کار سازی را
کسے ایں معنیٔ نازک نداند جز ایاز اینجا
کہ مہر غزنوی افزوں کند دردِ ایازی را
من آں علم و فراست با پرِ کاہے نمی گیرم
کہ از تیغ و سپر بیگانہ سازد و مردِ غازی را
بہر نرخے کہ ایں کالا بگیری سودمند افتد
بزورِ بازوئے حیدرؓ بدہ ادراکِ رازیؒ را
اگر یک قطرۂ خون داری اگر مشت پرے داری
بیا من با تو آموزم طریقِ شاہبازی را
اگر ایں کار را کارِ نفس دانی چہ نادانی!
دمِ شمشیر اندر سینہ باید نے نوازی را
(زبورعجم نمبر ۳۷)

نمبر ۲

علمے کہ تو آموزی مشتاقِ نگاہے نیست
وا ماندہَ را ہے ہست، آوارہَ راہے نیست
آدم کہ ضمیرِ او نقشِ دوجہاں ریزد
بالذتِ آہے ہست، بے لذتِ آہے نیست
ہر چند کہ عشقِ او آوارہَ راہے کرد
داغے کہ جگر سوزد در سینہ ماہے نیست
من چشم نہ بردارم از روئے نگار نیش
آں مستِ تغافل را توفیقِ نگاہے نیست
اقبالؔ قبا پوشد در کارِ جہاں کوشد
در یاب کہ درویشی با دلق و کُلاہے نیست
(زبورِ عجم نمبر ۳۸)

نمبر ۳

من بندہَ آزادم، عشق است امامِ من
عشق است امامِ من، عقل است غلامِ من
ہنگامہ ایں محفل را از گردشِ جامِ من
ایں کوکبِ شامِ من، ایں ماہِ تمامِ من
جاں در عدم آسودہ بے ذوقِ تمنا بود
مستانہ نواہا زد در حلقہء دامِ من
اے عالمِ رنگ و بو، ایں صحبتِ ما تا چند
مرگ است دوامِ تو، عشق است دوامِ من
پیدا بضمیرم او، پنہاں بضمیرم او

ایں است مقامِ او، در یاب مقامِ من
(زبورعجم نمبر ۷۳)

نمبر ۴

خلافتِ آدم

در دو عالم ہر کجا آثارِ عشق	ابنِ آدم سرّے از اسرارِ عشق
سرّ عشق از عالم ارحام نیست	او ز سام و حام و روم و شام نیست
کوکبِ بے شرق و غرب و بے غروب	در مدارش نے شمال و نے جنوب
حرفِ اِنّی جَاعِلٌ تقدیرِ او	از زمین تا آسمان تفسیر او
مرگ و قبر و حشر و نشر احوالِ اوست	نور و نارِ آں جہاں اعمالِ اوست
او امام و او صلوات و او حرم	او مِداد و او کتاب و او قلم
خردہ خردہ غیب او گردد حضور	نے حدود او را نہ ملکش را ثغور
از وجودش اعتبارِ ممکنات	اعتدالِ او عیارِ ممکنات
من چہ گویم از یمِ بے ساحلش	غرق اعصار و دھور اندر دلش
آنچہ در آدم بگنجد عالم است	آنچہ در عالم نگنجد آدم است
آشکارا مہر و مہ از جلوتش	نیست رہ جبریل را در خلوتش

بر تر از گردوں مقامِ آدم است
اصلِ تہذیب احترامِ آدم است

(جاوید نامہ)

نمبر ۵

حکمت خیرِ کثیر است

گفت حکمت را خدا خیرِ کثیر	ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر
علم حرف و صوت را شہپر دہد	پاکیِ گوہر بہ نا گوہر دہد

علم را بر اوجِ فلک است رہ تا ز چشمِ مہر بر کَنَد نگہ
نسخۂ او نسخۂ تفسیرِ کل بستۂ تدبیرِ او تقدیرِ کل
دشت را گوید حبابے دہ، دہد بحر را گوید سرابے دہ دہد
چشمِ او بر وارداتِ کائنات تا بہ بیند محکماتِ کائنات
دل اگر بندد بہ حق پیغمبری است ور زحق بیگانہ گردد کافری است
علم را بے سوزِ دل خوانی شر است نورِ او تاریکئ بحر و بر است
عالمے از غازِ او کور و کبود فرودینش برگ ریزِ ہست و بود
بحر و دشت و کوہسار و باغ و راغ از بمِ طیارۂ او داغ داغ
سینۂ افرنگ را نارے ازوست لذتِ شبخون و یلغارے ازوست
سیرِ واژونے دہد ایام را می برد سرمایۂ اقوام را
قوتش ابلیس را یارے شود نور نار از صحبت نارے شود
کشتنِ ابلیس کارے مشکل است زانکہ او گم اندر اعماقِ دل است
خوشتر آں باشد مسلمانش کنی کشتۂ شمشیرِ قرآنش کنی
از جلالِ بے جمالے الاماں از فراقِ بے وصالے الاماں
عِلم بے عشق است از طاغوتیاں علم با عشق است از لاھوتیاں
بے محبت علم و حکمت مردۂ عقل تیرے بر ہدف ناخوردۂ

گور را بینندہ از دیدار کن
بولہب را حیدرِ کرّار کن

(جاوید نامہ)

نمبر۶

رباعیات

۱۔

ادب، پیرایۂ ناداں و داناست
خوش آں کو از ادب خود را بیاراست
ندارم آں مسلمان زادہ را دوست
کہ در دانش فزود و در ادب کاست

۲۔

محبت از نگاہش پائیدار است
سلوکش عشق و مستی را عیار است
مقامش عبدۂ آمد و لیکن
جہانِ شوق را پروردگار است

نمبر۳

بہ پورِ خویش دین و دانش آموز
کہ تابد چوں مہ و انجم نگینش
بدستِ او اگر دادی ہنر را
یدِ بیضا است اندر آستینش

نمبر۴

نگر خود را بچشمِ محرمانہ
نگاہِ ماست مارا تا زیانہ
تلاشِ رزق ازاں دادند مارا
کہ باشد پر کشودن را بہانہ

نمبر ۵

حرم جز قبلۂ قلب ونظر نیست
طوافِ اوطوافِ بام ودر نیست
میان ما وبیت اللہ رمز یست
کہ جبریلِ امیں راہم خبر نیست!

نمبر ۶

نہ از ساقی نہ از پیمانہ گفتم
حدیثِ عشق بیباکانہ گفتم
شنیدم آنچہ از پاکانِ امت
ترابا شوخئ رندانہ گفتم

(ارمغان حجاز)

نمبر ۷

مسلمانے کہ داند رمز دیں را
نساید پیش غیراللہ جبیں را
اگرگردوں بہ کام او نہ گردد
بکام خودبہ گرداندزمین را!

نمبر ۸

دل بیگانہ خوزیں خاکداں نیست
شب وروز ش زدَورآسمان نیست
توخود وقت قیام خویش دریاب
نمازِ عشق ومستی را اذاں نیست

نمبر۹

مقامِ شوق بے صدق ویقین نیست
یقین بے صحبتِ روح الامیں نیست
گراز صدق ویقیں داری نصیبے
قدم بے باک نِہ،کس درکمیں نیست!

نمبر۱۰

بسوزد مومن از سوز وجودش
کشودِ ہرچہ بستندازکشودش
جلالِ کبریائی درقیامش
جمالِ بندگی اندر سجودش

نمبر۱۱

چہ پُرسی از نماز عاشقانہ
رکوعش چوں سجودش محرمانہ
تب وتاب یکے اللہ اکبر
نہ گنجد درنماز پنجگانہ

نمبر۱۲

قلندر میلِ تقریرے ندارد
بجزایں نکتہ اکسیرے ندارد
ازاں کِشتِ خرابے حاصلے نیست
کہ آب از خونِ شبیرؑ ندارد

نمبر ۱۳

بیا،ای ہمنفس !باہم بنالیم
من و تو کشتۂ شان جمالیم
دو حرفی برمراد دل بگوئیم
بپای خواجہؐ چشمان رابمالیم

نمبر ۱۴

مسلمان آن فقیرے کجکلاھی
رمیداز سینۂ اوسوز آھی
دلش نالد، چرانالد؟ نداند
نگاہے یارسول اللہ ﷺ! نگاہی

نمبر ۱۵

شبے پیش خدا بگریستم زار
مسلماناں چرا زارند وخوارند؟
ندا آمد،نمی دانی کہ ایں قوم؟
دلے دارند ومحبوبے ندارند

(ارمغان حجاز)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حق جلوہ گر زطرز بیان محمد ﷺ است
آرے کلام حق بہ زبان محمد ﷺ است
آئینہ دار پرتوِ مہر است ماہتاب
شانِ حق آشکارا،زشانِ محمد ﷺ است
تیر قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است

اما گشادِ آں زکمان محمد ﷺ است
دانی اگر بہ معنی لولاک واری
خود ہر چہ از حق است ،ازانِ محمد ﷺ است
ہر کس قسم بدانچہ عزیز است می خورد
سوگندِ کرد گار بجانِ محمد ﷺ است
واعظ حدیثِ سایۂ طوبیٰ فرد گذار
کاینجا سخن زسروِ روانِ محمد ﷺ است
بنگر دو نیمہ گشتنِ ماہِ تمام را
کاں نیمہ جنبشے زُبانِ محمد ﷺ است
ور خود زنفسِ مُہر نبوت سخن رود
آں نیز نامور زنشانِ محمد ﷺ است
غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک ،مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

(دیوان غالب، فارسی)

ای صدر ایوان رسل وی شمع جمع انبیاء
خورشیدبرجِ سلطنتِ، جمشیدِ تختِ کبریا
طٰہٰ ویٰس نام تو،اِنّا فتحنا کامِ تو
قرآن زحق پیغام تو،ای آفرینش رابہا
نامت محمد ﷺ آمدہ، محمود و احمد آمدہ
دین توسرمد آمدہ، کنیت ابوالقاسم ترا
احکام توحبل المتین،حاجب تراروح الامین
ای رحمۃ للعالمین! ہستی امام انبیاءً

ہم صدر و بدر عالمی، ہم تاج وفخر آدمی
ہم انبیا را خاتمی، ہم مجتبیٰ، ہم مصطفیٰ ﷺ
اے تاجِ بخشِ خسرواں!وی خاتمِ پیغمبران
ہستی تو، ای صاحبقراں!در دین ودنیا پادشا
روی تو ماہ انوراست،رای تو شمعِ خاور است
خُلق توعینِ کوثر است، دست تو در یای عطا
پشت وپناہ ما توئی، اقبال وجاہ ما توئی
چوں عذرا خواہ ماتوئی، دریاب آخر کارما
ایں احمد جامؔی نہاں دارد گناہ بیکراں
از حق بخواہ، ای کامران! عفو گناہ ہر گناہ

(احمد جامؒ)

ثناء وحمد بی پایاں خدارا
کہ صنعش در وجود آورد مارا
الہا!، قادرا، پروردگارا!
کریما، منعما، آمرزگارا!
خداوندا! تو ایمان و شہادت
عطا کردی بفضل خویش مارا
وزانعامت ہمیدون چشم داریم
کہ دیگر باز نستانی عطارا
زاحسان خداوندی عجب نیست
اگرخط درکشی جرم و خطارا
خداوندا! بدان تشریفِ عزت

کہ دادی انبیاء واولیاء را
بدان مردانِ میدانِ عبادت
کہ بشکستند شیطان وھوا را
بحق پارسایاں کز در خویش
نینداز ی منِ نا پارسارا
خدایا! گر تو سعدیؔ را برانی
شفیع آرد رُوان مصطفیٰ ﷺ را
محمد ﷺ سید سادات عالم
چراغ وچشم جملہ انبیاء را

(از شیخ سعدیؒ)

از رباعیات عمر خیام

نمبر ۱

از منزلِ کفر تا بہ دین یک نَفَس است
وز عالم شک تا بہ یقین یک نفس است
ایں یک نفسِ عزیز را خوش میدار
چون حاصلِ عمر ھمیں یک نفس است

نمبر ۲

ھنگامِ سپیدہَ دم خروس سحری
دانی کہ چرا ہمی کند نوحہ گری؟
یعنی کہ نمودند در آئینہ صبح
کز عمر شبے گذشت وتوبے خبری!

نمبر ۳

ایں کہنہ رباط را کہ عالم نام است
آرام گاہِ ابلق صبح وشام است
بزمیست کہ واماندۂ صد جمشید است
گوریست کہ خوابگاہ صد بہرام است

(ازعمر خیام)

از مثنوی شریف، مولانا رومؒ

نمبر ۱

دی شیخ باچراغ ہمی گشت گردشہر
کز دام وددملولم وانسانم آرزوست
زیں ھمر ہانِ ست عناصر دلم گرفت
شیرخدا ورستم دستانم آرزوست
گفتم کہ یافت می نشودجستہ ایم ما
گفت آنکہ یافت می نشود آنم آرزوست

نمبر ۲

فلسفی کو منکر حنّانہ است — ازحواسِ انبیاء بیگانہ است
اُستنِ حنّانہ در ہجررسول ﷺ — نالہ می زد ہمچو اربابِ عُقول
اشقیاء رادیدۂ بینا نبود — نیک وبد در دیدۂ شاں یکساں نمود
ہمسری باانبیاء می داشتند — اولیاء را ہمچو خودپنداشتند
گفت اینک مابشر ایشاں بشر — ماؤ ایشاں بستہ خوابیم وخور
ایں ندانستند ایشاں از عمٰی — ہست فرقے درمیاں بے منتہیٰ
ہر دوگوں زنبور خوردند محل — لیک شد زاں نیش وزاں دیگر عسل

ہر دوگوں آہو گیاء خوردند وآب زیں یکے سرگیں شد وزاں مُشکِ ناب
ہر دوئے خوردند از یک آب خور آں یکے خالی وآں پراز شکر
صد ہزاراں چنیں اشباہ بیں! فرق شاں ہفتاد وسالہ راہ بین!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نمبر ا

اے آرزوی دیدہ دلم در ہوای تست
جانم اسیرے سلسلۂ مشکسای تست
ہستند در دعای رہی جملہ مردماں
بہر نجات عشق ورہی دردعای تست
گہ خشم وگہ کرشمہ وگہ عشوہ،گاہ ناز
مسکین کسے کہ شیفتہ ومبتلا ی تست
تاچند تیغ برکشی وسر طلب کنی
اینک سرے کہ می طلبی زیر پای تست
ماجان فدای خنجر تسلیم کردہ ایم
خواہی بہ بخش وخواہ بکش رای رای تست
گفتی کہ ابرگشت فلانے زآب چشم
ایں ابر مدتیست کہ اندر ہوای تست
دل رفت ونیز سینہ تہی شد زآب چشم
اے صبر باز گرد کہ آن جای جای تست
اے خطِ سبز برلبِ جاناں خِضَر توئی
مارا بکش چو آب خضر آشنای تست

اے قرص آفتاب کہ دوری زدست ما
آخر لبے بہ بخش کہ خسرو گدای تست

تحفۃ الصغر (از خسرو شیریں مقال)

نمبر ۲

عمر بپایاں رسید در ہوسِ روی دوست
برگ صبوری کراست بے رخ نیکوی دوست
گر ہمہ عالم شوند منکر ما گو شوید
دور نخواہیم شد ماز سرِ کوی دوست
قبلۂ اسلامیان کعبہ بود در جہان
قبلۂ عشاق نیست جز خم ابروی دوست
اے نفس صبحدم، گرنہی آنجا قدم
خستہ دلم را بجودر شکنِ موی دوست
جان بفشانم زشوق در رہِ بادِ صبا
گر برساند صبحدمے بوی دوست
روز قیامت کہ خلق روی بہ ہر سو کنند
خسرو مسکین نکرد میل بجز سوی دوست

غرۃ الکمال (از امیر خسروؒ)

(متفرق اشعار فارسی)

1۔ نیست درخشک وتر بیشۂ من کوتاہی چوب ہر نخل کہ "منبر" نشود دار کنم
(نظیریؒ)

2۔ شعلہ ہائے او صد ابراہیم سوخت تا چراغ یک محمد ﷺ برفروخت
(اقبالؒ)

3۔عاشقی آموز ومحبوبے طلب چشمِ نُوحے، قلبِ ایّوبے طلب
(اقبالؒ)

4۔کیمیا پیدا کن از مشت گلے بوسہ زن برآستان کاملے
(اقبالؒ)

5۔عاشقانِ اوزخوباں خوبتر خوشتر وزیبا تر ومحبوب تر
(اقبالؒ)

6۔دل ز عشقِ اوتوانا میشود خاک ہمدوش ثریامیشود
(اقبالؒ)

7۔دردلِ مسلم مقام مصطفیٰ ﷺ است آبروئے ماز نامِ مصطفیٰ ﷺ است
(اقبالؒ)

8۔روز محشر اعتبار ماست او درجہان ہم پردہ دارماست او
(اقبالؒ)

8a۔خاک یثرب ازدوعالم خوشتراست اے خنک شہرے کہ آنجادلبراست
(اقبالؒ)

9۔نسخۂ کونین را دیباچہ اوست جملہ عالم بندگان وخواجہ اوست
(اقبالؒ)

10۔کیفیت ہاخیزد از صہبائے عشق ہست ہم تقلید از اسمائے عشق
(اقبالؒ)

11۔کامل بسطامؒ در تقلید فرد اجتناب از خوردن خربوزہ کرد
(اقبالؒ)

12۔عاشقی؟ محکم شو!از تقلید یار تا کمندِ توشود یزداں شکار
(اقبالؒ)

13۔لشکرے پیدا کن از سلطان عشق　　جلوہ گر شوبرسرِ فارانِ عشق
(اقبالؒ)

14۔گر نبودے یارسول اللہ ﷺ ذات پاک تو　　ہیچ پیغمبر نہ بُردے دولتِ پیغمبری
(شاہ ابوالمعالیؒ)

15۔یارسول اللہ ﷺ حبیب خالق یکتا توئی　　برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
16۔یارسول اللہ ﷺ تو دانی امتانت عاجزاند　　عاجزاں رارہنماو جملہ راماوئی توئی
(شمس تبریزیؒ)

17۔ زمہجوری برآمد جان عالم　　ترحّم یا نبی اللہ ترحّم!
18۔ .نہ آخر رحمۃ للعالمینی　　زمہجوراں چرا فارغ نشینی
(جامیؒ)

19۔ شنیدم کہ در روز امید وبیم　　بداں را بخشد بہ نیکاں کریم
(سعدیؒ)

20۔از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ وش　　ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں
21۔چیست ازیں خوب تر در ہمہ آفاق کار　　دوست رسد نزد دوست یار بہ نزدیک یار
(ابوالخیر سعیدؒ)

22۔ مفلسانیم آمدہ در کوئے تو　　شیئا للہ ازجمال روئے تو
23۔قلب را از صبغۃ اللہ رنگ دہ　　عشق را ناموس ونام وننگ دہ
(اقبالؒ)

24۔طبع مسلم از محبت قاہر است　　مسلم ار عاشق نباشد کافر است
(اقبالؒ)

25۔ دررضایش مرضی حق گم شود　　ایں سخن کے باور مردم شود
(اقبالؒ)

26۔ شاہد حالش نبی انس وجان	شاہدے صادق ترین شاہداں
(اقبالؒ)

27۔ درقبائے خسروی درویش زی	دیدہ بیدار وخدا اندیش زی
(اقبالؒ)

28۔ علم را برتن زنی، مارے بود	علم را بردل زنی، یارے بود
(رومیؒ)

29۔ دانش حاضر حجاب اکبر است	بت پرست و بت فروش وبت گر است
(اقبالؒ)

30۔ طرح عشق انداز اندر جان خویش	تازہ کن با مصطفیٰ ﷺ پیمان خویش
(اقبالؒ)

31۔ اے تماشا گاہِ عالم روئے تو	تو کجا بہر تماشا میروی
(امیر خسروؒ)

32۔ جہد کن در بیخودی خود را بیاب	زود تر واللہ اعلم بالصواب
(رومیؒ)

33۔ چوں مقام عبدہ محکم شود	کاسئہ دریوزہ جام جم شود
(اقبالؒ)

34۔ گرنباشد سوز حق درسازِ فکر	نیست ممکن ایں چنیں اندازِ فکر
(اقبالؒ)

35۔ ہر کہ رمز مصطفیٰ ﷺ فہمیدہ است	شرک رادر خوف مضمر دیدہ است
(اقبالؒ)

36۔ آئینہ نیست دل کہ دہد جا بہ ہر کسے	ایں پارۂ عقیق بنام تو ﷺ کندہ شد
(اقبالؒ)

37۔ گر عشق نبودے و غم عشق نبودے — چندیں سخنِ نغز کہ گفتے کہ شنودے
(بوعلی قلندرؒ)

38۔ بدل اصحاب دیں را آشنا باش — دروں درویش و بیروں بادشاہ باش
(خسروؒ)

39۔ روزم تو برفروز و شبم راتو نور بخش — کیں کارتست، کار مہ و آفتاب نیست
(حسن دہلویؒ)

40۔ گر عشق حقیقی است وگر عشق مجازی است — مقصود ازیں ہردو، سوز و گداز است
(بوعلی قلندر)

41۔ دیگر مرو بناز سوئے کشتگان خویش — جان دادہ اند، یکنفس آرام کردہ اند
(شادمان)

42۔ قصہ درد دل خویش بہ بلبل گفتم — آں تنک حوصلہ رسوائے گلستانم کرد
(سخا)

43۔ اعتبار وعدہ ہائے مردمِ دنیا غلط — ہاں غلط، آرے غلط، امشب غلط، فردا غلط
(سرمد)

44۔ سرمد گلہٗ اختصاری باید کرد — یک کار ازیں دوکاری باید کرد
45۔ یا جان برضائے دوست ن باید داد — یا قطع نظر زیار می باید کرد
(سرمدؒ)

46۔ بے نیازانہ زار بابِ کرم میگذرم — چوں سیہ چشم کہ بر سُرمہ فروشاں گذرد
(طالب آملی)

47۔ درون خانۂ خود ہر گدا شہنشاہ است — قدم بروں منہ از حدِ خویش، سلطان باش
(صائب)

48۔ مفکن نگہ مست بدلہائے شکستہ　　ریزد نہ کسے بادہ بمینائے شکستہ

(ترکی لاہوری)

49۔ بآسانی کجا از خاک اہل دردمی خیزد　　فلک یک عمر چرخے می زند تا مردمی خیزد

(نصرت سیالکوٹی)

50۔ عمرہا در کعبہ و بتخانہ می نالد حیات　　تا یک دانائے راز آید بیرون

(اقبالؒ)

51۔ جاناں بہ سرِ مزارم آمد　　آخر مردن بکارم آمد

(والہ)

52۔ دردیدہ بجائے سرمہ بنشست　　گردے کہ زکوئے یارم آمد

(والہ)

53۔ دردوستاں را باحسان یاد کردن ہمت است　　ورنہ ہر نخلے بزیرِ خود ثمری افگند است

(صائب)

54۔ از در دوست چہ گویم بچہ عنوان رفتم　　ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

(عرفی)

55۔ منم آں سیر ز جان گشتہ کہ با تیغ و کفن　　تا در خانۂ جلاد غزل خواں رفتم

(عرفی)

56۔ قدم در جستجوئے آدمے زن　　خدا ہم در تلاش آدمی ہست

(اقبال)

57۔ حق را، ز دل خالی از اندیشہ طلب کن　　از شیشۂ بے مے، مئے بے شیشہ طلب کن

(صائب)

58۔ زغارتِ چمنت بر بہار منت ہاست　　کہ گل بدست تو از شاخ تازہ ترماند

(طالب آملی)

59۔ خط سیہ، زلف سیاہ، خال سیاہ، چشم سیہ — خانمانِ منِ بیچارہ سیہ چوں نشود

(منیر لاہوری)

60۔ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ ای — نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(خسرو)

61۔ حد کنہ تو بادراک نشاید دانست — وین سخن نیز باندازۂ ادراک من است

(عرفی)

62۔ یاراں کہ بودہ اند، ندانم کجا شدند — یارب چہ روز بود کہ از ما جدا شدند

(خسروؒ)

63۔ اے ہمنفسان محفل ما — رفتید ولے نہ از دل ما

(فیضی)

64۔ یک روز صبا بوئے گلے برد بہ یعقوبؑ — بگریست کہ ایں نکہت پیراہن ما نیست

(نوعی)

65۔ گریزد از صف ما ہر کہ مرد غوغا نیست — کسے کہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست

(نظیری)

66۔ موسیٰ ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات — تو ﷺ عین ذات می نگری در تبسمی

(جمالی)

67۔ بے اثر مہر چہ آب وچہ گل — بے نمک عشق چہ سنگ وچہ دل

(غزالی)

68۔ حرفے نوشتی، دل ماشاد نکردی — مارا بزبان قلمے، یاد نکردی

(بیرم)

69۔ آنکہ صد نامہ ما خواند وجوابے ننوشت — سطرے از غیر نیامد کہ کتابے ننوشت

(نظیری)

70۔ ہرنگاہش کار اعجاز مسیحا می کند گرچہ نتواند، علاج چشم بیمار خودش
(عالی)

71۔ نخستیں بادہ کاندر جام کردند ز چشم مست ساقی وام کردند
72۔ بگیتی ہرکجا درد دلے بود بہم کردند و عشقش نام کردند
73۔ چوخود کردند راز خویشتن فاش عراقی را چرا؟ بدنام کردند
(عراقی)

74۔ عشق است کہ ہردم بدگر رنگ برآید ناز است یکے جاودگر جائے نیاز است
(عراقی)

75۔ علم وادب از حلقۂ اہل نظر آموز حیف است کہ در دائرہ جہل نشینی
(بیرم خان)

76۔ بہ طور مانگنجد، منع دیدار ولے ایں راز باموسیٰ مگوئید
(عرفی)

77۔ طلسم نہایت آں کہ نہایتے ندارد بنگاہے ناشکیبے، بدل امیدوارے
(اقبال)

78۔ روئے بادیوار آوردن دلیل کافری است سجدہ گاہ عارفاں راحاجت محراب نیست
(فیضی)

79۔ تابکے گوئی کہ خواہم آمدن منتظر را حاجت پیغام نیست
(فیضی)

80۔ نالہ از بہر رہائی نکند مرغ اسیر خورد افسوس زمانے کہ گرفتار نبود
(نظیری)

81۔ درس ادیب اگر بود زمزمۂ محبتے جمعہ بمکتب آورد طفل گریز پائے را
(نظیری)

82۔ زفرق تاقدمش ہر کجا کہ می نگرم — کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست
(نظیری)

83۔ تو مپندرا کہ ایں قصہ زخود می گویم — گوش نزدیک لبم آر کہ آوازے ہست
(نظیری)

84۔ آناں کہ وصف حسن تو تفسیر می کنند — خوابِ ندیدہ راہمہ تعبیر می کنند
(عرفی)

85۔ پدر بکشتنِ فرزندِ خود رضامنداست — تصرّفِ ستمِ عشق بیں کہ تاچنداست
(مرزاشیون امرتسری)

86۔ عاشقم، دیوانہ ام، آخر بتو خواہم رسید — نیست دیوانہ بکارِ خویش گر ہشیار نیست
(زیبانگو)

87۔ درویش راکہ کنج قناعت میسراست — درویش نام اوست ولے شاہ کشوراست
(ملاشاہ)

88۔ شود یک دل روشن ہزار دل زندہ — زیک چراغ تواں صد چراغ روشن کرد
(ملاشاہ)

89۔ وداع ووصل جداگانہ لذتے دارد — ہزار بار برو صد ہزار بار بیا
(غالب)

90۔ عالم آئینۂ راز است چہ پیدا چہ نہاں — تابِ اندیشہ نداری بنگاہے دریاب
(غالب)

91۔ بہ دعویٰ گاہ عشق از خونبہا بگذر، غنیمت داں — کہ قاتل دستِ مُزدِ خود نخواہد از شہید اینجا

92۔ مدہ از دست فرصت را اگر دست ودلے داری — در ہفت آسماں بشکن چہ میخواہی کلید اینجا

93۔ جہاں شہریست مالامال از ہر جنس وہر کالا — عزیز ار میتوانی یوسفے باید خرید اینجا
(خواجہ عزیز لکھنوی)

94۔ ہر گراں جاں نسزد کشتۂ تیغ نگہت | ناز ضائع مکن واز ہمہ کس جاں مطلب

95۔ قدرِ بیعانہ حسن تو ندارد کونین | نرخ بالا بکن وقیمتِ ارزاں مطلب

96۔ چشم لطف وکرم از کج نگہاں نیست عزیزؔ | مرہم چارہ زالماس فروشاں مطلب

(خواجہ عزیز لکھنوی)

97۔ یک دیدۂ حیرانے از ہستی من باقی است | واں نیز نمی خواہم کز روئے تو برادرم

98۔ روئے وچنیں روئے شایانِ نہفتن نیست | بگذار کہ ایں پردہ از روئے تو برادرم

(شبلی)

99۔ نے نالۂ مستانہ ونے گرمیٔ آہے | امروز بگویت مگر آشفتہ سرے نیست

(شبلی)

100۔ جز تو کس رانبود در دل تنگم جائے | خانۂ مختصرے ہست وہمیں جائے تو ہست

(شبلی)

101۔ می شود پردہ چشم پرِ کاہے گاہے | دیدہ ام ہر دو جہاں رابنگاہے گاہے

(اقبالؒ)

102۔ وادی عشق بسے دور ودراز است ولے | طے شود جادۂ صد سالہ بآہے گاہے

(اقبالؒ)

103۔ درطلب کوش ومدہ دامن امید زدست | دولتے ہست کہ یابی سرراہے گاہے

(اقبالؒ)

104۔ مرا در دل خلید ایں نکتہ از مرد ادادانے | زمعشوقاں نگہ کاری تر از حرف دلآویز است

(اقبالؒ)

105۔ نگاہ بخشد ودل بخشد وزباں بخشد | چرا گناہ نہ بخشد کسے کہ جاں بخشد

(گرامی)

106۔ستم ظریفی آں چشم فتنہ مست مپرس　　　　کہ باشکستہ دلاں، ذوق امتحان بخشد
(گرامی)

107۔شدی تا باعث آرام جاں، آرام جاں گم شد　　　　حدیث نام تو تا برزبان آمد زبان گمشد
(بخاری)

108۔شاہدِ مضمونِ من دارد زشہرت عارہا　　　　برنتابد یوسفم رسوائیِ بازارہا
(طغرائی)

109۔آخر کجاست منزل ما، کیست راہبر؟　　　　صد خضر دیدہ ایم و یک آگاہِ راہ نیست
(عرشی)

110۔گشت کونین منکشف برمن　　　　من بکونین منکشف نشدم
(عرشی)

111۔ہمیں نکتہ عذرِ من بپذیر　　　　کہ بغیر تو مُعرّف نشدم
(عرشی)

112۔صد موسیٰ و ہزار مسیح است زیرِ بام　　　　کس را مگر درونِ حریمِ تو راہ نیست
(عرشی)

113۔بجز شہر وفا ہرگز ندیدم　　　　رعیت ہست و سلطانے ندارد
(عرشی)

114۔منزلم را از نگاہ دور و پنہاں داشتی　　　　کردہٗ سنگِ راہِ من کعبہ و بتخانہ را
(عرشی)

115۔گاہے بعزم کعبہ و گاہے براہ دیر　　　　صد مرحلہ سپردم و منزل نہ ایں نہ آں
(عرشی)

116۔صد رنگ صحن گلشن و صد نغمہ و طیور　　　　باشد علاج طائر بسمل نہ ایں نہ آں
(عرشی)

117۔ من نمی دانم کہ ایں وارفتۂ رفتار کیست — بازگشتن نیست در موج خرامانِ نگاہ
(عرشی)

118۔ حسن یک جلوہ نمود و ز نظر پنہاں گشت — عشق حیرت زدہ ہر سو نگراں است ہنوز
(صوفی تبسم)

119۔ دیدم سحرِ شبِ وصالش — دیگرے سحرے ندیدہ ام من
(صوفی تبسم)

120۔ از خامشیم سخن مگوئید — حرفے ز لبش شنیدہ ام من
(صوفی تبسم)

121۔ شریکِ حلقۂ رندانِ بادہ پیما باش — حذر ز بیعت پیرے کہ مرد غوغا نیست
(اقبالؒ)

122۔ ناز شہاں نمی کشم، زخم کرم نمی خورم — در نگر اے ہوس فریب ہمت ایں گدائے را
(اقبالؒ)

123۔ در دشت جنون من جبریل زبوں صیدے — یزداں بکمند آور اے ہمت مردانہ
(اقبالؒ)

124۔ ہر کسے از رمز عشق آگاہ نیست — ہر کسے شایانِ ایں درگاہ نیست
(اقبالؒ)

125۔ داند آں کو نیک بخت و محرم است — زیر کی ز ابلیس و عشق از آدم است
(رومیؒ)

فرہنگ

اصطلاحات

چُنگال	پنجہ
قاش	پھانک۔ڈلی

واحد۔جمع

پَرَستار	غلام، کنیز، خدمتگار تیمار دار
بَدِیعُ الجمال	نادر حسن والا
پَہنائے	شب رات کی فراخی مراد گہرائی

مذکر۔مؤنث

خُروس	مرغا
مَاکِیاں	مرغی
یوز	چیتا، تلاش و جستجو
سِیم	چاندی
دائی	ماموں
کدَ خُدا	صاحب خانہ، شادی شدہ
گُنجِشک	چڑیا

اسم مصغر و مکبّر

دُہل	ڈھول
کِرمَک	کیڑا
خَرمگس	بڑی مکھی
خَرگاہ	بڑا خیمہ، فراخ جگہ
خَراس	آٹا پیسنے کی بڑی چکی
خرچنگ	کیکڑا، سرطان
خَرسَنگ	چٹان
خرمُہرہ	پچھیرا
خَرپُشتہ	ڈھیر، پشتہ
دیوپا	مکڑی
نَیشَہ	بانسری
نَے	بانسری
دیو باد	جھکڑ، بڑی آندھی، بگولا
دیو مردم	سورما، قوی ہیکل لوگ بن مانس
عربی گھوڑا	اَسپ تازی
بھوکا	گُرسُنہ
پیاسا	تشنہ
کِھلنا	شگفتن
چمکنا	تابیدن، تافتن
بہت	خَیلے، بِسیار

ظرف زماں و مکان

آشپز خانہ	باورچی خانہ
رَزم گاہ	میدان جنگ

رُوْدبَار	بیراج، بڑی نہر
پچھلی رات	آخرِ شب، پایانِ شب

رہنا ہونا (بُودن، شُدن)

خواب بردن	سونا، نیند آنا
پھرنا گھومنا	گردیدن
پتھریلی	سنگلاخ۔ سَنگین
ریتلی	رَیگزار
واہ کیا اچھا	خُوشَا!
سرسبز ہونا	سرسبز شدن، نہال
بوٹے	نہال
تحفظ	نگہبانی
نکھارنا	آراستن، پیراستن، طِرازیدن

اسم آلہ

سُنْبہ	ورما، سُوا
نَردبان	سیڑھی، اصل میں نوردبام ہے
تابہ	توا
پیُزَن	چھلنی
پَرویزیدن	چھانا
بَادبیزن	پنکھا
بادکش	پنکھا
آتِشگیر	چمٹا
مَالَہ	کرنڈی
لَیْشِ کردن	لیپ کرنا
دُودکش	چمنی
لَبالَب	بھرا ہوا۔ لبریز
شانہ کردن	کنگھی کرنا
قینچی	مقراض
چاقو	قلمتراش
لوہار	آہنگر
دُھونکی	دَمَہ
آگ جلانا	آتش افروختن
سوئی کا ناکہ	چشمِ سُوزَن

اسم استفہام

اَنبہ	آم
کُور	اندھا

اسم صفت

کُوچک	چھوٹا
قَشَنگ	خوبصورت
نیک فَرجام	خوش بخت، نیک عاقبت، لائق
ہیچمَدان	بے علم، نادان
ہیچمَیرز	نالائق، ناچیز، نااہل

اسم مصدر

آبستن — حاملہ، باردار، باجہ

اسم حالیہ

روتا ہوا — گریاں، گریہ کناں

خوش خوش — شاداں، فرحاں، شادماں

مجھے سزا نہ دو — مرا عقوبت مکن

عذر لیکر — عذرخواہ، معذرت خواہاں

شہابِ ثاقِب — آگ کا روشن گولہ۔ ٹوٹتا ہوا ستارہ جو آسمان سے گرے۔

گرنا — اُفتادن

ٹکٹکی لگا کر دیکھنا — چشم براہ نشستن

دَماں — پھنکارتا، غُل مچاتا مست ہو کر حملہ آور

خُروشاں — شور مچاتا ہوا

ترساں — ڈرتے

لرزاں — کانپتے

اُفتاں وخیزاں — گرتے پڑتے

جَہاں — اچھلتا، کودتا ہوا

دَواں — دوڑتے ہوئے

غُرّاں — غراتے ہوئے

بَام — چھت

اسم معاوضہ

مُزد — اجرت۔مزدوری

بَہا — معاوضہ

کِرایہ — کراء

مَحنتانہ — اجرت، مزدوری

رَنگ — اجرت، عِوَضانہ

مستثنیٰ

شوخی۔شرارت — تیزی، چالاکی

تخم نہادن — انڈے دینا

پیرہ زن۔ — بوڑھی عورت

چند حروف تہجی

تقصیر — کمی، کوتاہی۔سستی

پزیرا — الف برائے مفعول اور پزیرا مر ہے مصدر پزیرفتن سے، قبول ہو۔

سَرَ اَزیر کردہ — سر نیچے کئے ہوئے

دُزدی — چوری

حالا — اب

اسم ضمیر

زُود — جلدی

رُستم داستاں — رستم پہلوان، بہادر، دلیر مراد مشہور بھی ہے

زیرِ چاق	یاد کرنا، محکوم فرمانبردار مغلوب
پنبہ نہادن	مرہم لگانا، روئی کا پھاہا رکھنا

فعل معاون

یارَدْ	یارَستَن کا مضارع

متفرق افعال کا استعمال

باز	پھر، دوبارہ، اور، الٹنا
رَعدغرّید	بادل گرجا
بَرق خندید	بجلی کوندی یا چمکی
وَزِیدَنْ	ہوا کا چلنا
پدِیْد	ظاہر ہونا
ہُوَیدا	ظاہر
مُوش	چوہا
حالی	واقف، آگاہ
درآستینِ کسے افتادن	نکتہ چینی کرنا عیب جوئی کرنا۔
لائے	کیچڑ
مُسامَحَت	چشم پوشی کرنا، معاف کرنا
فَرخندَہ گوہر	مبارک، نیک تدبیر
بُوم	مقام، منزل، جگہ، خاک/الو

اَوْج	بلندی

جملہ فعلیہ وغیرہ

کثیف	گندا، آلودہ
مَنْطِق	زبان
گُونَہ	قسم، نوع
مِیہَنْ	وطن

بخش دوم (شعر ترتیب وار)

نمبر ا

پندنامہ	نصیحت نامہ
حَمد	تعریف
بارِی	پیدا کرنے والا، خدا
تعالیٰ	بلند و برتر
عَزّ	باعزت ہوا
مَر	کلمۂ تخصیص بمعنی خاص، صرف
خُدا	خود+آ سے مرکب، اللہ تعالیٰ
مُشتِ خاک	خاک کا پتلا، مٹھی بھر مٹی
را	کو

نمبر ۲

آنکہ	جس نے
دَمِید	پھونکی
طوفان	سیلاب عظیم جو عذاب تھا

نُوحؑ — عظیم المرتبہ پیغمبر جو آدم ثانی کہلائے

نَجات — رہائی

نمبر ۳

قَہرِش — مرکب اضافی، جس کے قہر وغضب نے

باد — ہوا (جو عذاب بنی)

سزا کردن — سزا دینا

قومِ عاد — حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کہ جسکا بسیرا حضرموت اور نجران کے درمیان ریگستان میں تھا۔

نمبر ۴

لُطفِ خَویش — اپنی مہربانی

خَلیل — دوست، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب۔

نمبر ۵

آں — وہ

ہنگامِ سَحر — سحری کا وقت

قومِ لُوط — حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جو سَدُوم کے علاقہ میں آباد تھی جو بَحرِ مُردار کے نزدیک واقع تھا اِغلام کی وجہ سے انہیں تباہ و برباد کردیا گیا۔

زیروزبر — تہ وبالا مراد نیست ونابود

نمبر ۶

سُوئے او — اسکی طرف

خَصم — دشمن، مراد نمرود شاہ بابل ہے

اَنداختہ — ڈالا، مراد پھینکا

پَشّہ — مچھر

کِفایَت ساختہ — کافی بنا دینا

کارَش — اس کا کام (تمام کرنے کے لئے)

نمبر ۷

اَعدَاء — عَدُوّ کی جمع، دشمن (یعنی فرعونی لشکر)

درکشید — اندر کھینچا مراد ڈبو دیا (بَحرِ قُلزُم میں)

ناقہ — حضرت صالح علیہ السلام کی معجزاتی اونٹنی۔

سنگِ خارا — سخت پتھر

برکشید — کھینچا مراد نکالا اور پیدا کیا

نمبر ۸	
چوں	جب
عنایت	مہربانی، لطف وعطا
قادر	قدرت والا۔ خدا کی صفت ہے
قَیُّوم	تھامنے والا خدا کی صفت ہے
کَف	ہتھیلی
داوُدؑ	پیغمبر علیہ السلام جو اردن و اسرائیل کے علاقہ میں ہوئے۔
آہَن	لوہا
موم کرد	موم کر دیا (بطور معجزہ)
نمبر ۹	
سُلَیمان	عظیم الشان بادشاہ پیغمبر تھے جن کی حکومت انسانوں، جنوں، جانوروں اور پرندوں پر تھی۔
مُلک وسروری	علاقہ اور سرداری و فرمانروائی
خَاتَمش مُطِیع	آپکی انگوٹھی کے تابع، ماتحت، غلام

دیُو	جن
نمبر ۱۰	
صابر	حضرت ایوب علیہ السلام کا لقب (جنکے بدن میں کیڑے پڑے مگر وہ مجسمہ صبر وشکر بنے رہے۔)
کِرِمْ ہا	جمع ہے، کِرم کی بمعنی کیڑا
قُوت	خوراک، روزی
یُونُسؑ	ایک پیغمبر علیہ السلام جو بطور آزمائش مچھلی کا لقمہ بنے اور استغفار وتسبیح کی وجہ سے محفوظ رہے۔
ہم	ایسے ہی، یونہی
حُوت	مچھلی (جو بہت بڑی جسامت والی تھی)
نمبر ۱۱	
یکے را	ایک کو مراد کے
اَرّہ	آرہ
می کشد	کھینچتا ہے مراد چلوا دیتا ہے مضارع اخباری۔
دیگرے را	دوسرے کو۔ مراد کے
می نہد	فعل حال ہے، رکھ

	دیتا ہے
برسر	سر پر (حضرت زکریا علیہ السلام کے سر پر یہودیوں نے آرا چلا کر ان کو شہید کر دیا تھا)

نمبر ۱۲

سُلطان	بے پناہ طاقت مراد بادشاہ
ہر چہ	جو کچھ
خواہد	(مضارع) چاہے
دَمے	ایک دم، لمحہ بھر

نمبر ۱۳

سُلطانی	بادشاہی
مُسَلَّم	تسلیم شدہ، مانی ہوئی
زُہرہ	حوصلہ، طاقت، جرأت
چُوں، چرا	جب، کیوں اعتراض یا ٹال مٹول۔

نمبر ۱۴

یکے را	ایک کو
گنج	خزانہ
رنج و زحمت	دکھ، غم اور تکلیف
میدہد	(فعل حال) دیتا ہے

نمبر ۱۵

طُرفۃُ العَین	پلک جھپکنے میں، لمحہ بھر
بَرہم زدن	تباہ و برباد کرنا
نمی آرد	اصل میں نمی یارد ہے یارستن مصدر سے بمعنی سکنا، طاقت رکھنا (فعل حال منفی)
دم زدن	دم مارنا، بولے یا اعتراض کرے

نمبر ۱۶

مرغِ ہوا	اڑنے والا پرندہ
ماہی	مچھلی
دہد	دادن سے مضارع، دینا
بندگان	بندہ کی جمع، غلام
دولت و شاہی	دولت و بادشاہی

نمبر ۱۷:۔

بے پدر۔	بن باپ کے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔
مَہد	پنگھوڑا۔ جھولا
گویا	بولنے والا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے)

نمبر ۱۸

مردۂ صد سالہ — سو سالہ مرا ہوا آدمی (مراد حضرت عزیر علیہ السلام ہیں)۔

حی — زندہ

کے — کب

نمبر ۱۹

صانعے — ایسا کاریگر

طین — مٹی

کز — کہ+از

رجم — مارا جانے والا پتھر

نمبر ۲۰

رویاند — اگاتا ہے، متعدی روئیدن سے

گیاہ — گھاس

نگاہ داشتن — نگرانی وحفاظت کرنا

نمبر ۲۱

انبار — شریک وسہیم

نے — نہیں، حرف نفی

ملک — حکومت

قول — کلام

لحن — سُر، لے

نمبر ۲۲

نعت — تعریف، صفت (خاص کر آنحضرت ﷺ) کی تعریف

سید المرسلین — رسولوں کے سردار

گوئیم — مضارع جمع متکلم، ہم کہتے ہیں۔

مصطفیٰ ﷺ — چنا ہوا

یافت — یافتن مصدر سے ماضی مطلق، پانا

صفا — صفائی

نمبر ۲۳

کونین — دونوں جہان

ختم المرسلین — آخری رسول جو رسولوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔

فخر الاولین — پہلے رسولوں کے لئے بھی آپ ﷺ فخر ہیں۔

نہ فلک — نو آسمان، سات آسمانوں کے علاوہ عرش اور کرسی بھی مل کر نو بنے۔

نمبر ۲۵

شُد	ہوا، شدن مصدر سے
رحمۃ اللعالمین	تمام جہانوں کیلئے رحمت
مسجد	سجدہ گاہ
ہمہ	تمام، ساری

نمبر ۲۶

صد ہزار	لاکھ یعنی بہت زیادہ (ان، زائدہ ہے اور علامت جمع بھی)
جاں آفریں	جان پیدا کرنیوالا اسم فاعل ترکیبی
آل	اہل وعیال
طَاہِرِیْن	پاک صاف یں علامت نسبت ہے۔

نمبر ۲۷

سِرِ انگشت	انگلی کا سرا، پُوروا
شق شدن	چِرنا، ٹکڑے ہونا

نمبر ۲۸

رفیقِ غار	غار ثور کے ساتھی۔
لشکر کش	اسم فاعل ترکیبی، کشیدن مصدر سے، مراد سردار و سپہ سالار ہے۔
ابرار	بر کی جمع، نیک لوگ

نمبر ۲۹

بودند	ہوئے، تھے، بود کی جمع
بہر آں	اسی وجہ سے
گشتند	جمع غائب از مصدر گشتن، ہونا
ولی	خدا کا دوست، قریب

نمبر ۳۰

کان	معدن، دھات نکالنے کی جگہ
کانِ حیا	حیا اور شرم کا منبع (مراد حضرت عثمانؓ)
حِلُم	بردباری
بابِ مدینۂ علم	علم کے شہر کا دروازہ (مراد حضرت علیؓ ہیں۔)

نمبر ۳۱

رسولِ حق	اللہ تعالیٰ کے پیغمبر
خَیرُ النَّاسِ	تمام لوگوں سے بہترین، بھلے
عم	چچا

نمبر ۳۲

ہردم	ہر گھڑی، لمحہ

لفظ	معنی
سلام	سلامتی، درود وسلام
اصحاب	صاحب یا صحابی کی جمع، ساتھی، (مراد وہ لوگ جو آپ ﷺ کو دیکھ کر آپ ﷺ پر ایمان لائے اور پھر ایمان پر ہی ان کا خاتمہ ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

نمبر ۳۳

لفظ	معنی
ائمہ	امام کی جمع، اجتہاد کرنے والا (ایسا عالم دین جو قرآن وحدیث کے اصولوں کے مطابق جزئی مسائل میں حکم شرعی بتائے جہاں صریح حکم موجود نہ ہو۔)
فضیلت	بزرگی، شان
اِمامان	اِمام کی جمع مراد فقہی امام
اجتہاد	اصولوں کو دیکھ کر جزئیات کا حکم معلوم کرنا
رُوان	روح، جان
باد	ہو، بباد، ہوئے

نمبر ۳۴

لفظ	معنی
ابُوحنیفہؒ	ابوحنیفہ کنیت ہے اصل نام نعمان بن ثابت ہے حنفی المسلک لوگوں کے آپ امام وپیشوا ہیں۔
بُد	بُود کا مخفف، تھے
باصفا	صفائی والے صفت ترکیبی
سِراج	چراغ
اُمّتان	اُمّت کی جمع، امتیوں کے گروہ
مصطفیٰ ﷺ	حضور ﷺ کا صفاتی اسم گرامی

نمبر ۳۵

لفظ	معنی
فضلِ حق	اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم
قَرِین	ساتھی، قریب
شادباد	خوش رہیں (جملہ دعائیہ)
ارواح	رُوح کی جمع
شاگِردان	شاگرد کی جمع، تلمیذ، خادم، امیدوار۔

نمبر ۳۶

لفظ	معنی
بُویوسُف	امام یوسفؒ
صاحِبش	ساتھی مراد ان کے شاگرد

قاضی — اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ کرنے والا

وز — و+از کا مخفف ہے اور، سے

محمدؒ — امام محمدؒ

ذُوالمِنَن — احسانوں والا یعنی خدا۔ مِنَن مِنَّت کی جمع

نمبر ۳۷

شافعیؒ۔ — امام محمد بن ادریس الشافعیؒ (شافعی عرف ہے جو خاندانی نسبت سے مشہور ہے)

مالکؒ — مدینہ منورہ کے امام

زُفرؒ — امام صاحبؒ کے تیسرے شاگرد

یافت — پائی، ماضی مطلق از مصدر یافتن

زیشاں — از+ ایشاں، ان سے

زیب — حاصل مصدر از زیبیدن۔ زینت

فَرّ — دبدبہ

دین احمد — دین محمدی۔ شریعت احمدی

نمبر ۳۸

احمد حنبلؒ — احمد نام ہے اور ابن حنبل کنیت ہے (عراق کے امام وپیشوا تھے۔)

مردِ حق — حق تعالیٰ کے مرد، سچ بیان

ہمہ — تمام

بُردہ — بردن مصدر سے، لے جانا

سبق — سبقت

نمبر ۳۹

شان — ضمیر، ان کی

صَدرِ جَنّت — جنت الاعلیٰ، بلند مقام

قصرِ دیں — دین کا محل

نمبر ۴۰

مُناجات۔ — دعا کرنا کسی کو حاضر ناظر خیال کرکے

جُناب — درگاہ، دربار، بارگاہ

مُجِیبُ الدّعوات — دعاؤں کو قبول فرمانے والا

بادشاہا — اے بادشاہ، الف ندائیہ

جُرمِ ما — ہمارے گناہ

درگذار — امر ہے درگذاشتن سے معاف کرنا

ماگنہ گاریم — ہم گنہ گار ہیں، ما ضمیر ہے

آمُرزگار	بخشنے والا، اسم فاعل ہے از مصدر آمرزیدن، بخشا، گار علامت فاعل۔
نمبر ۴۱	
نِکوکار	نیک کام کرنیوالا، صفت ترکیبی
بد	برائی (سابقہ ہے)
کردہ ایم	ماضی قریب جمع متکلم، مصدر کردن سے، ہم نے کئے ہیں، ہم بدکار ہیں
جرم	گناہ
بے اندازہ	بے حد، بے حساب و بے شمار، بے، سابقہ، علامت نفی ہے۔
نمبر ۴۲	
بندِعصیاں	گناہوں کی فکر یا قید
ازکردہ	کئے ہوئے پر مراد اعمال ہیں
پشیمان	شرمندہ
گشتہ ایم	ہم ہوئے ہیں۔ ماضی قریب جمع متکلم

نمبر ۴۳	
دائما	ہمیشہ
فِسق	گناہ، نافرمانی
ماندہ ایم	ماضی قریب، رہے ہیں
ہمقرین	ساتھی، ہمنشین
نمبر ۴۴	
بے گنہ	بغیر گناہ کئے
نگزشت	ماضی مطلق منفی۔ نہ گزری ازمصدر گزشتن۔
بر، ما	بر حرف "بار، ما ضمیر منفصل جمع متکلم
ساعتے	ساعت گھڑی لحہ، یائے مجہولہ وحدت بمعنی ایک۔
حضورِدل	دل کی توجہ، انتہائی دھیان
طاعتے	کوئی عبادت
نمبر ۴۵	
بردر	دروازے پر
بگریختہ	بھاگا ہوا، ازمصدر گریختن صفت مشبہ بروزن اسم مفعول، با، زائدہ
بندہَ	غلام، موصوف ہے
آبروئے خود	اپنی عزت، مرکب اضافی

ہے

ریختہ	گرائے ہوئے، ضائع کئے ہوئے از مصدر ریختن گرنا، گرانا، اسم مفعول کا وزن ہے مگر معنی حال کا دے رہا ہے

نمبر ۴۶

مغفرت	بخشش، معافی
دارد	از مصدر داشتن رکھنا، امید دفاشتن کا معنیٰ امید رکھنا، دارد مضارع ہے۔
زانکہ	اس لئے کہ
فرمودہَ	تو نے فرمایا از مصدر فرمودن لَاتَقْنَطُوْا ناامید نہ ہوؤ آیۃ الخ، یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوؤ!

نمبر ۴۷

بحرِ الطافِ تو	تیری مہربانی کا سمندر
الطاف	لُطف کی جمع۔ مہربانیاں
بے پایاں	بے انتہا، بے علامتِ نفی

سابقہ ہے

رحمت	تیری رحمت، ت ضمیر مضاف الیہ ہے

نمبر ۴۸

کریما	اے کریم، الف ندائیہ ہے۔
راہ زدن	گمراہ کرنا۔ لُوٹنا
شفاعت خواہ	سفارشی، اسم فاعل ترکیبی ہے شفاعت چاہنے والا۔
باشد	بودن مصدر سے مضارع، ہو

نمبر ۴۹

چشم داشتن	امید رکھنا
پاکم	پاک+م، مجھ کو پاک
کنی	مضارع از مصدر کردن، بمعنیٰ فعل مستقبل تو کرے گا یا کردے گا۔
ازیں	از+ایں، اس سے
لحد	قبر

نمبر ۵۰

اندر آں دم	جس گھڑی میں بری مضارع از مصدر بردن،

لے جانا مراد نکالنا ہے۔

بانورایمانم	مجھے ایمان کی روشنی کے ساتھ

نمبر ۵۱

نَفْسِ امّارہ	برائیوں کا حکم دینے والا
نَفَس	سانس، روح، نیت، ذات
شاکر	شکرگزار
وانگہے	واں گہے، اسوقت، پھر
قادر	قدرت رکھنے والا، قابو پانے والا
بُوَدْ	مضارع از مصدر بودن، ہونا، ہو

نمبر ۵۲

ہر کہ	جو، اسم موصول
خشمِ خود	مرکب اضافی، اپنا غصہ
فروخورد	نگلنا، پینا، مصدر فروخوردن
رُستگاران	جمع رستگار کی، چھٹکارا پانے والا اسم فاعل، خلاصی پانے والا

نمبر ۵۳

درویشی	فقیری
سخت	مشکل، ناقابل برداشت
ہم	بھی، تاہم
خوبتر	زیادہ بہتر، اچھی، تفضیلِ بعض ہے۔

نمبر ۵۴

تَوسَن	سرکش گھوڑا۔ یہاں پر نفس کی صفت ہے، سرکش نفس
رام شد	فرمانبردار، مطیع، رام شدن سے
نیکونام	صفت ترکیبی، نیک نام والے

نمبر ۵۵

ریاضت	عبادت، مشقت والی
گوشمال	کان مَل یعنی سزا دے، گوش مالیدن مصدر سے ہے۔
تا	کلمہ تحذیر، تاکہ، ہرگز
نَیَنْدازد	فعل مضارع منفی از مصدر انداختن ڈالنا، پھینکنا، نہ ڈالے
وَبال	مصیبت

نمبر ۵۶

آنکہ	جو
رنجاند	متعدی بالواسطہ از مصدر رنجیدن، رنجانیدن، رنجاندن، دکھ دینا، رنج دینا ستانا
عذر	معذرت
پذیر	امر از مصدر پذیرفتن، ماننا قبول کرنا
بیابی	مضارع از مصدر یافتن، پانا، تو پائے
مغفرت	بخشش، معافی
مگیر	نہی از مصدر گرفتن پکڑنا، مت پکڑ

نمبر ۵۷

حق	اللہ تعالیٰ
ندارد	مضارع منفی از مصدر داشتن رکھنا
دوست	محبوب، پیارا، یہ امر اور حاصل مصدر ہے از مصدر دوستیدن، چپکنا، پیوستہ ہونا
خلق آزار	مخلوق کو ستانے والا، اسم فاعل ترکیبی ہے آزردن مصدر سے آزار امر ہے اور خلق اسم ہے۔
یکے	کوئی، کسی
دیندار	دین والا، دین پر عمل پیرا، اسم فاعل ہے

نمبر ۵۸

رَوْ	امر از مصدر رفتن، جا۔ بمعنٰی چُناں زِی!
غیبت	پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا
بہ بَند	روک لے، امر از مصدر بستن، روکنا، بند کرنا۔
بند	قید
دست و پائے خود	اپنے ہاتھ اور پاؤں، مرکب اضافی۔
نہ بینی	نہ دیکھے، مضارع منفی

نمبر ۵۹

گر	اگر، حرف شرط
خبر داری	مضارع از خبر داشتن، آگاہ ہونا باخبر ہونا۔
حَیٌّ	زندہ، اللہ تعالیٰ کا نام

	ہمیشہ سے زندہ
لَایَمُوْتُ	وہ جوفوت نہیں ہوگا اور دائمی، ابدی رہیگا۔
دَھان	منہ، اسکا مخفف دھن ہے
بِنہ	امر از مصدر نہادن، رکھ، لگا
سکوت	خاموشی، چپ

نمبر ۶۰

پُرگفتن	زیادہ بولنا
بمیرد	مضارع از مصدر مردن، مرنا
گفتار	حاصل مصدر از گفتن، بول، باتیں
گرچہ	اگر+چہ، ش ضمیر ہے، اس کی
دُرِّ	موتی (در مضاف ہے)
عَدَنْ	شہر کا نام (جو مشہور بندرگاہ بھی ہے جنوب عرب میں واقع ہے، وہاں کے موتی مشہور ہیں۔)

نمبر ۶۱

بینا	اسم فاعل از مصدر دیدن دیکھنا
قُوّتے	طاقت، یاء وحدت نکرہ، ایک خاص طاقت مراد فراست وبصیرت ہے
برعیب خود	اپنے عیوب پر، خامیوں پر

نمبر ۶۲

شِکَم	پیٹ
داری	مضارع از مصدر داشتن، رکھنا
حرام	ناجائز، جو حلال نہ ہو
ایماندار	ایمان والا
باشی	مضارع از مصدر بودن ہونا (بود، باشد دونوں مضارع ہیں)
والسّلام	اور تجھ پر سلامتی ہو، اور سلام پہنچے

نمبر ۶۳

باطن	اندر، پیٹ
روح	جان
سُو	طرف، جانب
اَفْلاک	فلک کی جمع مراد آسمان ہے

نمبر ۶۴

اِخْلاص	پاک اور خالص، بے ریا

	اعمال وعبادت
بندگانِ خاص	مرکب توصیفی ،مقربان بارگاہ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوں
نمبر ۶۵	
عدل	انصاف ،داد
باید	بائستن کا مضارع ،چاہیے
پادشاہان	پادشاہ کی جمع ،پاذ بمعنی تخت ہے اور شاہ بمعنی والا ، صاحب تخت ،حکمرانوں کو
گردند	گشتن مصدر سے مضارع ،ہونا
شاد	خوش
داد	انصاف ،عدل
نمبر ۶۶	
آہنگ	ارادہ
ظلمے	کوئی ظلم یا معمولی سا ظلم ، زیادتی
سود	فائدہ ،بھلا ،سود کردن بھلا کرنا فائدہ دینا۔
مرورا	مر+او+را ،اس کو (مر زائدہ)

گنج وسپاہ	مرکب عطفی ، خزانہ اور لشکر
نمبر ۶۷	
خِرَدْ	عقل
داری	مضارع از مصدر داشتن ، رکھنا
تمام	پوری ، ساری (عقل کی صفت ہے)
نرم	ملائم
شیریں	میٹھی
گوئی	تو کہے۔مضارع از گفتن ، بولنا
مردم	لوگ
کلام	بات ،گفتگو
نمبر ۶۸	
مسرور	خوش
باش	امراز مصدر بودن ،رہنا
خبرداری	تو آگاہ یاباخبر ہے
نمبر ۶۹	
قُربِ سلطان	بادشاہ کا قرب
آتِشِ سوزاں	مرکب توصیفی ، جلانے والی آگ سوزاں ازمصدر

سوختن سے اسم فاعل ہے

جلنا، جلانا

بَداں — بد کی جمع، برے لوگ

الفت — محبت، دوستی

ہلاکِ جان — جان کی ہلاکت، بربادی

نمبر ۷۰

زَالِ دنیا — دنیا کی بوڑھی عورت، مرکب اضافی۔

زال — سفید بالوں والا مرد یا عورت، بڑھیا

عُرُوس — دلہن (موصوف ہے)

آراست — بمعنی آراستہ ہے، بجی دھجی ہوئی آراستن، سنوارنا مصدر سے، اسم مفعول ہے۔

شُوْء — شوہر، دیگر، دوسرا۔ مرکب توصیفی ہے

خواست — ماضی مطلق بھی ہے مگر یہ خواستہ کے معنی میں بھی ہے چاہا ہوا

نمبر ۷۱

خواب وخور — سونا اور کھانا، حاصل مصدر

ہیں

پیشہ — طریقہ، عادت

اَنعام — چوپائے، ڈھور ڈنگر، نَعَم کی جمع

خُفتگاں — خُفتہ کی جمع، سوئے ہوئے، صفت مُشَبّہ ہے۔

بَہرہ — حصہ، نصیبہ

اِنعام — عطا، بخشش (اللہ تعالیٰ کی نعمت)

نمبر ۷۲

مَیارا — نہی، آراستن مصدر سے مت آراستہ کر نہ سجا۔

فقیر — رضائے خدا کا طالب اور تارک الدنیا ہونا

گردد — گشتن مصدر سے مضارع ہونا

بَاطِنَتْ — تیرا باطن، اندر

بَدْرِ مُنیر — چودھویں کا پورا اور روشن چاند، ریا اور دکھاوا چھوڑ دے تا کہ باطن روشن ہو۔

نمبر ۷۳

مردِ راہ — سالک، تصوف اور سلوک

کی راہ پر چلنے والا،
شریعت کا پابند۔

بُود	ہونا از مصدر بودن، حاصل مصدر ہے
سُود	فائدہ
اندیشہ	فکر سوچ اندیشیدن مصدر سے

نمبر ۷۴

کلید	چابی، اسم آلہ
سزا	لائق ہونا، اہل ہونا، بدلہ، از مصدر سزیدن، لائق ہونا، سزاوار ہونا

نمبر ۷۵

نہد	مضارع منفی از مصدر نہادن نہ رکھے
فُرق	چوٹی، مانگ مراد سر ہے
کجا	کہاں؟ حرف استفہام ہے
یابد	پائے، مضارع از یافتن پانا
درگاہ	بارگاہ، جناب

نمبر ۷۶

امر	اللہ کے احکام جن کے کرنے کا حکم ہو
نہی	جن امور سے منع کیا گیا ہو۔ مناھی
گوشدار	امراز گوش داشتن، توجہ دینا، دِھیان سے سننا۔
جائے شادی	خوشی کی جگہ
ہوش دار	ہوش کر

نمبر ۷۷

ترک	چھوڑنا
عزّ وجاہ	عزت اور مرتبہ، عہدہ
خویش را	اپنے کو
شائستہ	لائق، اہل
درگاہ	بارگاہ خداوندی
کن	امراز مصدر کردن، کر، بنا

نمبر ۷۸

اِکتفاء	کافی سمجھنا
رُوزی	رزق، نصیبہ
دریُوزہ	بھیک، گدا، خیرات

نمبر ۷۹

چونکہ	جب
بے یاد اللہ	بے منفی کی سابقہ ہے اللہ تعالیٰ کی یاد اورذکر کے

	بغیر
ت	ضمیر متصل ہے، تیرا
دیو	مراد شیطان ہے یا نفس
ملعون	لعنتی، پھٹکارا ہوا
یار	مددگار
ہمراہ	ساتھی
بوَد	ہو، ہوگا
نمبر ۸۰	
مالِ دنیا	دنیاوی مال و دولت
خاکسار	خاک کی مانند، مٹی جیسا، ذلیل، کمینہ۔
دہند	مضارع از مصدر دادن، دنیا
پرہیزگار	اسم فاعل، متقی، گناہوں سے دامن کو مکمل طور پر بچانے والا۔
نمبر ۸۱	
فقر	ناداری، مفلسی، فقر اختیاری باعث فخر ہے اور اضطراری باعث ذلت ہے۔ حقیقی فقیر وہ ہے جو اللہ سے مانگے۔

پیدا	ظاہر
محنتِ امروز	آج کی مشقت مراد کمائی ہے جو مشقت کے بعد حاصل ہوتی ہے کل کے لئے آج پریشان نہ ہو۔
نمبر ۸۲	
مرترا	خاص تجھے
آنکس	جو ذات، مراد اللہ تعالیٰ کی ہستی
غم مخور	غم نہ کر، پریشان نہ ہو، نہی
آب و نان	روٹی پانی
نمبر ۸۳	
توکل	خدا پر بھروسہ
فیروزی	کامیابی + ت ضمیر، تجھے
دہد	دادن مصدر کا مضارع، دے گا
حق	حق تعالیٰ
مانند	مثل، کی طرح
مرغاں	مرغ کی جمع، پرندے
روزیت	روزی + ت ضمیر، تیری روزی

نمبر ۸۴

جُنبش	حرکت مراد عبادت ہے، حاصل مصدر ہے مصدر جُنبیدن سے، حرکت کرنا
غافل مَباش	غافل نہ ہو، نہی ہے
بَلیٰ	ہاں، روزِ الست کا عہد، میثاق، اصل معنیٰ کیوں نہیں ہے (الست بربکم قالوا بلیٰ)
تنبَل	سست، تن تنبل، سست جسم
مباش	نہ ہو، نہی از مصدر بودن

نمبر ۸۵

طاعت	فرمانبرداری وعبادت
تیز رو	تیز چلنے والا، اسم فاعل
چُو باد	چو+باد، ہوا کی طرح
وز ہمہ کار	اور تمام کاموں سے، کاروبار سے

نمبر ۸۶

منزلت	تیری منزل، ٹھکانہ، جنت
بارت	تیرا بوجھ، تکالیف شرعی یا معرفت الٰہی۔
گِراں	بھاری، بس، بہت
گوشِشے	از مصدر کوشیدن، کوشش کرنا، سعی کرنا یہ حاصل مصدر ہے، یاء نکرہ ہے قلت کے لئے۔
پَس مَمَاں	پیچھے نہ رہ، نہی از مصدر پس ماندن پیچھے رہ جانا۔
دیگراں	دوسروں، دیگر کی جمع

نمبر ۸۷

تن	جسم
تقویٰ	پرہیزگاری، خوفِ خدا
تکلف	بناوٹ، نقل، تصنع وغیرہ
نبود	مضارع منفی نہیں ہوتی
اَساس	بنیاد، اصل، جڑ

نمبر ۸۸

خودستائی	اپنی تعریف آپ کرنا، ستودن مصدر سے اسم فاعل خود ستا ہے یاء مصدریہ ہے
پیشہ	عادت، طریقہ، طور
کم زند	مضارع از کم زدن، گھٹیا شمار کرنا، کچھ نہ سمجھنا۔
خودرا	اپنے آپ کو

مرد	کامل مرد یا شخص
نمبر ۸۹	
شیطان	ناری مخلوق، عزازیل کا صفاتی نام، حریفِ آدمؑ، راندۂ درگاہ۔
بہترم	میں بہتر اور اچھا ہوں
گشت	ماضی مطلق از مصدر گشتن، ہونا
ملعون	لعنتی، پھٹکارا ہوا
لَاجَرَم	لازمی طور پر، یقیناً، لامحالہ
نمبر ۹۰	
تواضع	عاجزی، خاکساری، فروتنی
خاک	مٹی
مردم	آدمی، انسان
می شود	فعل حال از مصدر شدن، ہونا بننا
سرکشی	سرکش اسم فاعل، یاء مصدر یہ، نافرمانی بغاوت۔
نُورِ نار	آگ کا نور مراد روشنی
گم میشود	فعل حال از مصدر گم شدن، گم ہونا یہاں پر مراد بجھ جانا ہے۔

نمبر ۹۱	
عزیز	معزز، باعزت
آدمؑ	حضرت آدم علیہ السلام
خوار	ذلیل
اِستکبار	غرور و تکبر کرنا بڑائی کا اظہار کرنا
اِستغفار	بخشش طلب کرنا، معافی مانگنا
نمبر ۹۲	
ہرکہ	جو، جس کے
خَلق	مخلوق، دنیا، لوگ
خُلق	اخلاق، عادت
خوشنود	خوش
ہیچ	کچھ، یا نہ کے معنی میں
قدر	عزت، مرتبہ
درِ معبود	خداوند تعالیٰ کی بارگاہ، جناب
بر	حرف جار، مراد میں ہے
نمبر ۹۳	
روئے جنت	جنت کا منہ، چہرہ
کجا	حرف استفہام، کہاں؟
بخیل	بخل و کنجوسی والا

بیند — مضارع از مصدر دیدن، دیکھنا

پشّہ — مچھر، موصوف ہے افتادہ اس کی صفت ہے

افتادہ — پڑا ہوا، از مصدر افتادن گرنا پڑنا

زیر — حرف جار، نیچے

پائے پیل — ہاتھی کا پاؤں، مرکب اضافی ہے

نمبر ۹۴

تا — تا کہ

دلت — تیرا دل، تاء ضمیر ہے

آرام یابد — آرام پائے

بُود ونابُود — بمعنی مصدر ہیں، ہونا اور نہ ہونا

یکسر — یکساں، برابر

شُمُر — امر از مصدر شمردن، شمار کرنا، گننا

نمبر ۹۵

ہرچہ — جو کچھ، جو چیز

باشد — ہو، مضارع از مصدر بودن

شریعت — قانون محمدی، احکام الٰہی

ناپسند — صفت ترکیبی، نابرائے منفی اور پسند امر ہے پسندیدن سے، مکروہ

دورباش — دورہ، باش امر ہے

ازوے — از+وے، اس سے

چو — جب

ہستی — از مصدر ہستن، ہونا، تو ہے

ہوشمند — اسم فاعل، عقلمند، ہوش والا

نمبر ۹۶

بہر — کیلئے، واسطے

زر — سونا، دولت

مَستائے — نہی از مصدر ستودن تعریف کرنا۔

دنیادار — اسم فاعل، مال ودولت والا

تا — حرف تحذیر، خبردار!

چہ — حرف استفہام، کیا؟

خواہی کردن — فعل مستقبل، تو کرے گا، نون ضرورت شعری کے لئے ہے، خواہی کرد

مردار — اسم مفعول کے وزن پر صفت مشبہ، مرا ہوا مراد دنیا کا مال جو مثل مردہ ہے

نمبر ۹۷

مال وزر	مال و دولت (موصوف ہے)
بیحد	صفت ترکیبی، بے حساب (صفت ہے)
بدست آوردہ	ہاتھوں میں لینا، حاصل کرنا، جمع کرنا، بدست آوردہ جمع کیا ہوا۔
گیر	امر ہے از مصدر گرفتن، لینا، پکڑنا
گور	قبر
حسرت	محرومی کا افسوس، پچھتاوا، تأسف
بُردہ گیر	لے جا کر پکڑ! مراد لے جا!

نمبر ۹۸

عام	عام لوگ
نبود	نہیں ہوتا، مضارع منفی
ذکرِ خاصاں	خاص لوگ یعنی مقربان درگاہِ خداوندی، کا ذکر، اللہ کو یاد کرنا۔
بیگماں	بیشک، بلاشبہ (صفت ترکیبی ہے)

نمبر ۹۹

بے تعظیم	عظمت خداوندی کا تصور کئے بغیر، جس میں حرمت نہ ہو، عزت نہ ہو
بِدعَت	غیر مسنون رسم یا نئی چیز جو مشروع نہ ہو
حُرمت	عزت واحترام، بزرگی و عظمت کا تصور۔
واندرآں	اور اس میں

نمبر ۱۰۰

لَب	ہونٹ
مَجُنباں	مت ہلا، حرکت نہ دے، نہی از مصدر جنبانیدن، متعدی المتعدی
کِرِدگار	کام کرنے والا، مراد اللہ تعالیٰ کی ذات
زانکہ	اس لئے کہ
پاکاں	پاک کی جمع، پاکیزہ لوگ
ہمیں	ہم+ایں، یہی
بودست	بودہ است، رہا ہے

نمبر ۱۰۱

حِرص	لالچ

بگذار — امراز مصدر گذاشتن چھوڑنا
قناعت — تھوڑی چیز پر صبر کرنا
پیشہ کن — اختیار کر
یکے — کوئی، (تھوڑا بہت مراد ہے)
اندیشہ کن — فکر کر!

نمبر ۱۰۲

رضا — خوشی
بندہ — غلام
کے — حرف استفہام، کب؟ کہاں
تواند — سکنا، کب طاقت رکھتا ہے؟
باز گرداند — واپس لوٹا دے پھیر دے مضارع از مصدر باز گردانیدن، پھیرنا
قضا — تقدیر، (تسلیم و رضا ہی بہتر ہے)

نمبر ۱۰۳

ستیزہ — لڑائی، حاصل مصدر ہے از مصدر ستیزیدن، لڑنا جھگڑنا
سربسر — بالکل، یقیناً
ویران کند — برباد اور تباہ کرتا ہے

نمبر ۱۰۴

نشود — مضارع منفی از مصدر شنیدن، سننا، نہیں سنتا
مدبر — بدبخت
پند — نصیحت
جہالت — نادانی
بگسلد — مضارع از مصدر گسلیدن کاٹنا، توڑنا، بمعنیٰ حال ہے۔
پیوند — جوڑ مراد دوستی ہے

نمبر ۱۰۵

عبرت — سبق

نمبر ۱۰۶

ذرۂ آتش — آگ کی چنگاری
افروختہ — افروختن مصدر سے اسم مفعول، روشن کیا ہوا۔
عالمے را — ایک جہاں کو
سوختہ — جلا ہوا، از مصدر سوختن جلنا، جلانا اسم مفعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

نمبر ۱۰۷

اندک — تھوڑا، کم

لفظ	معنی
تواں کشتن	بجھائی جاسکتی ہے
وائے	حرفِ تأسف، افسوس، ہائے
التہاب	بھڑک اٹھنا، شعلہ مارنا
گیرد	مضارع از مصدر گرفتن، لینا، پکڑنا

نمبر ۱۰۸

لفظ	معنی
آید	آئے، مضارع آمدن مصدر سے
عِتاب	ناراضگی، غصہ
کم	تھوڑا، تھوڑی
بقاء	عمر، زندگی، باقی رہنا، ہونا
خط	لکیر
روئے آب	پانی کی سطح، مرکب اضافی ہے

نمبر ۱۰۹

لفظ	معنی
زاغ	کوا
چوں	جب، جبکہ مراد چونکہ ہے
فارغ	خالی مراد بے بہرہ، بے نصیب
بوئے گل	پھول کی خوشبو، مرکب اضافی ہے
بُوَد	ہوتا ہے، مضارع بودن سے
نفرتش	اس کو نفرت، ش ضمیر ہے
صحبتِ بلبل	بلبل کی صحبت و معیت، مرکب اضافی ہے

نمبر ۱۱۰

لفظ	معنی
کاربست	عمل کرنا، کاربستن
نتواں	نہیں کرسکتا، توانستن مصدر سے
علم را	علم پر
بے عقل	صفت ترکیبی، بے عقل شخص
پیش	سامنے، آگے
نمی باید	نہیں چاہیے
نشست	بیٹھنا (یک من علم را دہ من عقل باید) بے عقلوں سے علم حاصل نہیں کرنا چاہیے اور عقل کے بغیر علم سے استفادہ ممکن نہیں ہے

نمبر ۱۱۱

لفظ	معنی
بے خرد	بغیر عقل کے
دانش	علم، دانستن مصدر کا حاصل مصدر ہے، جاننا۔

وبال مصیبت
مرغ پرندہ
بال پر
☆علم عقل کے بغیر گمراہی ہے اور علم کی پرواز عقل سے ہے۔

نمبر ۱۱۲
ہر کہ جو بھی، جو شخص کہ
دارد داشتن مصدر سے مضارع، رکھنا
نبود برآں اسپر نہ ہو یعنی اسپر عامل نہ ہو
طریق عقل عقل کا راستہ
برکراں کنارے پر مراد علیحدہ یا جدا ہے

نمبر ۱۱۳
بے اندیشہ بنا سوچے، سمجھے
گفتار گفتگو، بات، گفتن مصدر سے حاصل مصدر ہے بولنا وغیرہ
پس پھر
ندامتہائے بسیار بہت سی ندامتیں، شرمندگیاں

نمبر ۱۱۴
سوال آورد سوال کرے یعنی مانگے
خوار ذلیل، (مانگنے سے انسان بے آبرو، بے توقیر ہو جاتا ہے)
گردد گشتن مصدر سے مضارع ہے ہونا
ماند رہ گیا، ہو گیا، ماندن رہنا ہونا
اِستخفاف کرد توہین، اہانت کی استہزاء اور توہین سے دوست ساتھ چھوڑ جاتے ہیں

نمبر ۱۱۵
نکند نہیں کرتا یا نہ کرے
اِحتیاطِ کارہا کاموں میں احتیاط، پرہیز، بچاؤ
بارہا جمع ہے۔ بوجھ مراد غم ہیں
☆غیر محتاط انسان آخر کار شرمندہ اور پریشان ہوتا ہے۔

نمبر ۱۱۶
وائے ہائے، افسوس
مسکینے کہ وہ مسکین جو کہ

لفظ	معنی
غرقِ وام	قرض میں ڈوبا ہوا (مرکب اضافی)
ہردم	ہرلحہ، ہرسانس
خون آشام	اسم فاعل ہے، خون پینے والا
آشامیدن	پینا، آشام امر ہے

نمبر ۱۱۷

لفظ	معنی
مراد دل	دلی تمنا، آرزوئے دل
بر	اوپر مراد کے مطابق ہے۔
بقاء	عمر، زندگی
افزونی	زیادتی، بڑھوتری، افزودن بڑھنا، بڑھانا، حاصل مصدر ہے، ش ضمیر ہے

نمبر ۱۱۸

لفظ	معنی
آہنگ	ارادہ
سُبکساری	اوچھاپن، گھٹیاپن، سبکسار اسم فاعل صفت ترکیبی کے آخر میں یاء اہلیت کی ہے
آبروئے خویش	اپنی عزت وآبرو، مرکب اضافی
بیزاری	مخالف، صفت ترکیبی، یاء اہلیت کی ہے

نمبر ۱۱۹

حدیث راست سچی بات

لفظ	معنی
جز	سوا، حرف استثناء ہے
مگوی	نہی ہے گفتن مصدر سے، نہ کہہ
نگردد	مضارع منفی، نہ ہو، نہ بنے
آبرویت	مرکب اضافی ہے، تیری آبرو، عزت
آبجو	نہر کا پانی (آب+جو)

(جو قدر والا نہیں ہوتا، یعنی تو بے قدر ہو جائے گا)

نمبر ۱۲۰

لفظ	معنی
تابماند	تاکہ رہے
رازت	تیرا راز، تاء ضمیر ہے
نہاں	مخفی، پوشیدہ
سِرّ	راز، بھید، سرخود اپنا راز
کمتر	بہت ہی کم (صفت تفضیلی)
رَساں	پہنچا، امر ہے از مصدر رسانیدن متعدی بالواسطہ ہے، پہنچانا

نمبر ۱۲۱

حِلم — بردباری، غصہ پینا، حوصلہ

تریاقِ دل — مرکب اضافی ہے، تریاق زہر کی دوا کو کہتے ہیں، زہر مہرہ

بغض وکینہ — خفیہ دشمنی، اندرونی عداوت

نمبر ۱۲۲

فخر — فخر کی بات، اچھی، عمدہ

جملہ عملہا — تمام اعمال، سارے کام

نان دادن — کھانا کھلانا، نان، روٹی

درکشادن — دروازہ کھولنا، کھلا رکھنا مراد مہمان نوازی کرنا ہے۔

بروئے دوستاں دوستوں پر یا کیلئے

نمبر ۱۲۳

تکیہ — بھروسہ، اعتماد

خواجہ — صاحب، اے صاحب!

بَرکردارِ خویش — اپنے عمل پر، کردار حاصل مصدر ہے۔

دل بِنہ — دل رکھ، بنہ امر ہے نہادن مصدر سے دل نہادن، دل رکھنا

رحمتِ جبّار — زبردست اللہ کی رحمت جبار اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے

نمبر ۱۲۴

خصلت — عادت

اگر — حرف زائد ہے

بہترین — سب سے اچھی، عمدہ

دانی — مضارع دانستن مصدر سے، تو جانتا ہے

کرا — کہ+را، کس کی

آنکہ — وہ جو کہ یا جس نے

داد — ماضی مطلق از مصدر دادن، دینا

انصاف — عدل، داد

انصافش — اپنا انصاف یعنی حق

نخواست — ماضی مطلق منفی از مصدر خواستن مانگنا، چاہنا۔

نمبر ۱۲۵

آنچہ — جو کچھ

خواہی — مضارع خواستن مصدر سے، مانگے چاہے۔ خواہ امر ہے مصدر خواستن سے، مانگ چاہ

لفظ	معنی
دست خلائق	مخلوقات کا ہاتھ، خلائق خلق کی جمع۔
خیروشر	نیکی اور بدی، اچھائی اور برائی
نمبر ۱۲۶	
ناصر	مددگار
بندگان	بندہ کی جمع
جُز اِلٰہ	اللہ تعالیٰ کے سوا
یاری	مدد
حق	اللہ تعالیٰ
غیرش	اسکے غیر سے، ش ضمیر ہے
مخواہ	نہی از مصدر خواستن، مت چاہ
نمبر ۱۲۷	
ترسد	مضارع از مصدر ترسیدن، ڈرے
بسے	بہت زیادہ
بیگماں	صفت ترکیبی ہے، بلاشبہ، بلاشک
نمبر ۱۲۸	
سِفلہ	کمینہ، گھٹیا
بامروت	انسانیت والا، صفت ترکیبی ہے
ننگری	مضارع منفی از نگریستن، دیکھنا
بدخوئے	کوئی بداخلاق
نیابد	نہ پائے، یافتن مصدر سے
مِہتری	سرداری، صفت تفضیلی ہے اور یاء اہلیت کی ہے
نمبر ۱۲۹	
صدقہ	خیرات، بخشش
کالودہ	کہ آلودہ، جو کہ آلودہ
گردد	مضارع گشتن کا، ہوجائے
ریا	ریاکاری، دکھلاوا
کُجے بُوَد	کب ہو؟ یا ہوسکتا ہے
خیر	بھلائی، نیکی
مقبولِ خدا	اللہ کے ہاں مقبول، پسندیدہ
نمبر ۱۳۰	
تا توانی	جب تک تو طاقت رکھے
دور باش	الگ رہ، باش امر ہے
سود خور	سود کھانے والا بیاج خور
زانکہ	اس لئے کہ
ہست	ہے، فعل معاون، ناقص، ہستن سے

دشمنان — دشمن کی جمع
کرد گار — اللہ تعالیٰ

نمبر ۱۳۱

روزِ غم — غم کے دن، برا وقت
بودست — بودہ است، رہا ہے، ماضی قریب
روزِ شادی — خوشی کا دن، اچھا وقت
ہم — حرف تاکید، بھی
پُرسش — باء زائدہ ہے، پرس امر ہے از مصدر پرسیدن پوچھنا، ش ضمیر ہے

☆ خوشحالی میں دکھ درد کے ساتھیوں کو یاد رکھنا چاہئے۔

نمبر ۱۳۲

معرفت — اللہ کی پہچان، جاننا
فانی شدن — فنا ہونا، محو ہو جانا، مٹنا
دَرْوَے — اس میں، ذات خداوندی میں
ہر کہ — جو بھی، اسم موصول
فانی — مٹنے والا، اپنی خواہشات اور بشری تقاضوں پر قابو پانے والا
عارف — جاننے والا، صاحب معرفت، اپنی ذات کو مٹا کر، فنا کر کے نفی کرنیوالا۔

نمبر ۱۳۳

ہمّت — ارادہ مراد منزل مراد ہے
لِقاء — ملاقات
مطلق — بالکل

نمبر ۱۳۴

خدمتِ مرداں — نیک بندوں کی خدمت کیونکہ حقیقتاً مرد وہی ہوتے ہیں
گنبدِ گرداں — مرکب توصیفی، گھومنے والا آسمان نصرت وتائید خداوندی مراد ہے۔

نمبر ۱۳۵

می دہد — فعل حال از مصدر دادن، دینا
مستعان — جس سے مدد مانگی جائے مراد اللہ تعالیٰ
اجر — ثواب
مُزد — اجرت، مزدوری
صائماں — روزے دار۔ صائم کی جمع

قائماں	قیام کرنے والے نمازی، قائم کی جمع

نمبر ۱۳۶

جِنَان	جنت
ہَم	نیز، بھی
غازیاں	جہاد کرنے والے، غازی کی جمع

نمبر ۱۳۷

ہرکرا	جس کسی کی، جس کی
طبع	طبیعت
مَلُوْل	رنجیدہ، آزردہ، اکتانا

نمبر ۱۳۸

روئے تازہ	خندہ پیشانی، مسکراتے ہوئے
الطاف	مہربانیاں، لطف کی جمع
بے اندازہ	بے حد، انگنت

نمبر ۱۳۹

وفات	موت
از کسے	کسی سے متعلق
پیش کس	کسی کے سامنے
آزادی	آزاد ہونا، بے تکلف ہونا

☆ دشمن مرے تے خوشی نہ کریئے سجناں بھی مرجاناں۔

نمبر ۱۴۰

ہرسحر	ہر سحری کو
برخیز	امر از مصدر برخاستن اٹھنا
فرصت	موقع
اُکنُوْن	اب
داری	مضارع از مصدر داشتن، رکھنا
کارکن	کام کرلے، کام کر!

نمبر ۱۴۱

تاتوانی	جب تک تجھ سے ہو سکے، ممکن ہو
مسکین	حاجتمند، ضرورتمند
حاجت	ضرورت، ت ضمیر ہے
برآر	امر از مصدر برآوردن، پورا کرنا
برآرد	مضارع از مصدر برآوردن، پورا کرنا

نمبر ۱۴۲

باندک	تھوڑے پر، کم پر
زِحق	اللہ کی طرف سے، من اللہ
قاضی	پورا کرنے والا

☆قناعت میں حاجت روائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نمبر ۱۴۳

رُخ	چہرہ، سامنے
نوروصفا	روشنی اور پاکیزگی
مردِسخی	سخاوت کرنیوالا جوانمرد
زانکہ	اس لئے کہ
قرِین	ساتھی، مضاف ہے
مُصطفٰا ﷺ	سرکار دو عالم ﷺ کا صفاتی نام نامی واسم گرامی ہے، چنا ہوا

نمبر ۱۴۴

فَرَح	خوشی، فرحت
رواست	جائز ہے
لیک	لیکن
جُستن	ڈھونڈنا، تلاش کرنا

نمبر ۱۴۵

فزاید	مضارع از مصدر فزودن بڑھنا چڑھنا افزودن بھی ہے۔
قدر	قدرومنزلت
وجاہت	جاہ ومرتبہ، مقام، ت ضمیر ہے
می باش	امر مدامی، ہمیشہ رہ، دائم ہو
دائم	ہمیشہ

نمبر ۱۴۶

بخوانی	مضارع از مصدر خواندن پڑھنا مراد بلانا ہے۔
ابّ ومام	ماں باپ، ت ضمیر ہے
بنام	نام سے مراد نام لے کر پکارے تو!
می گردد	فعل حال، ہو جاتی ہے
نعمتِ حق	حق تعالیٰ کی نعمت، انعام
حرام	جس سے روکا گیا ہو۔ منہی عنہ

نمبر ۱۴۷

گدایاں	گدا کی جمع، فقیر لوگ
پارہائے نان	مرکب اضافی ہے، پارہ کی جمع ٹکڑے، نان روٹی یائے اضافت
مَخَر	نہی از مصدر خریدن، خریدنا، مت خرید
فقیری	محتاجی، غربت، مفلسی،

☆فقیروں کی گدا میں بے برکتی ہوتی ہے۔اس لئے بچ!

نمبر ۱۴۸

مُخرج	خرچ
بیروں	باہر
اندازہ	انداختن مصدر سے،ڈالنا پھینکنا مراد تخمینہ، ناپ تول
خشک رِیش	خشک شدہ زخم مندمل شدہ زخم،بھرا ہوا زخم
تازہ مکن	تازہ نہ کر،دوبارہ ہرا نہ کر!

نمبر ۱۴۹

حُضُور	حاضری، جناب، بارگاہ (یہاں مراد معیت و سنگت اور حاضری ہے)
صالحاں	صالح کی جمع،نیک لوگ حقیقی بندگانِ خدا۔
ور نشینی	واگر، اور اگر،تو بیٹھے گا
بابداں	برے لوگوں کے ساتھ، بد کی جمع
طالح	بدکار، برا

نمبر ۱۵۰

ہمدم	ساتھی
حریمِ خاص	خاص دربار، جناب، بارگاہ
مَحْرَم	باریاب، حضوری والا (جسے دربار میں بے روک ٹوک آنیکی اجازت ہو)

نمبر ۱۵۱

راہِ حقیقت	ذاتِ خداوندی کی معرفت و پہچان کا راستہ۔
سالک	راہرو، چلنے والا (راہ شریعت پر پابند ہو کر چلنے والا،جس کی منزل عرفان حق ہو)
خائِف	ڈرنیوالا، خوفزدہ، متقی شخص
زقہرِ مالِک	مالک کے غصہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی ناراضگی وغصہ سے

نمبر ۱۵۲

بر	زائدہ ہے
سَرِ	پر، پہ
بالیں	سرہانہ
گذر	امر از مصدر گزشتن، گزرنا، تو گزر! یعنی بیماروں کے پاس جا!

سنت — راستہ، طریقہ

خیر البشر ﷺ — آنحضور ﷺ جو تمام نوع انسانی میں سے بہتر، اعلیٰ اور افضل ہیں

نمبر ۱۵۳

خَنْدَانَنْد — ہنسائے، مضارع ہے، خندانیدن متعدی بالواسطہ مصدر سے۔

خَسْتَۃْ — زخمی، شکستہ دل، صفت مشبہ ہے خستن مصدر سے تھکنا، زخمی ہونا۔

دربستہ — بند دروازہ

باز — کھلا، مفتوح

نمبر ۱۵۴

چوں — جب

یتیمے را — کسی یتیم کو

گِریاں کند — رلاتا ہے، گریاں کردن، گریاں اسم فاعل ہے از مصدر گریستن رونا

مالِک — دوزخ کا فرشتہ جو منتظم ہے داروغۂ دوزخ۔

بِرْیاں کند — بھونتا ہے، بریاں کردن، برشتن مصدر سے بھونا

نمبر ۱۵۵

صافی — نتھرا ہوا، صاف ستھرا، زلال صاف شفاف میٹھا پانی۔

باش دائم — ہمیشہ رہ

طالب — مانگنے، چاہنے والا، متلاشی

قُوتِ حلال — حلال روزی، خوراک جو جائز ہو

نمبر ۱۵۶

ترک — چھوڑنا مراد قطع تعلق کرنا ہے

اَقَارِبْ — اَقْرَبْ کی جمع، قریبی رشتے دار

عَقَارِبْ — عَقْرَب کی جمع، بچھو

نمبر ۱۵۷

خویشاں — خویش کی جمع، رشتے دار

قِطعِ رَحم — رشتہ داری کو ختم کرنا، کاٹنا، لاتعلقی

بدتر — زیادہ بری، (صفت تفضیلی)

چیزے — کوئی چیز، شی، یاء نکرہ

	مجہول کی	ہیچکس	کسی شخص، کوئی شخص
مَدَاں	نہی از مصدر دانستن جاننا، تو نہ جان مراد نہ سمجھ!	فریادرس	اسم فاعل ترکیبی ہے فریاد کو پہنچنے والا، مشکل کشا، رس امر ہے رسیدن سے۔
نمبر ۱۵۸			
خودرا	اپنے کو	نمبر ۱۶۱	
سُپار	امر از مصدر سپردن حوالے کرنا	ہرکجا	جہاں کہیں بھی
		تہمت	الزام
نگہدارد	مضارع نگہداشتن سے حفاظت ورکھوالی کرنا	مَرَو	نہی از رفتن مصدر، مت جا!
		ہمچو	کی طرح، مثل
پروردگار	اسم فاعل پالنے والا مراد اللہ تعالیٰ ہے، گار علامت فاعل ہے	نابینا	اندھا
		نمبر ۱۶۲	
		شاد	خوش
نمبر ۱۵۹		دَرُونِ خستہ	زخمی کا دل
ہمدم	ساتھی	باز	کھلا ہوا
سرائے خُلد	ہمیشہ کی سرا مراد جنت ہے، سرا گھر یاء اضافت کی ہے	یابی	مضارع از یافتن، پانا
		نمبر ۱۶۳	
		الٰہی	میرے خدا
مُحرم	رازدار	بر ما ہمہ	ہم سب پر
نمبر ۱۶۰		عفوکن	معاف فرما دے، امر درخواست کے معنی میں ہے، التجا ہے
دربلا	مصیبت میں، در میں		
یاری	یاء اسمی ہے، مدد، امداد		
مخواہ	نہ چاہ، مت مانگ، نہی ہے از مصدر خواستن۔	جملہ	سارے، سب کے سب
		ما ہمہ	ہم تمام، ہم سب کے

نمبر ۱۶۴

عاجزیم	ہم عاجز ہیں، بے بس ہیں
جرمہا	جرم گناہ، غلطی، جرم کی جمع
بسے	بہت زیادہ، جرمہا کی صفت ہے
دیگر	دوسرا کوئی
غیر	سوا

نمبر ۱۶۵

بُرانی	تولے جائے، دھتکارے مضارع ہے۔ برانیدن مصدر سے
بندہ ایم	ہم غلام ہیں
زاں	ز+آں، اس سے، اس پر
خُرسَنَد	خوش، شاد، شاکر، قانع

نمبر ۱۶۶

بداند	جانے، مضارع دانستن کا
اینہارا	ان نصائح کو
کاربند	عمل پیرا ہو، کاربستن سے مضارع ہے
کامل	مرد کامل

نمبر ۱۶۷

جُوار	پڑوس، ہمسائیگی
دَارالسّلام	سلامتی کا گھر، جنت
ہمنشین	پاس بیٹھنے والا صفت ترکیبی ہے
مدام	ہمیشہ، دائم

نمبر ۱۶۸

آں ساعت	وہ گھڑی، لمحہ
جاں برلب رسد	جاں لبوں پر آئے مراد موت قریب ہو۔
جِسمِ پژمُردَہ	مرجھایا ہوا جسم، موصوف صفت ہے
	تاب وتب چمک ودمک، حاصل مصدر ہے، ترو تازگی بھی مراد ہے

نمبر ۱۶۹

شہادت	راہ خدا میں جان دینا اور قتل ہونا
نوشیم	نوشی+م، تو مجھ کو پلانا، میم مفعول کی علامت ہے، نوشیدن مصدر سے مضارع ہے پینا مراد پلانا ہے۔
خِلعَت	پوشاک، لباس
پوشیم	پوشی+م، تو مجھ کو پہنانا پوشیدن مصدر سے، پہننا مراد پہنانا ہے

☆نوشیم اور پوشیم مضارع جمع متکلم کے بھی صیغے ہیں چونکہ شعر دعائیہ ہیں تو معنیٰ ہم پیئیں اور ہم پہنیں بھی مراد ہو سکتا ہے

نمبر ۱۷۰

در دو عالم — دونوں جہانوں میں
جز تو — سوائے تیرے
ہم تو — تو ہی
می باشی — تو ہو یا ہوگا

نمبر ۱۷۱

رحمتے — رحم، رحمت
مانَد — رہے، ہوں
بسے — بہت زیادہ
رُوانِ پاک — پاک جان، روح
صاحبِ کمال — با کمال مراد شیخ عطارؒ ہیں

نمبر ۱۷۲

دُرّ — موتی، ہا علامت جمع
بنظم آوردن — پرونا بمعنی سفتن ہے
غوطہا — غوطے، غوطہ خوردن غواصی کرنا
بحرِ معنیٰ — مرکب اضافی ہے، حقیقت و معرفت کا سمندر

نمبر ۱۷۳

سینہارا — سینہ کی جمع، سینوں کو

خامشی — خاموشی کا مخفف ہے، چپ
گنجینۂ گوہر — موتیوں کا خزانہ
یاد دارم — مجھے یاد ہے، میں یاد رکھتا ہوں
صَدَف — سیپ
نکتۂ سربستہ — مخفی راز، سر بمہر بات

نمبر ۱۷۴

طبع — طبیعت، دل، مزاج
ہیچ مضمون — کوئی مضمون، بات
بہ — بہتر، اچھا
لب بستن — چپ رہنا، خاموشی اختیار کرنا
خموشی — خامشی، خاموشی، چپ
معنیٰ — مراد، مفہوم، مطلب
در گفتن — بیان میں

نمبر ۱۷۵

قدر — مقدار
کافی — حسب ضرورت، جو پورا ہو جائے
وافی — پوری، تمام، ضرورت سے زائد۔

مختصر مقدمہ گلستان سعدیؒ

لفظ	معنی
مِنَّت	احسان کا اقرار کرنا، کسی پر احسان جتانا عاجزی و انکساری، پہلا معنیٰ زیادہ صحیح اور مناسب ہے
مر	کلمۂ حصر بمعنیٰ خاص
عزّ وجلّ	عزیز و سربلند، بزرگ و برتر
مزید	زیادتی و کثرت، افزونی
نَفَس	سانس، اس کی جمع انفاس ہے
فرورفتن	اندر جانا، فرو میرود فعل حال ہے
مُمِدّ	مددگار، حامی، معاون
برآمدن	نکلنا، باہر آنا، (فعل حال ہے) برمی آید
مُفَرِّح	فرحت افزا، تفریح دینے والا فرحت دینے والا (داروئے مقوی دل)
شکر	نعمت و احسان کے بدلے ثناء کرنا خواہ زبان سے ہو یا دل سے یا جوارح سے
کِہ	کون، کس، حرف استفہام ہے
بیت	گھر، خانہ، اس کی جمع بیوت ہے، اور نظم و شعر میں دو مصرعوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں اور اس کی جمع ابیات ہے
برآید	ادا ہو، نکلے
عُہدہ	ذمہ داری، حق کی ادائیگی
اِعْمِلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ.....الخ	اے داؤد علیہ السّلام کی اولاد تم شکر ادا کیا کرو کہ میرے بندوں میں شکر گزار بہت کم ہیں
تقصیر	کمی، کوتاہی، سستی وغیرہ
ہماں	ہم + آں، وہی
سزاوار	لائق، موزوں، مناسب
کس نتواند	کوئی متنفس تاب و طاقت نہیں رکھتا کہ اس کی خدائی کے لائق و مناسب سپاس

گزاری کر سکے

قطعہ — ٹکڑا، پارچہ اور اصطلاح شعراء میں دو بیت یا زیادہ کلام خواہ مطلع ہو یا نہ ہو، نیز قصیدۂ بریدہ کو بھی قطعہ کہتے ہیں

باراں — بارش، فیض سخاوت، یہ تشبیہ مؤکد ہے جس میں حرف تشبیہ مذکور نہیں ہوتا ہے اور جس میں مذکور ہو سے مُرسَل کہتے ہیں۔

ہمہ جا رسیدہ — ہر کہیں پہنچی ہوئی ہے بے دریغ بلا روک ٹوک، بغیر رکاوٹ کے

کشیدہ — مراد بچھا ہوا

نَامُوس — عزت، نام ونگ، عصمت

فَاحِش — مردِ زشت کار، مراد زشت وفحش ہے، سر عام برائی و بدی

ندرّد — مضارع منفی ہے، دریدن پھاڑنا مراد فاش کرنا، کھولنا وغیرہ

مُنکِر — انکار کرنیوالا، بے دین، کافر

مُنکَر — برا، بد، گناہ

نبرّد — مضارع منفی از مصدر بریدن کاٹنا منقطع کرنا مراد روکنا اور بند کرنا یا محروم کرنا

اَے — حرف ندا

کریم — صفت مشبہ، دائم کرم فرما، یہ اے کا منادیٰ ہے یاء خطاب کی ہے اے خداوند کریم تو وہ ذات گرامی اور مہربان ہے کہ

گَبر — آتش پرست

تَرسَا — نصاریٰ، عیسائی

وظیفہ خور — نمک خوار، روزی کھانیوالا

نظر داری — نظر رکھتا ہے، دھیان و توجہ دینا یعنی تو دشمنوں پر بھی نگاہِ لطف وکرم فرماتا ہے

فَرّاش — فرش بچھانے والا، بچھونا بچھانے والا مؤکل فرشتہ

لفظ	معنی
باد صبا	بادنسیم، پُروا ہوا، صبح کے وقت شمال مشرقی گوشہ کی ہوا، بہشت کی ہوا
فرشِ زمرّدیں	سبز رنگ کا فرش یعنی گھاس کا
گُسترد	مضارع از مصدر گستردن بچھانا
دائیہ ابر بہاری	بہار کا بادل جو چمن و گلستان کیلئے دایہ کا درجہ رکھتا ہے جو پرورش کرتی ہے
بِنات	بِنت کی جمع، بیٹیاں مراد پودے
نَبات	نَبت کی جمع، نباتات، جڑی بوٹیاں سبزہ، گھاس وغیرہ
مَہدِ زمین	زمین کا گہوارہ، گود، جھولا
پرورد	مضارع از پروردن پالنا
خِلعت	لباس، جامہ
نوروز	عید ایرانیاں اور بہار کا پہلا دن جو فروردین ماہ کا پہلا دن ہے اور وہ ۲۲ مارچ کو ہوتا ہے مراد شاندار اور فاخرانہ لباس
قَبائے اِستَبرق	سبز رنگ قبا، لباس سبز، گاڑھے سبز رنگ کی ریشمی دیبائی قبا، مراد سبزہ ہے
در بر گرفتہ	پہلو میں لئے ہوئے ہوں یعنی پہنے ہوئے ہوں یا ہیں
اَطفالِ شاخ	شاخ وتنے کے بیٹے یعنی نئی چھوٹی چھوٹی شاخیں
قُدُوم	آنا، کسی چیز کا وقت
کُلاہ	ٹوپی
شگوفہ	بن کھلا پھول، گل ناشگفتہ اور میوہ دار درختوں کا پھول
بر سر نہادہ	سر پر اوڑھے ہوں یا پہنے ہوں
نَحلی	مگس انگبیں، شہد کی مکھی
عُصارہ	رس، نچوڑ مراد چوسا ہوا
فائق	عمدہ، فوقیت والا، برتر و بالا
تخمِ خُرما	چھوہارے کی گٹھلی
نخل	کھجور کا درخت
بَاسِق	لمبا، تناور، بڑھنے والا
گشتہ	ہوا، بنا، گشتن مصدر سے

درکاراند	مصروف کار ہیں
فلک	آسمان
بکف آری	تو حاصل کرے، پائے
سرگشتہ	حیران، بیقرار، بھٹکا ہوا، متردد، مرادی معنیٰ مصروف کار ہے
فرماں بردن	تعمیل ارشاد کرنا، حکم ماننا
خبر	مراد حدیث شریف ہے
سرور	سردار، آقا، مالک
مفتخر	جائ فخر و ناز، جس پر فخر کیا جائے
عالمیاں	عالم والے مراد لوگ، انسان اور تمام عالم والے ہیں
صَفْوَت	برگزیدہ، مقبول
تتمہ	بقیہ آخر ہر چیز، مکمل کرنے والا
دورِ زماں	زمانے کا چکر، مراد انتہائے زمانِ رسالت بآنحضرت یعنی پیغمبر آخر الزماں خاتم النبیین
شَفِیْعٌ	سفارش کنندہ، شفاعت فرمانے والے
مُطَاعٌ	جس کی اطاعت و فرماں برداری کی جائے
نَبِیٌّ	خبر دہندہ، مخبر و مخبَر اور صاحب مقام نبوت
کَرِیْمٌ	بزرگ۔ کرم فرما۔
قَسِیْمٌ	تقسیم کرنے والا (وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ یُعْطِیْ)
جَسِیْمٌ	بڑے وجود و بدن والا، سڈول جسم والا
نَسِیْمٌ	نرم رو، سبک رفتار، آہستہ خرام، اور عند البعض خوبرو
وَسِیْمٌ	نشاندار، صاحب مہر نبوت حسین وجمیل

نوٹ۔ آخری چاروں الفاظ سے حسن و خوبروئی اور جلال و جمال اور کمال ونوال مراد ہے

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ

رسید پیغمبر بمرتبہ ہائے بلند را بہ سبب کمال خوئی

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ

دور کرد تاریکئی و گمراہی

عالم بجمال خود۔

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
خوب و حسین است تمام
خوبیہائی او۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ
درود بفرستید براو و براولاد او

چہ غم دیوار امّت را — امت کی دیوار کو انہدام کا کیا ڈر ہو سکتا ہے

چونتو — آپ ﷺ جیسا، تو ضمیر میں صنعت التفات کا استعمال ہے۔

پُشتیبان — مراد کشتی بان ہے، مددگار، سہارا، پشت پناہ،

باک — ڈر، خوف

موجِ بحر — سمندر کی موج مراد مصیبت وغیرہ

نُوح کشتی بان — تلمیح ہے کہ جس کشتی کا حضرت نوح علیہ السّلام جیسا ملاح ہو وہ بھلا کب ڈوب سکتی ہے، آپ کی کشتی بفضل اللہ ڈوبی نہیں تھی

پریشانِ روزگار — پریشان حال، پراگندہ دل

دستِ اِنابت — توبہ کا ہاتھ، اَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ سے ماخوذ ہے رجوع کرو!

اِجابت — قبولیت کی امید میں

بردارد — ہاتھ بلند کرتا ہے اٹھاتا ہے

بازش بخواند — بندہ اپنے رب کو پھر پکارتا ہے اور مکرّر توبہ کرتا ہے

بار دیگر — دوسری بار، پھر ایک بار

اِعراض فرماید — التفات نہیں کرتا، توجہ نہیں فرماتا

تَضَرُّع وزاری — گریہ وزاری، عجز و نیاز

سُبْحَانَہٗ — خداوند کریم کی پاکیزگی و پاکی بیان کرنا اَلْمُنَزَّہُ عَنْ کُلِّ شَیْئٍ، ہرعیب سے پاک، اصل میں سَبَحْتُ سُبْحَانًا ہے۔

دعوتش را — اس کی دعا کو میں نے قبول کیا۔

امیدش برآوردم — اس کی امید کو برلایا، پورا کیا میں نے۔

لفظ	معنی
بسیاری	کثرت، زیادتی
ہمی شرم دارم	مجھے حجاب و شرم آتا ہے
کرم، لطف	خداوند تعالیٰ کا کرم اور لطف یعنی مہربانی اور بخشش وعطا تو دیکھ کہ گناہ گار بندہ ہوتا ہے اور شرم وحجاب اسے آتا ہے
عاکِفان	جمع ہے اس کی واحد عاکف ہے مراد گوشہ نشین ہے یعنی عارفان صفت جلال الٰہی کے کعبۂ مقصود کے عبادت گزار و زاویہ نشین۔
تقصیر	عبادت حق بندگی وعبادت میں سستی، کمی وکوتاہی وغیرہ
مُعترِف	اقرار کنندہ، در ادائے عبادت کاملہ لب بعجزمی کشائیند کہ حق تو یہ کہ حق ادا نہ ہوا۔
وَاصِفان	واصف کی جمع، صفت کنندگاں
حُلیہ	خدوخال، صورت، زیور، گہنا
حِلیہ	صورت، چہرہ، آرائش، خلعت
جمالش	اس کا جمال، مراد مشاہدہ کنندگانِ جمالِ ایزدی کہ در عالم بقوالب ظہور یافتہ در شناختِ جمال تعالیٰ سرگشتہ ومتحیر اند
بےدل	عاشق
بےنشان	مراد از حق تعالیٰ جس کی ذات بظاہر بےنشان ہے
باز	کھل کر، ای بازچہ گویم یا اینکہ ظاہر نتواں گفت
عاشقاں الخ	سچے عاشق تو محبوبوں کی نگاہ ناز کے کشتہ ومقتول ہوتے ہیں
برنیاید	نہیں آتی یا نکلتی نہیں ہے
صاحبدل	اللہ والا، اہل دل، خدا دوست
جَیب	گریباں
مُراقِبہ	حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا، گردن نیچے کرنا اور حضورِ

قلب سے رجوع الی اللہ کرنا، توجہ کرنا۔

مُکاشفہ	ولی اللہ کے دل میں امور غیبی کا ظاہر ہونا اسرار کا کھلنا
فرو بُردن	جھکانا، نیچے کرنا

نوٹ :۔ عالم ناسوت، ملکوت، جبروت، لاہوت، دل، نفس، روح، سر سے واقف حال ہونا اور ہر واقعہ وحادثہ جو دنیا میں رونما ہو اسے جاننا دراصل مکاشفہ کہلاتا ہے جو مخصوص اوراد و وظائف اور تقویٰ سے حاصل ہوتا ہے۔

مستغرق	ڈوبا ہوا
حالیکہ	جس وقت
معاملت	حالت، مراقبہ و مکاشفہ کی حالت
باز آمد	واپس پلٹے، لوٹے، حالت بدلی
تحفہ	ہدیہ
کرامت کردی	بخشا، عطا کیا، مرحمت فرمایا
بخاطر داشتم	میرے دل میں خیال تھا یا میں نے دل میں طے کر رکھا تھا، سوچا تھا

دامنم از دست الخ ای از کمال حیرت و استعجاب مست شدم و دامن از دست من برفت (بے خود ہوا)

مرغِ سحر	پرندہ بلبل قمری مرغا، عابد سحر خیز مراد ہے
بیاموز	سیکھ، امر ہے آموختن سے
سُوختہ	نارِ عشق میں جلا بھنا ہوا
پروانہ	پتنگا، اڑنے والا کیڑا، محبت و عشق میں زیادتی کی علامت جسکی تعریف ممکن نہیں
جاں شد	جاں داد، فنا شد، قربان ہوا

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ

ہر چہ گویم عشق را شرح و بیاں
چوں بعشق آیم خجل باشم ازاں

مُدّعِیاں	مُدّعی کی جمع ہے، دعویدار لوگ
بی خبر انند	لاعلم ہیں، وہ حقیقت حال سے بے خبر ہیں کیونکہ جو لوگ معرفت الٰہی کے اسرار سے آگاہ ہو جاتے ہیں تو وہ راز عرفان سے

کسی کو آگاہ نہیں کرسکتے ہیں مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَکَلَّ لِسَانُہٗ

لفظ	معنی
برتر	ماورا، بالاتر
خیال	خواب کی صورت یا بیداری کا تصور، پانی یا آئینہ میں دکھائی دینے والی صورت محسوسہ
قیاس	کسی چیز کا کسی چیز سے اندازہ کرنا
گمان	یقین کا متضاد، ظن وتخمین
وہم	بلاقصد وارادہ دل یا ذہن کا کسی چیز کی طرف جانا محض ظنی تصورات
دفتر	کتاب
بپایاں رسید	انتہاء وآخر کو پہنچی
ماندہ ایم	ہم پڑے، ہوئے ہیں محو ہیں
گلے	مٹی
خوشبوئے	خوشبودار، یاء تحقیر کیلئے ہے، عام
حمام	بہت گرم پانی، غسل گاہ

بآب گرم

لفظ	معنی
دست محبوبے	ایک دوست کے ہاتھ سے
بدو	بااو، اسے اس کو
مُشک	کستوری، یاء خطاب کی ہے
عَبیر	عَنبر، خشک زَعفران، صندل اور گلاب سے مل کر بنی ہوئی خوشبو
بُوئے دلآویز	دل کو بھانے والی اور لبھانے والی خوشبو
مستم	میں مست و بے خود ہوں
بگفتا	وہ بولی، الف زائدہ ہے برائے حُسنِ صوت
گِلِ ناچیز	ناچیز مٹی
مُدّتے	ایک مدت، عرصہ
جمال	حسن وخوبی اور کمال
ہمنشین	ساتھی، ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا دوست
اثر کرد	اثر انداز ہوا، اثر کر گیا
ہماں	ہم+آں، وہی

نوٹ۔ بدن وجسم مٹی وخاک ہے۔ روح اس کی ہمنشین ہے جسے دیدارِ الست حاصل ہے اور روح کی محبت ومستی بواسطۂ قلب

بدن پر اثر انداز ہوتی ہے جبکہ روح محبت الٰہی سے سرشار، سرمست اور آواز اَلَست سے گوندھی ہوتی ہے

بحکم ضرورت	عندالحاجۃ، ضرورتاً
تفرُّج کناں	خوش ہوتے ہوئے باتیں کرتا ہوا
بیرون رَتّم	میں باہر نکل گیا
رَبیعی	یاءِ نسبت، موسم ربیع، بہار کا موسم
کہ	جبکہ
صَوَلَت	رعب، دبدبہ، مراد سختی و شدت
بَرد	سردی یا برفباری کا دبدبہ
آرمیدہ بود	آرام پا گیا تھا، ٹھنڈا پڑ گیا تھا
آوان	وقت، موسم، زمانہ
دولتِ ورد	گلاب کھلنے کا موسم یا انکی حکومت کا دور۔
اُردِ بہشت	سن جلالی تقویم میں بہار کا پہلا ماہ، لفظی معنیٰ مثل و مانند جنت ہے
اوّل	آغاز، ابتداء، پہل
گوینده	چہچہانے والا، گنگنانے والا
مَنابِر	مِنبر کی جمع، بلند جگہ
قُضباں	قضیب کی جمع مراد شاخیں ہیں
گُلِ سرخ	گلاب کے پھول
نَم	نمی مراد شبنم، تراوت
لآلی	لولو کی جمع، موتی، قطرے
عَرَق	پسینہ
عِذار	رخسار
شاہدِ غَضباں	غضب ناک محبوب، غصہ سے بھرا ہوا حسین معشوق
ہمچو	جیسے مثل مانند
شب را	رات کو، بوقت شب
اتفاق مَبیت	شب خوابی کرنے کا موقع، مبیت کا معنیٰ جائے شب خفتن ہے یہ ظرف ہے
موضعی خوش وخرم	بہت سرسبز وشاداب اور دل خوش کن مقام تھا۔
دَرہم	باہم الجھے ہوئے، گھنے۔ گتھے ہوئے

گفتی کہ	گویا کہ، ایسے کہ
خُردہ	ٹکڑا، چھوٹا
مِینا	شیشہ، کانچ
عِقد	ہار، لڑی، مالا
ثُریّا	پروین، مجمع النجوم، ستاروں کا جھرمٹ، مراد تہہ در تہہ گچھے ہیں۔
تاک	انگور کی بیل
آویختہ	لٹکے ہوئے (خوشے)
رَوْضَۃٌ	وہ ایسا باغ ہے کہ، مرغزار ایسا کہ
سَلْسَال	مسلسل جاری وساری اور ٹھنڈا میٹھا جو خوشگوار ہو، پانی
دَوْحَۃٌ	درخت
سَجَع	نغمہ، قمری، کبوتر اور فاختہ کی آواز جو پُر درد اور پُر سوز ہوتی ہے
موزون	وزن پر پورے اترنے والے جو سُر لے اور تال پر پورے اتریں، بحر نظم کے مطابق۔
لالہائے	لالہ کے پھول جو رنگ برنگ ہیں
گوناگوں	قسم قسم کے، بوقلموں
گسترانید	بچھایا (فرش کی طرح کا)
بماند	رہ گئی
زماہر ذرہ	ایسے حال میں کہ جبکہ ہمارے وجود کا ہر ہر ذرہ کہیں ادھر ادھر بکھرا پڑا ہوگا
بقائے	بقا، دوام، ہمیشگی
نقشیت	ایسا نقش یا صورت ہے
اہل فضل	علم وفضل والے
مَشَاطہ	گیسوئے سنوارنے والی عورت، بناؤ سنگھار کرنے والی عورت۔
دلآرام	محبوب، حسین جو دل کو آرام چین اور سکون دے
حاجت	ضرورت
نصیحت	وعظ، پند، خیر خواہی وخلوص
حوالت باخدا	تجھے اللہ کے حوالے کیا۔

حکایات (ترتیب وار)

حکایت نمبر ۱

بزبانیکه داشت	اپنی زبان میں
دُشنام	گالی، دش+ نام کا مرکب ہے
سِقط	بے ہودہ باتیں، بدگفتن
دست از جان شستن	نا امید ہونا، مایوس ہونا
ضرورت	مجبوری وناچاری مراد ہے
گُریز	بچاؤ، یا جائے مفر مراد ہے
شمشیر	شم+شیر کا مرکب ہے شم بمعنی دم یا ناخن ہے اور تلوار کی شکل ایسے ہی ہے
سِنَّور	بلی۔گربہ
یَصُولُ	حملہ کرتا ہے رکرتی ہے
وزراء	وزیر کی جمع ہے وِزرٌ سے بمعنی بار برداشتن، بوجھ اٹھانے والا۔
نیک مَحضَر	نیک خیال، صالح فطرت
کَاظِم	غصہ پی جانے والا
سر	زائدہ بھی ہوسکتا ہے جیسے سرجادہ یا بطور ترکیب قلب کے ہے اس صورت میں بلا اضافت پڑھا جائیگا اسکا معنیٰ خیال وارادہ ہے
اَبنائے جنس	ہم جنس مراد وزیر ہیں
بنائی	بنیاد
روئے آں	اس کے پیش نظر
خُبث	ناپاکی، پلیدی، برائی وبدی
دروغ	جھوٹ
مصلحت آمیز	بھلائی ملا ہوا، بہتری والا
فتنہ انگیز	شر اور برائی اٹھانے والا
حَیف	افسوس
طاق	محراب، بلند جگہ جو سب کے سامنے ہو
اِیوان	محل
فریدون	ایران کا عادل اور بڑے جاہ و جلال والا بادشاہ جو علوم وفنون کا سرپرست اور قدر دان تھا۔جمشید کی نسل سے آبتین کا بیٹا تھا
جہان	مراد دولت وحکومت ہے
جہاں آفرین	دنیا پیدا کرنے والا، خالق، اللہ تعالیٰ کی ذات۔
بند	لگا، امر ہے بستن سے

تکیہ	اعتماد، بھروسہ
پُشت	اعتماد، امید بھی مراد ہے
آہنگ	ارادہ
چہ	دو بار کلام میں آکر مساوات کا معنیٰ دیتا ہے یعنی چہ در پادشاہی و چہ در مفلسی

نوٹ۔ ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید میں ہر کہ سے مراد وزیر، مشیر، ندیم، مصاحب یا انتہائی مقرب و معتمد علیہ مراد ہے جسے مزاج شاہی میں اثر ورسوخ حاصل ہو اسے غلط مشورہ یا بات نہیں کہنی چاہیے۔

حکایت نمبر ۲

ملک زادہ	شہزادہ
کوتاہ	پست قد، چھوٹا
حقیر	گھٹیا، معمولی
بلند	طویل القامت، بلند قد، اونچا دراز
خوبرو	خوبصورت، حسین
کراہیت	ناپسندیدگی، نفرت
استحقار	حقیر جاننا، کمتر سمجھنا
فراست	دانائی، بصیرت عقلمندی، رسائی فہم
استبصار	بینائی، بصیرت
دریافت	پا گیا، سمجھ گیا
بقامت	قد و قامت میں، لمبائی و اونچائی میں
کہتر	کمتر، چھوٹا، معمولی، صفت تفضیلی ہے
بقیمت	قدر و قیمت میں، مرتبہ و منزلت میں

☆ یہ کوئی قائدہ یا کلیہ نہیں ہے کہ جو قد میں بلند ہو وہ قدر و قیمت کے لحاظ سے بھی بہتر ہو

الشّاۃ الخ	بکری پاک، حلال ہے اور ہاتھی مردار اور حرام ہے
اقلّ جِبَال الخ	اگرچہ طور نامی پہاڑ، پہاڑوں میں سے روئے زمین پر چھوٹا اور فروتر ہے مگر بہ تحقیق ہر آئینہ قدر و منزلت میں مرتبہ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا اور بلند ہے۔
لاغر دانا	کمزور و ناتواں عقلمند، دبلا پتلا

ابلہ فربہ　موٹا بے وقوف

اَسپ تازی　عربی گھوڑا

طَوِیلہ　اصطبل (مراد گدھوں کی کثرت ہے)

☆عربی زبان میں طویلہ اس رسی کو کہتے ہیں جس سے جانوروں کے پاؤں باندھے جاتے ہیں، چرنے کے لئے۔

ارکان دولت　کار پرداز ان حکومت، عُمّال سلطنت۔

نَہُفتہ　پوشیدہ، چھپے ہوئے نہفتن مصدر سے

بیشہ　جنگل، بَن

گمان مبر　خیال مت کر، گمان بردن سے

پلنگ　ابلق، چتکبرا، چیتا، تیندوا

☆چارپائی اور زرافہ کو بھی کہتے ہیں

صعب　سخت، طاقتور، دشوار

روئے نمود　حملہ کردیا، چڑھائی کردی

روئے درہم آوردن　روبرو ہونا، مقابلہ میں آنا

مُبارزت　باہم جنگ وجدل کرنا، لڑائی جنگ

اوّل کسیکہ　سب سے پہلا جو آدمی

آں نہ من باشم　میں وہ نہیں ہوں، آں کسیتم

میانِ خاک وخون　آغشتہٗ، لتھڑا ہوا، مٹی اور خون میں آلودہ۔

دشمن زد　دھاوا بول دینا، دشمن پر اچانک پل پڑنا (ناگہاں بردشمناں ہجوم کردن)

کانکہ　کہ+ آنکہ، کہ بیانیہ، آنکہ اسم موصول، جو

مردانِ کاری　بہادر لوگ

زمین خدمت بوسیدن　شاہی آداب بجالانا جھکنا

شخص　وجود، جسم، یعنی میرا وجود

تا　تاکہ، ہرگز، کلمہ تحذیر ہے

درشتی　تندی، سختی، مراد موٹاپا، فربہی ہے

لاغر میاں　پتلی کمر والا

گاوِ پرواری　باڑے میں ناند پر پلا ہوا موٹا تازہ تندرست بیل یا گائے

آہنگ گریز　فرار کا ارادہ

نعرہ　آواز مہیب، للکار، زور کی آواز

اے مرداں　اے جوانمردو!

تہوّر	دلیری، جرأت، دلآوری
ظفر	کامیابی، غلبہ، فتح مندی
کنار	آغوش
غُرفہ	بالا خانہ (چلو بھر پانی)
دریچہ	کھڑکی، اسم مصغر ہے
باز کشید	روک لیا
بمیرند	مردن مصدر سے، مرجائیں
بُوم	اُلّو، علامت نحوست پرندہ ہے
ہُما	ایک مبارک پرندہ (جو بھی اس کے زیر سایہ آجائے وہ بادشاہ، وزیر اور غنی بن جاتا ہے)
معدوم	ناپید، نایاب، نابود
گوشمال داد	ادب سکھانا، تنبیہ کرنے سے کنایہ ہے۔
اطراف بلاد	ملک کے حصے، کونے، اجانب
حِصّہٴ مَرضی	پسندیدہ حصہ یا علاقہ
بلاد	بلد کی جمع ہے معنی شہر ہے
فرونشست	بیٹھنا، ختم ہونا
نزاع	جھگڑا، لڑائی، فتنہ

برخاست	ختم ہونا، مٹنا مرادی معنیٰ ہے
گلیم	کمبل، گودڑی
بخُسپند	خفتن مصدر سے، سونا
اِقلیم	ملک، سلطنت، علاقہ
نگنجند	گنجیدن، سمانا، اکٹھا ہونا
نیم	آدھا، نصف
بذل	خرچ کرنا، مراد کھلانا ہے
بگیرد	گرفتن سے، لینا پکڑنا، فتح کرلے
ہمچناں	اسی طرح، پھر بھی
بند	فکر، سوچ
دِگر	دیگر، دوسرا

حکایت نمبر ۳

طائفہ	اسم جمع ہے، گروہ
دُزداں	دزد کی جمع، چور، ڈاکو، لٹیرے
سرِکوہ	پہاڑ کی چوٹی
مَنفذ	راستہ، گزرگاہ، راہ
کارواں	قافلہ، اسم جمع ہے
رَعیّت	رعایا، لوگ، عوام
بُلداں	بلد کی جمع۔ شہروں
مَکایِد	مَکِیدَہ کی جمع، مکر و فریب،

	لوٹ مار مراد ہے
مرعوب	خوفزدہ، رعب میں آئی ہوئی تھی
مغلوب	ناکام، بے بس (چارہ نہ چلتا تھا)
مَلاذ	پناگاہ، چھپنے کی جگہ، ظرف مکان
مَنیع	محفوظ، مأمون، ناقابل شکست
قُلّہ	چوٹی پہاڑ کی
ماویٰ	پناہ گاہ، رہنے کی جگہ، ظرف مکان
مَلجا	ٹھکانہ، ظرف مکان
مُدَبّراں	مدبر کی جمع، ارباب فکر و نظر، دانا
مُمالِک	ملک کی جمع
دَفع	دور کرنا، بھگانا، قلع قمع کرنا
مَضَرّت	نقصان، تکلیف، مصدر میمی
نَسق	طرح، طور طریقہ
مداومت نماید	ہمیشگی دکھاتا ہے، تسلسل رکھتا ہے

مُقاوَمت	مقابلہ، ہمسری کرنا
مُمتَنِع	مشکل، ناممکن
اُکنون	ابھی ابھی
پاءگرفتن	جڑ پکڑنا
نیرو	طاقت، زور، قوت
برآید	برآمدن سے، نکلنا، اکھڑنا
روزگارے	کچھ عرصہ تک، یاء تقلیل کی ہے
ہلی	ہلیدن سے، چھوڑنا، بگزاری، مضارع ہے
گردوں	آسمان، چکی (مراد بیل گاڑی ہے) ارابہ
بگسلی	گسلیدن مصدر سے، توڑنا کاٹنا مراد اکھیڑنا ہے۔
سَرچشمہ	سوتا، منبع، دھانا
مِیل	سلاخ، سلائی، سیخ
پُرشد	بھر گیا، بکثرت ہوا مراد بھرپور چلنے لگا
سخن بریں مقرر شد	بات یہ طے پائی کہ، فیصلہ ہوا۔
تَجَسُّس	ٹوہ، جاسوسی، نظر رکھنا

برگماشتند	مقرر کردیا، متعین کرنا
فُرصت	موقع
رانده بود	شب خون مارنا، چھاپہ مارنا، حملہ کرنا
مردان	مرد کی جمع، بہادر، دلاور
واقعہ دیدہ	تجربہ کار، ہنرآزمودہ، دلیر
شِعب	گھاٹی، پائین کوہ، دامن کوہ
شبانگاہ	رات کے وقت، گاہ علامت ظرف اورا+ن زائدہ ہے شب کے آخر میں
بازآمدند	واپس لوٹے، پلٹے
سفرکردہ	سفر کئے ہوئے تھے
غارت آوردہ	لوٹ کا مال لائے ہوئے تھے
سلاح	اسلحہ، ہتھیار
رَخت غنیمت	مال غنیمت
نُخستین	پہلا، اوّلین، یں نسبت کا ہے
تاخت	تاختن سے، حملہ (حملہ کیا)

چندانکہ	کچھ، تھوڑا سا
پاسے	حصہ، پہر، وقت
قُرص	ٹکیہ
خُورشید	سورج
☆ہر دو مصرع تشبیہی ہیں، خواب، زوال سے	
کمین گاہ	چھپنے کی جگہ (کمن چھپنا)
بدر جستند	باہر نکلے، کودے
یگان	یک یک، ایک ایک کا (ہاتھ)
کتف	شانہ، کندھا، مراد مشکیں کس دیں
بامداداں	صبح کا وقت، ا+ن زائدہ ہے یا پھر یہ بامداد آں بھی ہوسکتا ہے، اس صبح کو
جوانے	ایک ایسا نوجوان
میوہ	پھل
عُنفُوان	آغاز، ابتداء، نوخیز
نَو رَسیدہ	نیا نیا پہنچا ہوا تھا اُگا ہوا تھا
سبزۂ گلستانِ عذارش	اس کے رخساروں کے باغ کا سبزہ مراد اس کی مسّیں ہیں، خط نکلنا

نو دمیدہ	نیا نیا اگا ہوا، تازہ تازہ سبزے کا آغاز تھا۔
روئے شفاعت برزمین نہاد	لگا سفارش کرنے
بر	پھل
رَیعانِ جوانی	جوانی کی بہار، بہتر حصہ، آغاز
تمتّع	فائدہ، لطف وحظ
مِنّت نہی	احسان فرمائیں گے
رُو درہم کشیدن	ناپسند کرنا، منہ پھیرنا ناراضگی سے۔
رائے بلند	عالی فکر، اعلیٰ رائے، عمدہ سوچ
موافق	مطابق
پَرتَو	سایہ، عکس مراد اثر
بنیاد	سرشت، فطرت مراد نسل ہے
گِردگان	اخروٹ، جوز
اَخگَر	انگارہ، چنگاری
اَفعیٰ	اژدھا سانپ، ناگ
آب زندگی	آب حیات
بارد	باریدن سے، برسائے
بَید	بے برگ وبار درخت
بر	پھل
فرومایہ	صفت ترکیبی ہے، کمینہ، گھٹیا، بداصل
روزگا مبر	وقت مت گزار، زندگی و اوقات ضائع نہ کر۔
نَئے	نرکل، سرکنڈا، نیشکر، گنا، نرسل
بُوریا	پٹ سن (پودا مراد ہے)
طوعًا و کرھًا	چاروناچار، بادل نخواستہ
آفرین خواند	شاباش کہی، داد دی۔
دَامَ مُلکُہٗ	اس کا ملک ہمیشہ سلامت رہے (جملہ دعائیہ)
عین صواب	بالکل درست، بہت بہتر
یافتے	پاتا، حاصل کرتا
طِینَت	خصلت، فطرت، سرشت، عادت
بَغی وعِناد	بغاوت ودشمنی، سرکشی
نہاد	فطرت، جبلّت مراد ہے
متمکّن	جاگزیں ہونا، قرار پانا جڑ پکڑنا
الفطرۃ	فطرت اسلام

لفظ	معنی
یُمَجّسانِہٖ	اسے مجوسی، آتش پرست بناتے ہیں
اصحاب کہف	غار والے، وہ سات شخص جو دقیانوس بادشاہ کے ظلم سے ڈر کر اپنا ایمان بچانے کے لئے ایک غار میں جا چھپے تھے ان کے ہمراہ ایک قطمیر نامی کتا بھی تھا غالباً یہ لوگ تین سو سال سوتے رہے۔ پھر جاگے اور پھر سو گئے۔
پئے نیکاں	نیکوں کا پیچھا مراد معیت وصحبت ہے
نُدَماء	ندیم کی جمع ہے، مصاحب، مقرب بادشاہ کا ہم مشرب وغیرہ۔
دانی	دانستن سے مضارع کیا تو جانتا ہے؟
زال	رستم پہلوان کا باپ
نتواں شمرد	گمان یا شمار نہیں کرنا چاہئے
بسے	بس+ے بسا اوقات، کئی بار
چشمۂ خُرد	چھوٹا، معمولی سا چشمہ
ادیب	علم وادب کا آموزگار، معلّم، اتالیق
نصب کردند	مقرر کر دیا، متعین کیا
حُسنِ خِطاب	عمدہ گفتگو، خوب سخن گفتن
رَدِ جواب	سوال کا جواب دینا
آدابِ خِدمت مُلوک	شاہوں کے درباری آداب۔
در آموختند	سکھا دیئے۔
ہمگناں	تمام، سب لوگ
شَمائل	شَمِیْلَہ کی جمع عمدہ خصائل وعادات
شَمّہ	تھوڑا سا، معمولی کچھ
جَہلِ قدیم	پرانی جہالت، نادانی
جِبلّت	خلقت، سرشت، فطرت
بدر بردہ (یا رفتہ)	نکال دی گئی ہے یا نکل گئی ہے
عاقبت	انجام، نتیجتاً، آخرکار
گُرگ	بھیڑیا
بزرگ شود	بڑا ہونا، پلنا بڑھنا، پرورش پائے
بریں	بر+ایں، اسی طرح

لفظ	معنی
اُوباش	بدمعاش، آوارہ منش لوگ
پیوستند	ساتھ مل گئے، ساتھی بن گئے
عقدِ موافقت	یاری ودوستی کا عہد، مرافقت
مَغارہ	غار
عاصی	نافرمان، باغی
انگشتِ تحیّر یادستِ تحسّر	حیران ہونا اور کف افسوس ملنا وغیرہ
شمشیرِ نیک	عمدہ تلوار
آہنِ بد	برالوہا، ناکارہ لوہا
ناکس	نااہل، برا
کس	شریف، اچھا، نیک
باراں	بارش
خلاف	اختلاف
لالہ	ایک پھول کا نام
شُورہ بُوم	بنجر شوری، کلری زمین
خس	گھاس پھونس، معمولی تنکا
زمینِ شُورہ	شور والی زمین، نمکین
سُنبل	ایک پھول کا نام
روید	اگتا ہے، روئیدن مصدر سے
برنیارد	نہیں اگاتی ہے
تخمِ عمل	محنت کا بیج

حکایت نمبر ۴:۔

لفظ	معنی
سرہنگ زادہ	سپاہی زادہ، سربمعنی سردار+ ہنگ کا معنی سپاہ ہے سپاہ کا سردار، سرِ لشکر (دیگر معانی، ہراول، اگنی فوج، کوتوال، چوبدار، پہلوان بھی ہیں)
سرا	محل، حویلی
اُغلمش	ترکی اسم ہے، ایک بادشاہ جو عجمی تھا
کِیاسَت	دانائی، زیرکی
فِراسَت	دانائی، بصارت، قیافہ
زائدالوصف	تعریف سے بھی زیادہ، بیان سے باہر۔
خُردی	بچپن (کے زمانہ سے)
آثار بزرگی	بڑائی کے آثار
نَاصِیَہ	پیشانی
پیدا	ہُوَیدا، ظاہر، نمایاں
فی الجملہ	المختصر
جمالِ صورت	ظاہری حسن و جمال (اور باطنی کمال)

جمالِ معنیٰ — حسن سیرت، اعلیٰ اوصاف
اَبنائے جنس — ہمسر، ہمرتبہ لوگ
جِنایت — گناہ، غلطی
مُتّہم کردند — الزام لگا دیا، اِتہام باندھا
سعی بیفائدہ — بیکار تگ ودو، فضول کوشش
خُصمی — دشمنی، یاء صفتی ہے
دام ملکہ — اللہ اس کو ہمیشہ قائم رکھے
جملہ دعائیہ
باقی باد — ہمیشہ رہے، قائم رہے
ہمگناں — ہمہ+گاں، سب کو
حسودان — حسود کی جمع، حسد کرنے والے
توانم اینکہ — یہ تو میں کرسکتا ہوں کہ
اندرون — اندر مراد دل یا سینہ
کو — کہ+او، کہ وہ
نتواں رست — رہائی چھٹکارا نہیں پایا جاسکتا
شُور بختاں — بدنصیب لوگ، محروم
مُقبلان — بلند بخت، صاحبان اقبال ودولت
شپرّہ — شب+پرہ، رات کو اڑنے والا چمگادڑ، مراد چشم شپرہ ہے
راست خواہی — راست ایں است کہ خواہی یا اگر حرف راست خواہی بگویم کہ، سچی بات یہ ہے کہ
چناں — ایسی، اس طرح کی
کُور — اندھا، مراد اندھی

حکایت نمبر ۵

غلامِ عجمی — ایرانی غلام
دیگر — دوسرا مراد پہلے کبھی، پھر
ندیدہ بود — نہ دیکھا ہوتھا
محنت — رنج، دکھ، تکلیف
نیازمودہ — نہ آزمائے ہوئے تھا، لاعلم تھا
آغاز نہاد — ابتداء کردی، شروع کردیا
لرزہ — کپکپاہٹ، لرزیدن سے
اَندام — اعضاء جسم
مُنَغّص — گدلا، خراب، تلخ، مکدّر
تحمّل — برداشت کرنا، اٹھانا، جھیلنا
چارہ ندانستند — کوئی تدبیر نہ سوجھی، حل نظر نہ آیا
خاموش گردانم — چپ کرائے دیتا ہوں۔

غایت	حد، انتہا، مراد بے حد، زیادہ
انداختند	انداختن، ڈالنا، پھینکنا
چندنوبت	چند بار (غوطے کھائے)
مُویش	مو+اش اس کے بال
سُکّان	دُنبالہ، پچھلا حصہ (ساکن کی جمع)
آویخت	لٹک گیا، آویختن سے
برآمد	باہر نکلا، ظاہر ہوا
عافیت	صحت وسلامتی (بدن کی)
گرفتار آید	مبتلا ہو، دوچار ہو
سَیر	پیٹ بھرا ہوا
نان جویں	جو کی روٹی (یں نسبت کا ہے)
زشت	بری ناپسند
حُوران	حُور کی جمع، خود حَوراء کی جمع ہے۔ زنانِ خوش چشم، جنکی آنکھوں کی سپیدی وسیاہی بغایت رسیدہ ہو یعنی بے حدوزیادہ ہو۔
اَعراف	جنت ودوزخ کے درمیان ایک بلند دیوار کا نام ہے اور مذکورہ بالا ہردو کے درمیان ایک مقام بھی ہے جہاں دوزخ کا عذاب اور جنت کی نعمتیں نہیں ہونگی۔
یارش در بر	جس کا دوست اس کے پہلو میں ہو
دوچشم انتظارش	جس کی دو آنکھیں محبوب کے انتظار میں دروازے پر لگی ہوں۔

حکایت نمبر ۶

ہُرمُز	نوشیروان کی اولاد سے ایک ایرانی بادشاہ کا نام
بندفرمودی	آپ نے قید کردیا
مہابت	ڈر، خوف، ہیبت
بیکراں	بہت زیادہ، بے حد
بیم	خوف، ڈر
گزند	تکلیف
آہنگ	ارادہ
چُو	چوں، چنوں، ایسے، اس جیسے
برآئی	تو غالب آجائے، فتح پائے

مار — سانپ

رَاعی — شباں، چرواہا

کُوبَد — کوفتن سے کوٹنا ٹھوکنا، مراد کچلنا ہے

چُنگال — پنجہ

پلنگ — چیتا

حکایت نمبر ۷

بَالِیْن — تکیہ، سرہانہ

تُربَت — قبر، مزار، مراد سر کی طرف ہے

مُعتکِف — اعتکاف کرنیوالا (مسجد میں عبادت کی نیت سے بیٹھنا)

یحیٰ علیہ السّلام — زکریا علیہ السّلام کے فرزند نبی

جامع — مراد دمشق کی مسجد ہے۔ ملک شام کا ایک مشہور شہر جو دارالخلافہ بھی ہے

بے انصافی — ظلم وزیادتی

منسوب — نسبت کیا ہوا، یا پایا ہوا مراد مشہور ہے

حاجت خواست — اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کی۔

بندۂ ایں خاک در — اسی خاک در کا بندہ، غلام

غنی تر — زیادہ مالدار (صفت تفضیلی)

محتاج تر — زیادہ محتاج (صفت تفضیلی)

آنگاہ — تب پھر مراد نماز ودعا کے بعد

ازانجا — چونکہ یا اس وجہ سے کہ

ہمت — روحانی توجہ یا باطنی قوت (والے) جیسے ہمتِ مرداں، ہمّۃ الرّجال وغیرہ

خاطری — یک توجہ یا معمولی سی توجہ

اندیشناکم — میں پریشان اور خوفزدہ ہوں

سرِ دست — انگلیوں کی طاقت مراد پنجہ ہے

بازوان — بازو کی جمع

افتادگان — افتادہ کی جمع، عاجز، مسکین

ازپای درآید — لغزید، پھسلا، گرا، عاجز ہوا

رحمت کن — کنایہ از اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمُ الرَّحْمٰنُ، رحم فرما۔

نہ بخشاید — نہیں رحم کرتا اور معاف نہیں کرتا کنایہ از مَنْ

لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

خیالِ باطل — فکر باطل غلط سوچ کی

دماغِ بیہودہ — فضول دماغ سوزی کی۔

زگوش پنبہ بروں آر — غفلت ترک کر، اپنے کانوں سے غفلت کی روئی نکال، دھیان کر!

داد — انصاف، عدل

روزِ داد — انصاف کا دن مراد روز قیامت ہے

اعضاء — عضو کی جمع، اندام، جزو بدن (زیادہ گوشت والی ہڈی)

آفرینش — پیدائش، خِلقَت، حاصل مصدر ہے آفریدن مصدر سے، پیدا کرنا

یک جوہر — اشارہ ذات آدمؑ کی طرف ہے مراد فرزندان آدمؑ ہیں جو ایک اصل سے ہیں

بدرد آورد — درد سے دوچار کردے زمانہ یعنی مصیبت یا دکھ دے، یا مبتلا ہو۔

قرار — سکون، چین، آرام، راحت

محنت دیگراں — دوسروں کی تکلیف سے

بیغم — لاتعلق، بےخبر، بےفکر

آدمی — آدم زاد یا انسان یاء نسبت

حکایت نمبر ۸

مُستجاب الدّعوات — جسکی دعائیں قبول ہوتی ہیں

بغداد — عراق ملک کا پایۂ تخت اور مشہور عالم شہر جو عروس البلاد تھا

حَجّاج — حجت باز مگر یہاں ثقفی خاندان سے متعلق مشہور ظالم وسفاک حجاج بن یوسف مراد ہے۔

خدایا — اے خدا، الف ندائیہ

بِسْتَاں — لے لے، قبض کرلے، امر ہے ستاندن سے۔

☆ تو مزید ظلم کرنے سے بچ جائیگا اور دوسرے تیرے ظلم سے نجات پا جائیں گے۔ یہ سب کے لئے دعائے خیر ہے۔

زبردست — ظالم، غالب، قوی، توانا (صفت ترکیبی)

زیردست — مظلوم ومقہور، کمزور (صفت ترکیبی)

گرم ماندن — گرم ہونا، بارونق ہونا چڑھنا گرم بازاری ہونا۔

تا کے؟ — کب تک؟

بچہ کار آید؟ — کیا کام آئیگا؟

جہانداری — بادشاہی، دنیاداری، جو عقبیٰ میں موجب ملال ہوگی

کہ — بمعنی از ہے۔(آزاری میں یاءِ خطابیہ ہے)

حکایت نمبر ۹

کدام — کونسی، کونسا؟

فاضل تر — زیادہ فضیلت واجر والی

خوابِ نیمروز — دوپہر کو سونا، آرام کرنا

یک نفس — ایک لحہ، مراد یک پہر ہے

خفتہ — سویا ہوا، خفتن مصدر سے

خوابش بردہ — غافل شدہ، سویا ہوا ہونا

بدزندگانی — صفت ترکیبی ہے، بری زندگی والے

حکایت نمبر ۱۰

معزول — برطرف شدہ، جدا کیا گیا ہوا، برخاست کیا ہوا۔

حلقہ — کڑی، سلسلہ، مراد گروہ یا مجلس ہے

جمعیت خاطر — اطمینان قلب، سکون دل

دست داد — ملنا، حاصل ہوا

سرایت — اثر کرنا، ایک چیز کا دوسری میں

دل خوش کرد — دل مائل ہوا، خوش وراضی ہوا

عمل فرمود — دوبارہ عہدہ وزارت پیش کیا، تقرری وتعین کیا۔

معزولی ومشغولی الخ — بیکار بودن بہ از مشغول بودن

کُنجِ عافیت — سلامتی کے گوشہ میں

بستند — طعنہ زنی اور مکروہات دنیا کو اپنی طرف آنے سے روک دیا سدّ باب کردیا۔

حرفگیراں — حرف گیر کی جمع، طعنہ دینے والے نکتہ چین لوگ (ان سے رہائی پاگئے)

ہرآئینہ — بہرحال، لازماً

کافی — کفایت کرنیوالا، وافی، مکمل

باید — چاہئے، بائستن سے

تدبیرِ مملکت — انتظام وانصرامِ سلطنت

بشاید — اہل وسزاوار ہو، مناسب ہو

لفظ	معنی
کافی	کفایت سرکار پاشاہی در نظر داشتہ باشد
باچنیں کارہا	ایسے کاموں میں (مصروف نہ ہو راضی نہ ہو) سے دامن بچائے۔
ہُما	سفید رنگ کا ایک مشہور و مبارک پرندہ جو خوش بختی واقبال مندی کی علامت ہے
شَرَف	فضیلت وبزرگی
مُرغاں	مرغ کی جمع، پرندے

☆انتظام وتدبیر سلطنت میں حد درجہ کی احتیاط کرے۔

حکایت نمبر ۱۱

لفظ	معنی
سیاہ گوش	ایک درندہ جو کتے سے چھوٹا اور بلی سے بڑا مثل گیدڑ ہے جسکے کان نوک دار اور سیاہ ہیں سریع الحرکت اور تیز رو ہے، رنگ اس کا گلابی مائل سیاہ ہے شیر کے ساتھ رہتا ہے اس کے آگے آگے تیز آواز نکال کر چلتا ہے۔
ملازمت	مسلسلہ ساتھ رہنا، خدمت
بچہ وجہ؟	کس وجہ سے؟ کیونکر؟
فُضلہ	بچا کھچا، بقیہ ماندہ
صَولَت	دبدبہ، ہیبت، رعب
اُکنوں کہ	اب جبکہ
بہ ظِلِ حمایتش	اس کے زیر سایہ اور حامی ہوکر
نزدیک تر	زیادہ قریب
حلقۂ خاصاں	خاص مقرب لوگوں کا گروہ
بندگانِ مخلص	مخلص غلام، خالص دوست
بَطش	پکڑ دھکڑ، گرفت مراد حملہ وغیرہ
اَیمَن۔	محفوظ، سلامت، مامون (امن کا امالہ)
گبر	آتش پرست، مجوسی
فروزد	روشن کرے، جلائے، افروختن سے
افتد	اتفاق افتد، ایسا ہوسکتا ہے
ندیم	ہم مشرب، مصاحب
تلوّن	رنگا رنگی، تغیر، رنگ بدلنا
تلوّنِ طبع	غیر مستقل مزاجی، کبھی کچھ

کبھی کچھ

پُر حذر باید بود	ڈرنا چاہیے محتاط رہنا چاہیے
وقتی	کسی وقت
دُشنام	دش+ نام، گالی
ظرافت	ہنسی مزاح، خوش طبعی
ہُنر	کمال
قدر	قدر و منزلت، مقام و مرتبہ
بازی	ہنسی، دل لگی، مزاح و مذاق

حکایت نمبر ۱۲

رَوِندگان	جمع روندہ کی ہے، سیاح مگر مرادی معنیٰ سالکان طریقت، روندہَ راہِ خدا منازل تصوف طے کرنے والے
صلاح	تقویٰ و پرہیزگاری، خیر و بھلائی
بزرگاں	بزرگ کی جمع ہے مراد امراء ہے
حُسنِ ظَنِ بَلیغ	بہت زیادہ نیک اور اچھی رائے
اِدرار	وظیفہ، روزینہ
فاسِد	بگڑا، تباہ، خراب
کاسِد	کھوٹا، بازار مندا پڑا، رواج نہ رہا

☆الغرض ان کا وظیفہ بند ہوگیا اور اسکی عقیدت نہ رہی۔

کَفاف	روزینہ، روزی

مُستخلَص گردانم میں رہا و واگزار کرادوں، جاری کرادوں۔

آہنگ	ادارہ
رہانکرد	اندر نہ جانے دیا
لطیفاں	بذلہ سنج لوگ، ظریف الطّبع لوگ (مراد نیکوکار اور پاکیزہ فطرت بھی ہو سکتے ہیں)
مگرِدْ	نہی از گردیدن، گھومنا، پھرنا، پہنچنا
پیرامَن	پیرامون، اردگرد، گردا گرد چیز
غریب	اجنبی
باِکرام	اعزاز و اکرام سے
بَرتَر مقامے	بلند تر مقام، صدر مجلس نشست
تواضع	عاجزی و انکساری، فروتنی

فروتر	نچلا مقام، نیچی جگہ
بگذار	یونہی رہنے دیجیے! جانے دیں
صف	قطار
اللہ اللہ	یہ نام بزرگ کبھی کبھی مقام تعجب میں بولتے ہیں اور کبھی مقام تحذیر، ڈرانے کیلئے عربی میں عام ہے۔
نازنینی	یائے تخاطب ہے نازنین محبوب جو نازک اندام ہو، محبوب حسین و نازک مراد ہے۔
ہر درے	ای از ہر قسم سخن گفتن، ہر موضوع پر
زِلّت	لغزش، غلطی، خطا
حدیث	گفتگو، بات چیت
خداوندِ سابقُ الانعام	آقا جو پہلے انعامات دیتا ہو۔
کہ بندہ در نظر الخ	کہ غلام کو اپنی نظر میں ذلیل و خوار کر دیا یعنی نظروں سے گرا دیا
مُسَلَّم	تسلیم شدہ، شایان شایان، ثابت
بزرگواری	بڑائی، عظمت
حلم	برداشت، بردباری، آہستگی نمودن

(☆شعر میں امیر کو ترغیب ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ)

معاش	روزی، زندگانی کردن
باز بر قاعدۂ ماضی	پھر پہلے طور طریقے کے مطابق۔
مُہیّا دارند	جاری رکھیں، اجراء کریں
مؤنت	زرتلافی و امداد، خرچ
وفا کنند	پورا کر دیں، ادا کر دیں
جَسارت	دلیری، جرأت (مراد استخلاص روزینۂ یاراں ہے)

چو کعبہ قبلۂ حاجت شد

یہ شرط ہے، جب کعبہ شریف لوگوں کیلئے قبلۂ حاجات ہے، (پس اسی لئے تو لوگ)

فرسنگ	مراد فاصلہ ہے، دور دراز سے
باید کرد	کرنا چاہئے یعنی ہم

جیسوں کو برداشت کرنا چاہیے۔

درختِ بے بر — بغیر پھل کے درخت

حکایت نمبر ۱۳

آوردہ اند — ای درتواریخ واخبار

نقل میکنند — بیان کرتے ہیں کہ

نوشیرواں — ایران کے ایک بادشاہ کا نام ہے جو عادل تھا اور سرکار دوعالم ﷺ اسی کے زمانے میں متولد ہوئے، یہ لفظ مرکب ہے نو+شیر سے بمعنی جوان شیر یا نوشتن بمعنی شیریں اور رواں بمعنی روح وجان ہے یا نوشیں+ رواں ہے کہ اسکی پیدائش پر شراب عام تقسیم کی گئی تھی یہ خسرو پرویز کا دادا تھا۔

رُوستا — دیہات، گاؤں

نمک آرد — تا کہ نمک لائے کباب کیلئے

ستان — امر ہے از مصدر ستاندن، لانا

بَدرسمی — بری رسم یا برا طریقہ ورواج

دِہْ — دیہات، گاؤں

ازیں قدر — اتنی تھوڑی سی مقدار سے

خَلَل — خرابی، فساد، بگاڑ

اَندک بودہ است — تھوڑی ہی پڑی تھی، کم تھی

مزید کرد — زیادہ کیا، اضافہ کیا

بدیں غایت — اس حد تک، اس انتہا کو

بیخ — جڑ

سیخ — سِیل، لوہے کی سلاخ، جس پر کباب بنائے جاتے ہیں سَفُود، سِفَاد، باب زن۔

حکایت نمبر ۱۴

متعلقانِ دیوان — امراء سلطنت جو خزانہ و بیت المال سے متعلق ہوں، افسران خزانہ

مُرسوم — لغوی معنی نشان زدہ ہے اور مراد راتبہ ووظیفہ ہے یا مشاہرہ ہے

چندانکہ ہست — جتنی ہے یا جتنا

مُضاعف — دوچند، دوگنا

ملازم درگاہ — حاضر باش دربار، مستعد
مُترَصِّد فرمان — حکم کا منتظر، (تاکہ بجا لائے)
لہو ولعب — کھیل کود، بیکار مشغلے
مُتَہاوِن — سست رو، ڈھیلے
خُرُوش — شور غوغا، بلند آواز، فریاد
نِہاد — دل یا سینہ مراد ہے
صاحبدل — ولی اللہ، نیک انسان
مَراتبِ بندگان — بندوں کے درجات
ہمیں — ہم+ایں، یہی
☆مداومت عبادت الٰہی کثرت انعامات اور بلندیٔ درجات کا سبب ہے۔
دوبامداد — دو صبحیں مراد دو دن
مِہتری — سرداری، برتری
قبول فرمان — حکم ماننا، اطاعت کرنا
ترک فرمان — عدم اطاعت، نافرمانی
حرمان — محرومی، بدنصیبی، بدبختی
سِیُما — نیک بختی وسعادت مندی کی نشانی
☆(نشان وعلامت کہ در رو باشد و کیفیت باطن ازو معلوم شود)
راستاں — جمع راست کی ہے، مراد سچے کھرے لوگ۔
سرِ خدمت — اطاعت وفرمانبرداری کا سر
آستاں — دہلیز، بادشاہوں کی بارگاہ

حکایت نمبر ۱۵

مُجَرّد — تنہا اکیلا مراد آزاد و بے نیاز
فراغ — مالداری، آسودگی، فراغ خاطر
سطوت — دبدبہ، شان وشوکت
خِرقَہ — لفظی معنیٰ جامۂ پارینہ و کہنہ، پارۂ دوختہ ہے۔ چاک شدن اور پارہ شدن بھی معنیٰ ہے، اور جامۂ فقراء از پیش گریبان چاک باشد، گدڑی مراد ہے۔
بَہَائِم — بہیمۃ کی جمع ہے، جانور، چوپائے
اَمثال — جمع مثل کی ہے، برابر، مانند، طرح
اہلیّت — قابلیت، صلاحیت
آدمیّت — انسانیت، مراد اخلاق ہے
خِدمت — اکرام وتعظیم، آداب شاہی

دربار

بہرِ پاسِ رعیّت	رعایا کی امداد واعانت اور حفاظت ونگرانی
پاسباں	شب زندہ دار، چوکیدار، رکھوالا
رَام	تابعدار، سدھایا ہوا، فرمانبردار
فر	شان وشوکت، شان وشکوہ

☆باوجود شان وشوکت اور بایں ہمہ عیش ودولت بادشاہ پھر بھی درویشوں اور رعایا کا محافظ اور پاسباں ہے۔

گوسپند	بکری
چوپان	چرواہا، گلہ بان
کامران	کامیاب، خوش
مُجاہدہ	محنت و ریاضت، کوشش و سعی
رِیش	زخمی (پر+داڑھی)
رُوزکے	ک تصغیر کا ہے۔ یاء وحدت کے لئے
خاک	مٹی، یہ بخورد کا فاعل ہے اور اگلا مفعول ہے۔
قضائے بنشتہ	لکھی ہوئی تقدیر مراد موت ہے
خیال اندیش	مغرور، متکبر، سوچنے والا
بازکردن	کھولنا، مراد قبر کشائی کرے
اُستوار	معتمد ومضبوط مراد باور کرنا اور پسند کرنا
دِگربارہ	دوسری بار، پھر کبھی
زحمت	تکلیف، رنج
دَریابْ	امر از دریافتن، پانا مگر یہاں جاننا اور فائدہ اٹھانا موقع غنیمت جان کر، کا معنیٰ ہے
میرود	چلتا ہے مراد ادلتا بدلتا ہے

حکایت نمبر ۱۶

ذُوالنُّون	صاحبِ مچھلی، اصل میں تو یہ حضرت یونس علیہ السّلام کا لقب ہے مگر یہاں مشہور ولی کامل مراد ہیں جو ایک دن کشتی میں سوار تھے بظاہر پراگندہ حال حال تھے کسی امیر نے آپ پر موتی کی چوری کا

	شک کیا آپؒ کی دعا سے دریا کی مچھلیاں منہ میں موتی لئے حاضر ہوگئیں تو آپؒ نے ایک موتی لے کر اس شخص کو دے دیا اور خود پانی پر چلتے دریا عبور کر گئے۔
ہمّت	دعا اور روحانی توجہ، نظر کرم
ترسان	خوفزدہ، ڈرنے والا
صِدّیق	راست گو بسیار، بارگاہ خداوندی میں مقام نبوت کے بعد انتہائی بلند مقام اور درجہ و مرتبہ۔
پائے	لفظی معنیٰ پاؤں، مگر مرادی معنیٰ مرتبہ و مقام۔
ہمچناں	جتنا، اتنا

حکایت نمبر ۱۷

اشارت کرد	اشارہ کیا، حکم دیا
مُوجبِ خشمیکہ	جس غصے کے باعث یا سبب
سَرآید	پورا ہونا مراد گزرنا ہے
بَزَہ	گناہ، پاداش
جَاوِیْد	ہمیشہ
دورانِ بقا	زندگی کا عرصہ، دورانیہ
پنداشت	مراد باید پنداشت، سمجھنا چاہیے
سرِ خونِ او رگذشت	اسکے قتل کے ارادہ و خیال سے باز آیا، اور اس کے خون و قتل کو معاف کر کے آزاد کر دیا

حکایت نمبر ۱۸

مُہِمّی	اہم و دشوار کام، عظیم اور مشکل امر
مَصَالِح	مصلحت کی جمع، بھلائی اور خیر
دِگرگُونہ	دوسری قسم کی مراد مختلف قسم کی
بُزُرجمِہر	وزیر کا نام جو بہت ہی قابل اور دانا تھا
مَزِیَّت	ترجیح و افضلیت، وصف، اچھائی
چندیں	اتنی اور ایسی
مَشِیّت	چاہنا، خواہش الٰہی،

مشیت ایزدی ارادہ

مُتابَعَت	پیروی
مُعَاتَبَت	سزا مراد عتاب شاہی ہے
پروین	ثریا، مجمع النجوم، بصورت خوشئہ انگور چند ستارہ باہم جمع شدہ۔

☆ خلاف شاہ اپنی رائے دنیا، جان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔

حکایت نمبر ۱۹

ہارون الرّشید	بغداد کے خلفائے عباسیہ کا پانچواں ذیشان اور جاہ و جلال کا مالک شہیر، صاحب فضل و ہنر خلیفہ (۱۷۰ھ تا ۱۹۲ھ)
خشم آلودہ	غصہ سے بھرا ہوا، ناراض
مُصَادَرَت	جرمانہ، قرقی، املاک کی ضبطی
نفی	جلاوطنی، دیس نکالا
کَرَم	مہربانی وعطا، بخشش مراد شان کرم ہے
آنکہ	تب، پھر
دعویٰ	طلب حق وانصاف
قِبلِ خَصَم	دشمن کی جانب

حکایت نمبر ۲۰

خدمت	نوکری، ملازمت
مَذَلّت	ذلّت، رسوائی
رُستگاری	رہائی، چھٹکارا
کمرِ زرّین	سنہری میان بند، پٹکا، بیلٹ، پٹی
آہک	چونا
تفتہ	گرم
خمیر کردن	گوندھنا، ملنا
صَیف	موسم گرما، تابستان
شِتاء	موسم سرما، زمستان
شِکَم خیرَہ	پیٹو، زیادہ کھانے والا
بنانے بساز	ایک روٹی پر قناعت کر

☆ (کیونکہ مَنْ قَنعَ شَبِعَ وَطَمَعَ ذَلَّ)

دوتا	دوہری، جھکی ہوئی

حکایت نمبر ۲۱

برداشت	اٹھالیا یعنی ماردیا
خواہد گذاشت	چھوڑ دے گا کہ موت نہیں آئیگی
جاوِدانی	دائمی، ہمیشہ، ہمیشگی

حکایت نمبر ۲۲

حکماء	دانشمند لوگ

کِسریٰ	شاہانِ ایران کا لقب
مِہتر	سردار، رئیس، بزرگ، افضل واعلیٰ
اَطِبّاء	طبیب کی جمع ،حکیم ،ڈاکٹر
سقیم	بیمار
دارو	دوائی
بر سرِ آں	اس سلسلہ میں یا بارے
فضول	مصدر اور جمع ہے، زیادتی، اضافہ (مراد متکلم کی طرف سے بولے بغیر ہے)

حکایت نمبر ۲۳

مُسلّم شد	فتح اور حوالے ہوا، قبضہ ہوا
طاغی	تجاوز کندہ، سرکش، باغی مراد فرعون ہے اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی (آیۃ)
دعویٰ خدائی	خدا ہونے کا دعویٰ، فرعون نے کہا تھا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی
خسیس ترین	گھٹیا ترین، کمترین، دون ہمت تنگ ظرف۔
غرورِ مُلکِ مصر	مصر ملک کی بادشاہی کے غرور میں مبتلا ہو کر۔
خَصِیب	ایک غلام کا نام
اَرزانی	گرانی کی ضد، مراد مسلم کردن حوالے کرنا
عقل ودرایت	بے عقلی و ناسمجھی، طنزاً کہا گیا ہے
حُرّاث	حارث کی جمع ،کاشتکار
پُنبہ	روئی
باراں	بارش (باریدن برسنا)
تلف	تباہ و برباد، ضائع ،خراب
پشم	اون
نِیل	رُودِ نیل، دریائے نیل
دانش	عقل، سمجھ، دانائی
فزودن	بڑھنا، بڑھانا، مراد کمی بیشی ہے
نادان	بے علم، ناسمجھ
آنچناں	اس طرح، ایسے
تنگ روزی تر	زیادہ فقر و فاقہ کا شکار، کم رزق والا۔
بخت	قسمت، خوش بختی، خوش نصیبی
دولت	مال و دولت، مالداری
کاردانی	معاملہ دانی، تجربہ، ہوشمندی
تائید	حمایت، مدد، نصرت

کیمیا گر	کیمیا بنانے والا، تانبے کوسونا اور قلعی کو چاندی بنانے والا۔
اَبلَہ	بے وقوف، نادان
خَرابہ	ویرانہ، اجاڑ
اوفتادہ است	اکثر وبسیار واقع است
بے تمیز	بے وقوف، بے عقل
ارجمند	خوش نصیب، کامیاب، بامراد

حکایت نمبر ۲۴

بزرگاں	بزرگ کی جمع، امیر لوگ
پارسا	پرہیزگار، متقی
درحق	کے بارے میں
بَطَعنہ	بدگفتن، بری باتیں کرنا
دان	امر از دانستن جاننا، جان سمجھ
انگار	امر از انگاشتن خیال و گمان کرنا
مُحتَسِبُ	کوتوال، حاکم، سرعام خلاف شرع امور کوروکنے والا افسر۔

حکایت نمبر ۲۵

آستاں	مراد دیوار کعبہ ہے، آستاں کا لغوی معنیٰ دہلیز و بارگاہ ہے
یَاغَفُوْرُ	اے بخشش اور مغفرت فرمانے والے
رَحِیم	بخشائندہ در عاقبت برموماناں
ظلوم وجہول	مبالغہ کے صیغے ہیں، نادان، اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا آیت کی طرف اشارہ ہے
تقصیر	کمی، کوتاہی، سستی
خدمت	عبادت، کماحقہ بندگی
طاعت	اطاعت، فرمانبرداری، بندگی
اِستظہار	پشت کا قوی اور مضبوط ہونا
عاصِیان	عاصی کی جمع، گنہگار، نافرمان
عارِفان	عارف کی جمع، خداشناس نیک مرد
اِستغفار	کم طاقتی خور در ادائے عبادت (حسنات

اَلْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْن)

بازرگاں — تاجرلوگ، سوداگر

بَہائے بضاعت — سامان کی قیمت

دَرْیُوزَہ — گدائی، بھیک

خُوش — زیادہ

کَش — امراز کشیدن، کھینچ، (پھیر دے)

اِصْنَعْ بِنَا الخ — کہ قومِ یونسؑ بر وقت عذاب الٰہی ایں گفتہ اندو ببرکت ایں دعا از عذاب الٰہی محفوظ ماندند (اح)

حکایت نمبر ۲۶

عبدالقادرؒ — شیخ عبدالقادرؒ

گیلانی — اسم منسوب ہے، گیلان بغداد کے قریب ایک گاؤں کا نام ہے اور مولد ہے شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کا

درحرمِ کعبہ — مراد گرداگرد صحن حرم ہے

حَصَا — سنگریزے، کنکریاں، حُصَاۃٌ کی جمع ہے

روئے برخاکِ عجز — حال ہے اور میگویم میں ضمیر متکلم میں ذوالحال ہے، عاجزی کی خاک پر سر رکھتے ہوئے۔

باد — ہوا مراد بادِ سحرگاہی ہے

فرامش — فراموش کا مخفف ہے

ہیچت — کیا تجھے!

مُستوجِب — مستحق ہونا، اہل ہونا، سزاوار

حکایت نمبر ۲۷

دُزدے — ایک چور (یاءنکرہ کی)

پارسائے — ایک نیک آدمی، متقی

چندانکہ — بہت زیادہ

دل تنگ — رنجیدہ وناخوش

گلیم — کمبل، گودڑی، رضائی

انداخت — ڈال دی، پھینک دی

کے — کب؟

خلاف — مخالفت، دشمنی

مَوَدّت — محبت ودوستی

درروئی — سامنے

قفا — پیچھے، پسِ پشت، گدی، سر کا پچھلا حصہ

چہ+چہ — دوبار کلام میں آکر برابری اور یکسانیت کا معنیٰ دیتے ہیں۔

پَسْت — تیرے پیچھے، غیبوبت میں

پیشت — تیرے سامنے، مقابل

میرند — مضارع از مصدر مردن، مرنا

برابر — سامنے، مقابل

گوسپند — گوسفند، بکری، بھیڑ

سلیم — بے ضرر مراد ہے، سلامت رو

گرگ — بھیڑیا

مردم در — خونخوار، لوگوں کو پھاڑنے چیرنے والا

شمرد — شمردن سے، گننا، بیان کرنا

بیگماں — یقیناً، بلاشک وشبہ

خواہد برد — لے جائیگا

حکایت نمبر ۲۸

زاہدے — ایک زاہد

تارک الدنیا — عبادت گزار

ارادت — خواہش وارادہ

عادت — معمول

ظنِ صلاح — نیکی وتقویٰ کا گمان، حسن ظن

بکعبہ — کعبہ کو، مراد مطلب و

مقصد ہے جوکہ عرفان الٰہی ہے۔

اَعرابی — منسوب بہ اعراب، صحرا نشین، بدّو

بمقامِ خود — اپنے گھر

سُفْرَہ — دستر خوان، اس کو سُفرہ پڑھنا چاہیے۔

چرا — کیوں (نہیں کھایا)

بکار آید — کام آئے مراد عقیدت و احترام پادشاہ زیادہ ہو۔

تناول — کھانا مجازی معنیٰ ہے

قضا کن — اعادہ کرفوت شدہ نماز کو دہرا!

ہنر — کمال، اچھائی

نہفتہ — چھپائے ہوئے، برگرفتہ

مغرور — ابلیس سے دھوکہ کھایا ہوا، فریفتۂ ابلیس

سیم — چاندی

دَغَل — کھوٹا، مراد کھوٹا سکہ ہے

☆ (دغل کا لغوی معنیٰ مکروحیلہ، عیب وفساد وغیرہ ہے ملاوٹ والا)

حکایت نمبر ۲۹

طفولیت	بچپن، کمسنی
مُتَعَبِّد	عبادت گزار، بتکلّف و بکمالِ مبالغہ
شب خیز	شب زندہ دار، رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والا، تہجد گزار کو بھی کہتے ہیں۔
مُولِع	حریص، فریفتہ، شوقین
دیدہ برہم بستن	سونا، آرام کرنا، آنکھ لگانا
مَصْحَف	قرآن پاک
در کنار گرفتن	پہلو میں لینا، لپٹانا، یہاں مراد ہے گود میں لے کر پڑھتا رہا۔
طائفہ	گروہ مراد عابد و زاہد لوگ ہیں
سر برداشتن	اٹھنا، جاگنا، بیدار ہونا
دوگانہ	دو رکعت نماز (مراد تہجد ادا کرلے)
خواب غفلت بردہ	غفلت کی نیند، گہری نیند، گویا گھوڑے بیچ کر سونا۔
کہ مردہ اند	بلکہ مرے پڑے ہیں، گویا مردہ ہیں
در پوستین افتادن	عیب جوئی کرنا، غیبت کرنا۔
مدعی	دعویدار، مراد جھوٹا دعویٰ کرنے والا
پِندار	عجب و تکبر، پنداشتن کا حاصل مصدر ہے
بہ بخشند	عطا کریں، دیں (کارکنان قضاوقدر)
ہیچکس	کوئی شخص، کسی کو بھی
چشم خدابینی	حق کو دیکھنے والی آنکھ، دیدۂ حق آشنا

حکایت نمبر ۳۰

بمحفلے	ایک محفل و مجلس میں
ہمی ستودند	تعریف و ستائش کر رہے تھے
اوصاف جمیل	اوصاف حمیدہ، عمدہ خصائل
من آنم کہ من دانم	میں جیسا ہوں خود کو خوب جانتا ہوں۔
کُفَیْتُ اَذَی الخ	اے میری خوبیاں شمار کرنیوالے مجھے ستانے میں یہی کافی ہے کہ تیرا بیان کردہ میرا صرف ظاہر

	ہے اور میرے باطن سے تو خبردار و آگاہ نہیں ہے۔
شُخصم	میرا وجود، ظاہر، شخصیت
خوب منظر	پسندیدہ، خوبصورت
خبث	پلیدی و بدی
باطن	اندر، دل
سرخجلت	شرمندگی کا سر مراد شرمندہ و خجل ہوں
طاؤس	مور، صرّاخ
زِشت پا	برے، گندے پاؤں والا مراد بدصورت ہے۔

حکایت نمبر ۳۱

صُلحاء	جمع صالح کی، نیک بزرگ
کوہِ لُبنان	جبل عامل کے نزدیک ایک مشہور پہاڑ جو ملک شام میں ہے۔
مقامات	مقام کی جمع بزرگی و کرامت
کرامات	کرامت کی جمع، خارق العادت کام
مذکور	شہرہ، زبان زدعام ہونا، مشہور
جامع دمشق	دمشق کی جامع مسجد

برکہ	تالاب، حوض
کلاسہ	چونے سے بنا پختہ، کلس سے ماخوذ ہے)
طہارت	پاکیزگی مراد وضو ہے
لغزید	پھسلا
مَشقت	محنت و تکلیف
جائیگہ	جگہ، مقام، (گہ لفظ زائد ہے)
خَلاص	رہائی، چھٹکارا
ازنماز	نماز پڑھنے اور ادا کرنے سے
پرداختند	فارغ ہوئے۔
مشکلے	ایک مشکل، سوال
شیخ برفت	اظہار تعلیم مخاطب کی وجہ سے عدم خطاب ہے، مخاطب کی بجائے صیغہ غائب استعمال کیا۔
دریں قامتے آب	اتنی تھوڑی مقدار پانی میں (یاء برائے تقلیل ہے)
فکرت	سربجیب تفکر، سوچ بچار
تأمُّل	غور و فکر
برآورد	اٹھایا، اونچا کیا

لی مع اللہ الخ	مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت میسر ہے کہ اس دم کسی مقرب فرشتہ (مراد جبرائیلؑ) اور نبی مرسل کو بھی گنجائش نہیں ہوتی، قربت الٰہی کا انتہائی مقام۔
نبیؐ	نَبأٌ یا نَبُوٌ سے مشتق ہے نَبأٌ خبر، نبو بلند خبر دینے والا۔ پیغمبر، بلند مقام، خدا کا فرستادہ جو بندوں کی ہدایت کے لئے آیا ہو، وہ خود صاحب شریعت ہو یا پھر سابقہ شریعت کا معاون ہو صاحب کتاب ہو یا نہ ہو اور رسول وہ پیغمبر ہوتا ہے جو صاحب کتاب ہو اس لئے نبی عام اور رسول خاص ہیں۔
جبرائیلؑ	وحی لانے پر ماٴمور مقرب فرشتہ
میکائیلؑ	مخلوقات کو رزق رسانی پر ماٴمور فرشتہ
حفصہؓ	دختر حضرت عمرؓ جو امّ المؤمنین ہیں۔
زینبؓ	دختر جحش جو امّ المؤمنین ہیں۔
در ساختے	موافقت فرماتے، اٹھتے بیٹھتے
مشاہدہ	لغۃً باہم حاضر ہونا، اصطلاحاً حضوریٔ قلب باخدا ہونا، یعنی حاضر شدن نیکوکاران در جناب الٰہی در تجلّی واستتار است
می نُمایند	کبھی جلوہ دکھاتے ہیں، تجلی فرمانا
می رُبایند	کبھی عقل و خرد و ہوش چھین کر مست و بیخود بناتے ہیں (ضمیر جمع باعتبار تعظیم ذات حق ہے)

☆ دیدار مینمائی الخ یہ شعر بیان الاستتار ہے

بازار	یعنی بازار جمال خویش و آتش شوق ما تیز میکنی۔
اَشاھِدُ مَنْ الخ	می بینم کسی را کہ دوست

	میدارم اورا بے واسطہ ای بے پردہ پس لاحق میشود مرا حالتے کہ گم میکنم راہ را می افروزد آتشِ اشتیاق را را درمن باز میکشد آنرا کہ باندک آب ای وصال، لہٰذا می بنی مرا سوختہ وغرق شدہ، از خیابان
یُوَجّج	بھڑکانا، تیز کرنا
یُطفی	بجھانا، سرد کرنا
رَشَّۃ	چھینٹا (رشّ ← چھڑکاؤ کرنا)
مُحرقاً	سوختہ جان
غَرِیقاً	بحر وصل میں ڈوبا ہوا
گم کردہ فرزند	مراد حضرت یعقوب نبی علیہ السلام، جنکے فرزند دلبند حضرت یوسف نبی علیہ السلام گم ہوگئے تھے
روشن گہر	روشن ضمیر
پیرِ خردمند	دانا عاقل شیخ، پیغمبر دانشمند
مصرش	ضمیر راجع بطرف یوسفؑ
پیراہن	لباس مراد کرتا ہے
شنیدی	بمعنی شمیدی سونگھنا ہے

چاہِ کنعان	کنعان کا کنواں، کنعان شہر کا نام جو مسکنِ حضرت یعقوب علیہ السلام و مولد حضرت یوسف علیہ السلام تھا۔ نیز حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا نام اور نمرود علیہ اللعنۃ کے باپ کا نام بھی تھا۔
ش	ضمیر راجع بطرف فرزند یعقوب علیہ السلام
احوال	حال کی جمع ہے، اصطلاحاً کیفیتے کہ سریع الزوال است، نفس کی حالت جو جلد زوال پزیر ہو۔
برق جہاں	بجلی، کوندنا، چمک، جہندہ و جست کنندہ حالت۔
دمے	یکدم، ایک لحہ میں پیدا و ظاہر
نہاں	پنہاں، گم، پوشیدہ، غائب
طارم	چھت، بلند مقام، بالا خانہ، لکڑی کا گھر، اصلاً تارم تھا جسے معرّب کیا

گیا ہے، عرش اعلیٰ یعنی کبھی مدارج اعلیٰ پر فائز ہوتا ہوں جو بلند ترین ہیں

بر پشت پا دیدن	یہ کمال جہل سے کنایہ ہے کہ اشیاء جو پیش پا ہوں وہ بھی مخفی و پوشیدہ رہتی ہیں
اگر درویش الخ	اگر درویش بر یک حالت می بود کہ عبارت است از انبساط، در حدود عالم نمی گنجد، ولے سر دست از دو عالم برفشاندن کنایہ از ترک دو عالم است چرا کہ درویش کہ عبارت است از عارف از دو جہاں گذشتہ است۔

حکایت نمبر ۳۲

دریا	مراد سمندر ہے
زخم پلنگ	ناسور، چیتے کے کاٹنے کا زخم
بہ	بہتر اچھا مراد مندمل ہے
رنجور	دکھی، مصیبت میں مبتلا
عَلَی الدّوام	مسلسل، ہمیشہ

شکر چہ میگوئی؟	شکر کس بات کا ادا کرتا ہے؟ (شکر گفتن یا شکر کردن ہر دو معنیٰ صحیح ہیں کیونکہ شکر کا تعلق دست و زبان ہر دو سے ہے)
معصیت	گناہ و نافرمانی
زار	ناتواں، کمزور، لاغر بمعنیٰ خوار ہے
دہد	مضارع از دادن، مراد حکم دے
نگویم	میں نہیں کہوں گا یا بولوں گا
دل آزردہ شد	دل محبوبِ من آزردہ شد غم (عتاب معشوق مراد باشد)
بلے	بے شک، بلا ریب
اختیار کنند	ترجیح دیتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں
اَلسِّجْنُ	قید خانہ، جیل مراد قید ہے
اَحَبُّ اِلَیَّ	مجھے عزیز تر اور محبوب ہے
یَدْعُوْنَنِیْ	عزیز مصر کی بیوی اور اسکی شریک کار خواتین (جس چیز کی خواہشمند ہیں)

حکایت نمبر ۳۳

ہیچت	کیا کبھی تجھے؟

شعر، ہر سود و داغ — یعنی آں کسے را کہ حق تعالیٰ از درِ خویش راند ہر سو دو دو آں شخص را کہ بسوئے خویش خواندہ او بر درِ ہیچ مخلوق نرود (از خیابان)

حکایت نمبر ۳۴

درجات — درجہ کی جمع، پایہ و منزلِ بہشت اور درکات جو کہ درکہ کی جمع ہے طبقہ ہائے دوزخ ہیں

اَلنَّارُ دَرَکَاتٌ وَالْجَنَّۃُ دَرَجَاتٌ

بارادتِ درویشاں — صلحاء سے عقیدت کی وجہ سے

☆ (جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نِعْمَ الْاَمِیْرُ عَلٰی بَابِ الْفَقِیْرِ وَبِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ الْاَمِیْرِ۔ اَوْ کَمَا قَالَ)

تقرب — قرب حاصل کرنا، نزدیکی

دَلق — کمبلی، گدڑی، فقیرانہ سامان

تسبیح — بپاکی یاد کردن وسبحان اللہ گفتن، مراد دانوں والی تسبیح جس پر پڑھا جاتا ہے

مُرَقَّع — اسمِ مفعول از ترقیع بمعنیٰ پارہ پارہ دوختہ کہ عبارت از دلق است گودڑی۔

نکوہیدہ — ناپسندیدہ، برے

بَری — دور، جدا، الگ، (محفوظ رکھ)

کُلاہ — ٹوپی

بَرَکی — اونی، برک کپڑے سے بنی ٹوپی جو عموماً اونی ہوتا تھا یہ فقیر لوگ استعمال کرتے تھے

تَتَری — مراد تاتاری ہے، جو سپاہی استعمال کرتے تھے جو عموماً قیمتی ٹوپی ہوتی تھی

☆ مراد اخلاق درویشانہ ہو، لباس خواہ امیرانہ ہو

حکایت نمبر ۳۵

مَن — پیمانہ کا نام ہے مراد 2 رطل=72 تولے=1 سیر ہے یہ طبیبوں کا پیمانہ ہے ہندی میں من چالیس سیر کا ہوتا ہے۔

(سیر کا پیمانہ ہر ملک میں مختلف وزن پر بولا جاتا ہے)

نیمہ نان	آدھی روٹی، نصف
فاضلتر	زیادہ فضیلت والا
طعام	کھانا، (کم کھانا کیونکہ گرسنگی موجب قہر نفسِ امّارہ است چنانکہ گفتہ شدہ است اَلْجُوْعُ طَعَامُ الْاَنْبِیَاءِ) ازگل صوری۔ اِنّ الْجُوْعُ یُجَلِّیُ الْقَلْبَ۔
تہی	خالی، فارغ (از دانش و فرہنگ)
پُرے	بھرا ہوا، لبریز

حکایت نمبر ۳۶

مشائخ کبار	بزرگ شخصیات (مشائخ، مشیخہ کی جمع ہے۔ شیخ کی جمع شیوخ ہے کبار، بڑے بزرگ لوگ، کبیر کی جمع ہے)
صلاح	نیکی، تقویٰ، درستی
خجل کن	شرمندہ کردے۔
بدسگال	سگالیدن سوچنا، مراد دشمن بدخواہ ہے جو بداندیش ہوتا ہے۔
مجال	موقع، محل، (مجال گفتن در نقصِ تو نیابد)
آہنگ	آواز، سر، نغمہ کی لَے۔
بَرْبَطْ	ایک ساز کا نام، سارنگی
مستقیم	صحیح، درست
مُطْرِبْ	گویا، گانے والا
گوشمال	سزا، مراد کھونٹیاں اینٹھنا، کان اینٹھنا، (ڈھیلی تاروں کو کسنا)

حکایت نمبر ۳۷

تصوف	صوفی بننا، باطن کو صاف کر کے خدا سے لو لگانا، دل سے نفسانی آلائشوں اور جسمانی خواہشوں کو دور کرنا صوف بمعنی اون و پشمینہ ہے، چونکہ قدیم دور میں صوفی پشمینہ پہنتے تھے اس لئے صوفی کہلائے اور ان کا مذکورہ بالا طرزِ

حیات تصوف کہلایا۔
(روح شریعت پر عمل پیرا
ہونا)

طائفہ	گروہ، جماعت
بصورت	بظاہر، ظاہری صورتحال وضع قطع
بمعنیٰ	بباطن، اندرونی صورتحال
جمع	مطمئن، پرسکون
خلقے	ایک کثیر مخلوق ہے۔ کئی لوگ (یاء کثرت کی ہے)
دل باخدا	وہ دل جو خدا سے لگا ہو اور متوجہ ہو۔

حکایت نمبر ۳۸

صاحبدل	زندہ دل لوگ
ہمدم ہمقدم	ہم اقوال وہم افعال ہم نوالہ وہم پیالہ
زمزمہ کردن	ترنم و بآہستگی سرائیدن، آہستہ آواز سے گانا گنگنانا وغیرہ۔
بیتے محققانہ	نقد وبحث کے معیار پر پورے اترنے والے اشعار جو سنجیدہ اور بامعنیٰ

ہوں۔

عارفے	عابدے، عالم وفقیہہ
حال	وجد وحال، مستی کی عارضی کیفیت جو نفسِ انسانی پر طاری ہوتی ہے اور سریع الزوال ہوتی ہے۔
درد	دردِ محبت دلی چوٹ یا گھاؤ
نخیل	نخلستان، ایک جگہ کا نام جو راہ مکہ میں ہے
کودک	چھوٹا بچہ
حَیّ	قبیلہ، اور بمعنیٰ دِہ، قریہ بھی ہے، بستی
آوازی	ایسی پرسوز و دردناک آواز (یاء اہلیت اور صفت کے لئے ہے)
درآورد	مرادی معنیٰ پرواز سے روک دیا یا سوز لے سے مدہوش و مست ہو کر گر پڑے
برفت	پھر نہ ملا، چلا گیا
سماع	ساز کے ساتھ گانا یا قوالی کرنا۔
تفاوت	فرق، تغیر، تبدیلی

چہ آدمی؟	کیسا انسان ہے تو!
اُشتر	اونٹ
طَرَب	خوشی و مستی
ذَوق	چشیدن، آزمودن، در اصطلاحِ سالکان عبارت ازمستی کہ چشیدن شراب عشق، عاشق راحاصل میشود و شوقیکہ از استماعِ کلام محبوب واز مشاہدہ دیدارش رونماید و عاشق ازاں بوجد آید۔
گنڑطبع	کج طبع، کند ذہن، بگڑا مزاج
وَعِندَ هُبُوبِ الخ	چراگاہ ومرغزار میں تیز ہوائیں چلنے کے وقت بان کی شاخیں جھک جاتی ہیں نہ کہ سخت پتھر۔
خُروش	شوروغل، فریاد، غوغا، ہاؤہُو
معنیٰ	مراد کیفیت یاوجد وحال
گوش	کان مراد حق شنوا کان اور قوت سماعت
تسبیح خواں	حمد وثناء کے نغمے گنگانے والا (یاء برائے وحدت ہے)
کہ	بلکہ
بہ تسبیحش	اس کی پاکی وثناء میں، کنایہ ازآیۃ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ الخ۔
زُبانی	ایک زبان، یاء برائے وحدت

☆ (یعنی ہر کانٹا اپنی زبان حال سے اس کی تسبیح میں مصروف ہے)

حکایت نمبر ۳۹

عَیالاں	یہ عَیاَل کی جمع ہے، اور عیال خود عیل کی جمع ہے بمعنیٰ زناں وفرزنداں مراد اہل وعیال، بال بچے ہیں
اوقاتِ عزیز	عمرعزیز، اوقات ہمایوں
چوں میگذرد؟	کیسے گذر بسر ہورہی ہے؟
مُناجات	باہم راز و نیاز گفتن، سرگوشی کرنا، جناب باری تعالیٰ میں انتہائی توجہ و دھیان سے دعا کرنا۔

بندِ اخراجات	آمد و خرچ کی فکر و پریشانی فکرِ نفقہ و عیال وغیرہ۔
اخراجات	یہ اخراج کی جمع ہے اور جمع الجمع بھی، مصارف و خرچ کے معنیٰ میں ہے۔
مضمون	چھپی ہوئی مخفی بات جو بین السطور ہوتی ہے، مطلب و مراد۔
وَجۂ کفاف	روزینہ، وظیفہ
مُعَیَّن دارند	مقرر کر دیں
بارِ عَیَال	اہل خانہ کے اخراجات کی فکر کا بوجھ اتر جائے (ہٹ جائے)
گرفتار	اسم مفعول، پکڑا ہوا مراد جکڑا ہوا ہے
پائے بند	زنجیر، دام
دِگر	پھر، آئندہ
آزادگی	آزادی
مبند	نہی، نہ کر، نہ لا
قُوْت	روزی، غذا
بازت آرد	تجھے روکے رکھتے ہیں، محروم کرتے ہیں۔

سیر در ملکوت	عالم بالا کی سیر، عالم ارواح یا فرشتوں کا عالم، دنیا، عالم غیب وغیرہ
اتفاق میسازم	نیت میکنم، پختہ ارادہ کرنا
باخدا پرداختن	مشغول بعبادت ہونا۔
شب	ای در شب رات کو
عقدِ نماز	نماز کی نیت، تحریمہ کہنا

☆ (یہ جملہ شرط ہے جزا اس کی محذوف ہے بسبب عدم دسترس درین فکری باشم کہ، مصرعہ ثانی اس کا بیان ہے)

حکایت نمبر ۴۰:۔

راسخ	پختہ کار، تجربہ کار، کامل
در نانِ وقف	ای حلال و حرام بودن نانِ وقف
بہرِ جمعیتِ خاطر	سکون و اطمینان قلب کی خاطر
جمع	مطمئن ہو کر، بصورت جمع شدہ
حرام	کیونکہ وقف تو برائے حصول فراغ قلوب در عبادت است و علاوہ ازیں گرفتن حرام است۔

کُنجِ عبادت عبادت کا گوشہ، حجرہ

صاحبدلاں نیک با خدا لوگ

حکایت نمبر ۴۱

مرید ارادہ کرنے والا، ارادتمند

پیر بوڑھا، بزرگ روحانی راہنما، شیخ طریقت

بَرَنج دکھی، مصیبت میں

ازبسکہ بہت زیادہ

تردّدِ ایشان ان کے آنے جانے سے، آمدرفت سے۔

تشویش پریشانی

درویشانند مسکین ومحتاج، فقراء

وامی وام قرض، کچھ قرض

دیگر پھر، اس کے بعد

گرد قریب، آس پاس

☆ گدا بطلبِ دَین وتوانگر خوفِ سُؤالِ مال بردرِ تو نیاید۔

پیش رو آگے چلنے، راہنما، سردار، پیشوا

کافر مراد تاتاری، منگول

بیم توقع سوال وگدا کے ڈر سے، مانگنے کے خوف سے۔

وِڑ قلعہ، حصار، چین کے شمال مشرق میں جہاں انسانی آبادی ختم ہوجاتی ہے وہاں ایک مضبوط و مشہور قلعہ ہے، (وِڑ کا معنیٰ بالاخانہ ہے)

حکایت نمبر ۴۲

فقیہہ احکام شریعت اور علم دین کو جاننے والا، دانا، عالم

سُخنانِ دلآویز دل لبھانے والی باتیں، دلکش گفتگو

رنگین متکلمان رنگ آمیز واعظین (متکلمین۔صاحبان علم کلام، اور علم کلام وہ علم ہے جس میں مقدماتِ علمِ منقول کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا جاتا ہے اور عقائد کو ادلۂ عقلیہ سے ثابت کیا جاتا ہے)

رکردارے موافقِ گفتارے قول وعلم کے مطابق عمل۔

سیم وغلہ چاندی، جنس مراد دولت ہے

گُفت محض گفتار بدون عمل وکردار

نگیرد ای اثر پذیر نمیشود، اثر

	انداز نہیں ہوتا
عالم	حقیقی عالم
کامرانی	مطلب برآری، اپنا الو سیدھا کرنا
تن پروری	کھانا پینا اور جسم کو پالنا
خویشتن	بذات خود
گم ست	گمراہ، بھولا بھٹکا ہوا
کرا	کس کی؟
مجرد	محض، صرف (فوراً جلد ترت)
عالم معصوم	بیگناہ عالم، پاکدامن عالم
وَحل	کیچڑ، گل
فرا	سامنے
فارحہ	خوش طبع، بذلہ سنج
کُلبہ	دکان، گوشہ، حجرہ، تنگ و تاریک گھر
بزاز	جامہ فروش، پارچہ فروش
گفتِ عالم	گفتہ یا گفتن، وعظ و نصیحت
ورنہ ماند	اور اگر مشابہ نباشد موافق گفتن کردار او
باطِل	یہ دعوی باطل اور جھوٹا ہے کہ بموجب ایں حدیث

اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ

خفتہ را خفتہ	سویا ہوا سوئے ہوئے کو کیسے بیدار کرسکتا ہے، گمراہ، گمراہ کو کیسے ہدایت و رہنمائی کرے (یہ مصرعہ حکیم سنائی کا ہے)
گوش	سننے سمجھنے کی حقیقی اہلیت وصلاحیت

☆ شیخ کے دعوی کی دلیل تیسرا بیت ہے

جبکہ مرد بے عمل کم از نوشتہ دیوار نخواہد بود (از رضی الدینؒ)

خانقاہ	خانہ طاعت، عبادت خانہ، حجرہ
اہل طریق	اہل طریقت وعبادت
میان	درمیان، مقابلۃً
گلیم خویش	اپنی گدڑی مراد نفع عابد متعلق است برذات او۔
غریق	ڈوبا ہوا۔

☆ (فَضلُ العَالِمِ عَلَی العَابِدِ کَفَضلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ۔ الحدیث)

حکایت نمبر ۴۳

یکے — کوئی شخص

زِمامِ اختیار — اختیار کی باگ ڈور (وہ مست اور بے خود، از خود رفتہ ہو کر پڑا ہوا تھا)

حالتِ مستقبح — قبیح اور بری، ناپسندیدہ حالت

خوابِ مستی — مستی و بیخودی کی حالت

اَثیما — گنہ گار

سَاتِراً — پردہ پوش

حَلِیماً — بُردبار

یُقبِح اَمرِیٔ — مرا بزشی نسبت میکند، میرے معاملہ کو برا جاننے والا۔

کریماً — کریمانہ، بانداز کریمانہ، شریفانہ

مَتاب — نہی، نہ موڑ، مت پھیر

بخشائیندگی — رحم، بخشش، مہربانی وعطا

ناجوان — بخیل، کم، ست

حکایت نمبر ۴۴

رِندان — رِند کی جمع، بیباک ولا ابالی انسان، بے شرع لوگ (ظاہراً تارک الشریعت لوگ شرابی، بدمعاش، اوباش)

ناسزا — نامناسب، گری ہوئی، گھٹیا

شکایت — گلہ شکوہ (آنچہ بر ورفتہ بود از زدن، رنج واذیت وغیرہ)

بیطاقتی — بیکسی، لاچاری

خِرقۂ درویشان — درویشانہ لباس، پھٹا پرانا لباس

جامۂ رِضا — صبر وتسلیم و رِضا کا لباس

کِسوت — لباس

نامرادی — ناکامی، مراد مصائب و ابتلاء

تحمل — برداشت کرنا، جھیلنا، اٹھانا

مدّعی — محض دعویدار، جھوٹا

فراوان — سیلاب زدہ دریا، زیادہ پانی والا، عام

تیرہ شدن — گدلا ہونا، مکدّر ہونا، خراب ہونا

عارف — آنکہ بطریق حال وشہود مشاہدۂ ذات و اسماء و صفات الٰہی از دیدہ کردہ

باشد چنانکہ گفتہ اند
عارف دیدہ گوید و عاقل
شنیدہ گوید، ولئ خداشناس

تنگ آب — کم پانی والا، کم عُمق، کم گہرا
خام، نارسیدہٗ بحرِ ذخّار، کم
مرتبہ والا۔

بعَفْو — معاف کردینے سے
(وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ

خاک شو — مٹی بن جا، عاجز ہوجا
(مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا)

حکایت نمبر ۴۵

بدیدہٗ استحقار — بنظر حقارت
طائفۂ درویشاں — درویشوں کا گروہ (شاید
دعوت عمل دینے کی وجہ
سے یا تقرب حاصل
کرنے کی وجہ سے)

فراست — دانائی، سوجھ بوجھ،
بصیرت قلبی

بعیش — درزندگانی کردن، زندگی
گزارنے میں

خوشتریم — زیادہ اچھی حالت میں
خوش وخرم ہیں،
(☆ازجہتِ فراغِ دل از کثرتِ مشاغل۔
خیابان سروری)

بجیش — لشکروفوج، خِدَم وحَشَم کے
اعتبار سے

بمرگ — مرنے کے اعتبار سے،
بموجب آیۃ کہ کُلُّ
نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ۔

بقیامت — آخرت وعاقبت کے
اعتبار سے روز قیامت کو۔

کِشْوَرکشا — ملک فتح کرنیوالا، بادشاہ
(☆تَمُوْتُوْنَ عَلٰی مَاتَعِیْشُوْنَ
وَتُحْشَرُوْنَ عَلٰی مَاتَمُوْتُوْنَ)

کامران — کامیاب و بامراد باعتبار
دنیاوملک

حاجتمند — محتاج وضرورتمندِ نان، ہر
دوبرابراست،

رَخت بربستن — سامان باندھنا، کوچ کرنا،
جانا
☆(تو نیتجتاً گدائی بادشاہی سے بہتر ہے)

جامہٗ ژَنْد — پھٹاپرانالباس، خرقہ
مُوئے سَتُردہ — مونڈے ہوئے بال،

تراشیدہ، اور کبھی یہ تجرّد سے کنایہ لیا جاتا ہے۔

نَفَسِ مُردہ — نفس امّارہ را از کثرتِ ریاضت کشتہ دارند۔

نہ آنکہ — عارف درویش وہ نہیں ہے کہ

دردعویٰ — جھوٹا دعویٰ کرنے والا کہ وہ درویش ہے

جلفی☆ — کمینگی سے، کمینہ پن سے، ہر خالی چیز کو کہتے ہیں، جِلف مرد خفا کنندہ ومسخرہ وبیباک، جمع اس کی جلوف آتی ہے۔

(☆بعض نسخوں میں جلفی کی بجائے خلقی ہے)

خَلاف — اس کے مزاج کے خلاف وبرعکس عمل

کہ — بلکہ کے معنیٰ میں ہے

فروغلطد — نیچے لڑھکے، پھسلے، گرے

آسیاسنگے — آس چکی، چکی کی مانند بڑا پتھر

طریق درویشاں — طریقہ وعمل، راستہ

ذکر — یادکرنا، ذکرحق کرنا

توحید — یکے دانستن و یکے گفتن و یکے دردل اعتقاد کردن تخلیص دل و تجرید از آگاہی بغیر حق سبحانہ وتعالیٰ (از رضی الدینؒ)

☆(سُئِلَ عَنِ الشَّیْخِ شِبْلِیؒ عَنِ التَّوْحِیْدِ۔ مَاالتَّوْحِیْدُ؟ فَقَالَ مَنْ اَجَابَ مِنَ التَّوْحِیْدِ فَھُوَ مُلْحِدٌ۔ وَمَنْ یَّعْرِفُ التَّوْحِیْدَفَھُوَ مُشْرِکٌ۔ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفُ ذٰلِکَ فَھُوَکَافِرٌ۔ وَمَنْ یُّوْمِیُ اِلَیْہِ فَھُوَ جَاھِدٌ۔ وَمَنْ سَئَالَ عَنْہُ فَھُوَجَاھِلٌ۔ ۱۲ ک)

توکّل — اسباب مہیا کر کے انجام حوالۂ خدا کرنا

تسلیم — صبر و رضا، سرِتسلیم خم ہے آئے جو مزاجِ یار میں۔

تحمّل — برداشت مہر بلب ہو کر، حلیم ہو کر

قَبا — عباء، ریشمی لباس، شاہی

	لباس
ہَرزہ گرد	بے ہودہ، آوارہ، پھرنے والا
ہواپرست	خواہش نفسانی کا پجاری
ہوس باز	حریص
بندِ شہوت	خواہشات کی فکر میں
درمیاں	سامنے
رِند	اوباش، بدمعاش، تارک الشّریعہ
عَبَا	درویشانہ لباس، فقیرانہ پہناوا
درون	باطن، اندر
رِیا	دکھلاوا، نمود و نمائش، مکر و فریب
پردۂ ہفت رنگ	سات رنگوں والا پردہ
بُوریا	چٹائی، ٹاٹ
گُلِ تازہ	تازہ پھول، بجرے پھول
گیاہ	گھاس (سے بندھا ہوا گلدستہ)
چہ بود	کیا تھی؟ گھاس کی اصل قدر کیا تھی؟
نیز	بھی (وہ بھی پھولوں کی صف میں بیٹھے)

کَرَم	کریم، یہ مصدر عموماً صفت کے معنیٰ میں آتا ہے
جمال	حسن
بُو	خوش بو (آخر میں اسی باغ کے گھاس ہوں)
پروردۂ	کہ از عدم بوجود آمدن نعمت قدیم است
مالِکانِ تحریر	غلام آزاد کرنے والے آقایان
باخدائے	خدائے بزرگ و برتر، جو بھلائی اور نیکی کرنیوالا ہے
عالَم آرائے	جہاں کو آراستہ وسجانے والے

☆ (بار خدا اس وجہ سے حق تعالیٰ کو کہتے ہیں کہ ہر کوئی ہر وقت اس کے دربار میں اپنی حاجت وغرض پیش کرسکتا ہے)

سربتابد	منہ موڑتا ہے، سرتابی کرتا ہے
دَرِ دِگر	کوئی دوسرا در یا دروازہ یا بارگاہ
رہِ کعبۂ رضا	تسلیم وسپردگی کے کعبہ کی راہ اپنا (رضائے الٰہی)

حکایت نمبر ۴۶:۔

سخاوت	بخشش، کرم، عطا
شجاعت	قوت وطاقت جو جُبن، بزدلی اور تہوّر، جوش بہادری کے متوسط ہوتی ہے
کدام	کونسی؟
گور	قبر، (گورستان، قبرستان)
بہرام گور	بہرام صحرانشین، عجم کے ایک عادل و سخی بادشاہ کا نام جو گورخر کے شکار کا بہت شائق تھا اور اسی وجہ سے زیادہ جنگل میں بسیرا کرتا تھا، گور کا لفظ ایزاد کیا ہوا ہے۔
حاتم طائی	عرب کے طے قبیلہ کا ایک مشہور سخی اور فیاض انسان جو عبداللہ بن سعد کا بیٹا تھا، یہ نوشیروان عادل ایرانی کا ہمعصر تھا، اس کا لڑکا عدیؓ شرف صحابیت سے مشرف ہوا، سخاوت میں ضرب المثل انسان۔
زَکوٰۃ	پاک کرنا، مال و دولت سے حصہ نکال کر راہ خدا میں صرف کرنا اور ادا کرنا، اس کی کئی اقسام ہیں۔
بَدَرْ کُن	ادا کر، دیتا رہ
فُضلہ	کھوجڑ، بچا کھچا
رَز	انگور کی بیل، انگور، (زہر) (رز۔ رزیدن رنگنا کا امر بھی ہے رنگ دو) (☆خشک ڈالیاں کاٹنے سے پھلدار درخت زیادہ پھل دیتے ہیں۔)
باغبان	مالی
بِبرّد	کاٹتا ہے، نکالتا ہے بزند

حکایت نمبر ۴۷

خواہندہ	سوالی گداگر، فقیر، بھکاری
مَغْرِبِی	منسوب بہ مغرب، مراکشی وغیرہ لیکن زر خالص کی اشرفی کو بھی کہتے ہیں
صف	قطار، مراد منڈی یا بازار ہے
حَلَب	شام کا ایک شہر جہاں کے شیشے مشہور تھے
خداوندان نعمت	نعمتوں کے مالک،

	اصحاب ثروت۔
اِنصاف	عدل (تم عدل سے اپنے فرائض ادا کرتے کہ زکوٰۃ، فطرانہ وغیرہ صحیح ادا کرتے)
قناعت	صبر بر قلیل و ترک سوال
رسم سوال	گداگری کا رواج
ورائے تو	تجھ سے بڑھ کر
کُنجِ صبر	صبر کا گوشہ و زاویہ (صبر کردن کار لقمان است)
حکمت	دانائی، قوت تمیز

حکایت نمبر ۴۸

آتشِ فاقہ	بھوک کی آگ
خرقہ بخرقہ	چیتھڑوں پہ چیتھڑے، پیوند بالائے پیوند (سی کر)
کہ	بمعنی از ہے
طبعی کریم	سخی مزاج، گدا بخش
کرمی عمیم	عام کرم و سخاوت والا
میان بستہ	ہردم کمر بستہ، تیار
آزادگان	آزادہ کی جمع، آزاد منش انسان
بر دردلہا نشستہ	دلوں کو رام اور قید کیے ہوئے ہے، دلوں کو کثرت بذل و سخا سے مسخر و مطیع بنائے ہوئے۔
وقوف یابد	آگاہی پائے، مطلع ہو
پاسِ خاطر داشتن	دلجوئی کرنا
منت دارد	احسان سمجھے گا اور شکر گزار ہوگا
گرسنگی	بھوک، فقر و فاقہ، پستی و خستگی
کہ	بمعنی از ہے
التزام	لازم گرفتن، اختیار کرنا
خواجگان	خواجہ کی جمع، یہاں پر مراد مالدار لوگ ہیں ویسے مشائخ و بزرگ، روحانی سلسلہ والے اصحاب کو بھی کہتے ہیں (سردار لوگ، گھر کا مالک روح، دل، پیر، حاکم، آختہ)
حقا	قسم بخدا، حقا کہ سچ تو یہ ہے کہ
پائمرد	مددگار، یاری، دہندہ، شفیع و دستگیر

حکایت نمبر ۴۹:۔

طبیب حاذق	ماہر و کامل طبیب
بتجربتی	بطور آزمائش ہی، تجربہ کیلئے
اصحاب	صاحب کی جمع الجمع، صحب، صحاب یاران مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
درین مدت	اتنے عرصہ کے دوران
التفات	توجہ، دھیان
بجائے آرم	بجالاؤں، انجام دوں
اِشتہاء	بھوک، طلب

(☆ شیخ بوعلی سینا فرماید ۔جَمِیعُ الطِّبِّ فِی الْبَیْتَیْنِ جَمْعٌ وَحُسْنُ الْقَوْلِ فِی قِلَّةِ الْکَلَامِ+قَلِّلْ اِنْ اَکَلْتَ وَبَعْدَ الْاَکْلِ تَجَنَّبْ+ فَاِنَّ الشِّفَاءَ فِی الْاِنْهِضَامِ+ وَلَیْسَ عَلَی النُّفُوْسِ اَشَدُّ خَوْفًا+مِنْ اِدْخَالِ الطَّعَامِ عَلَی الطَّعَامِ+ خیابان ۱۲)

سخن	گفتگو، کلام
سرِ انگشت	مراد ہاتھ ہے، انگلی کا پورا
بار	پھل، نتیجہ (ثمر تندرستی آرد)

حکایت نمبر ۵۰:۔

سَیری	خوب پیٹ بھر کر کھانا
رنجور	دکھی، بیمار، علیل، مریض
ظریفان	جمع ظریف کی، خوش طبع لوگ، بذلہ سنج لوگ۔
کہ	بہ نسبت اس کے، مقابلۃً
اندازہ	مقدار، اعتدال، درمیانی راہ
☆وجود طعام	موجود بودنِ طعام، کھانے میں
حظِ نفس	لذت نفس، لذت کام و دہن
قدر	مقدار، اندازہ
گلشکر	گلقند
بتکلف	ضرورت و حاجت سے زائد
زِیاں کند	نقصان کرتا ہے، مضر ہے
نان خشک	سوکھی روٹی

حکایت نمبر ۵۱

بزرگ ہمت تر	زیادہ بڑا سخی
دیدہ یا شنیدہ	دیکھا یا سنا، پایا
قربان	صدقہ، خیرات مجازاً نثار، فدا وغیرہ

(☆حلال جانور کو خدا کی راہ میں اس کا قرب حاصل کرنے کیلئے ذبح کرنا، عرف میں اسے قربانی کہا جاتا ہے)

خارکش	لکڑہارا
پشتۂ خار	لکڑیوں کا گٹھا
فراہم آوردہ	جمع کر رکھا ہے، اکٹھا کئے ہوئے ہے۔
مہمانی	مہمان کی دعوت
سِماط	دسترخوان (راستہ، صف، قطار)
گرد آمدہ	جمع ہے

(☆لَنَقْلُ الصَّخْرِ مِنْ قُلَلِ الْجِبَالِ + اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مِنَنِ الرِّجَالِ + یَقُوْلُ النَّاسُ لِیْ فِی الْکَسْبِ الْعَارُ + فَقُلْتُ لَهُمُ الْعَارُ فِی السُّوَالِ)

انصاف دادم	میں از روئے انصاف کہتا ہوں
ہمت و جوانمردی	مراد خودداری و بے نیازی

حکایت نمبر ۵۲

بریگ اندر شدہ	درمیان ریگ پوشیدہ شدہ
کِفاف	روزی
بیطاقتی	مفلسی و تنگی رزق
بجاں آمدم	میں تنگ اور عاجز آ گیا ہوں
مناجات	باہمی راز و نیاز کرنا، سرگوشی مراد عبادت ہے۔

(موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اکثر مناجات کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے)

انبوہ	بھیڑ، کثیر لوگ، اژدھام، جمِ غفیر
خَمر	شراب، انگوری شراب
عَربدہ	لڑائی، بدخوئی، ماردھاڑ
قِصاص	قتل کا بدلہ، جان کے بدلے جان لینا
تخمِ کنجشک	چڑیوں کا بیج، ممولہ کی نسل
گردِ خود	اپنے قریب، پاس
نگزاشتے	پھٹکنے نہ دے، آنے نہ دے
دوشاخ	دوسینگ
باشد	ہوسکتا ہے، ممکن ہے

(☆ممکن ہے کہ اگر عاجز و کمزور طاقت حاصل کرلے تو وہ اٹھ کھڑا ہو اور دوسرے کمزوروں کے ہاتھ مروڑ دے اور توڑ کے رکھ دے۔)

وَلَوْبَسَطَ اللّٰهُ	الخ اگر اللہ تعالیٰ اپنے

بندوں کیلئے انکی خواہش کے مطابق رزق پھیلا دیتا اور دے دیتا تو وہ زمین پر سرکش وباغی ہوجاتے۔

ماذا؟ — کس چیز نے؟ کدام شی؟

اَغَاضَ — اتارا، دوچار کیا

الخطر — خطرہ، ہلاکت

یامغرور — اے دھوکہ کھائے ہوئے انسان!

فَلَیْتَ النَّمْلَ — اے کاش چیونٹی نہ اڑتی، یعنی اسکے پر نہ نکلتے اور نہ اڑتی اور ہلاک بھی نہ ہوتی

سِفْلہ — چھچھورا، گھٹیا، ادنیٰ کمینہ

جاہ — مقام ومرتبہ، عہدہ

سَیلی — تھپڑ، طمانچہ (مراد وہ ضرور جوتے کھاتا ہے اور اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کرلیتا ہے)

فلاطون — افلاطون، یونانی حکیم ودانا عالم جو سقراط حکیم کا شاگرد اور ارسطو کا استاد تھا۔

مُور — چیونٹی، نمل، اس کے پر نہ ہونا ہی بہتر ہے

گرمی دار — حرارت والا، سودا والا، ذاتی یا عرضی،
(یعنی مزاج گرم ہے اور شہد بھی گرم ہے)

حکایت نمبر ۵۳

نالیدن — رونا، شکوہ کناں ہونا

روئی درہم کشیدن — پریشان ہونا، ناراض ہونا، تیوری چڑھانا، ناخوش ہونا

استطاعت پاپوشی — جوتے پہننے کی طاقت و ومقدرت (یاء مصدریہ ہے) طاقت پائی پوشیدن

کوفہ — ملک شام کا مشہور شہر، لفظی معنیٰ سرخ رنگ

دلتنگ — ناراض، دکھی، رنجیدہ، غمگین

سپاس — شکر

بیکفشی — جوتوں کے بغیر ہونا، ننگے پاؤں

بریاں — برشتن، بھوننا سے، بھنا ہوا

مردم سیر — پیٹ بھرا ہوا آدمی، سیر شدہ

برگِ تَرہ — ساگ کا پتا، ترکاری

دستگاہ — طاقت، قدرت، مقدرت

شلغم پختہ — پکا ہوا شلجم

حکایت نمبر ۵۴

صیاد — شکاری، ماہی گیر (موصوف ہے)

بدام افتاد — جال میں پھنس گئی

ضبطِ آں — اس مچھلی کو قابو کرنے کی

شد — بمعنی رفت

آب جو — ندی، نہر کا پانی

آوردے — لاتا تھا (یاء استمرار کے لئے ہے)

☆امر دنیا، دنیا کی تدبیر واختیار میں نہیں ہے، کرتے کچھ ہیں اور ہو جاتا کچھ اور ہے (رضی الدین ۱۲)

شکارے — بعض کتب میں شغالے ہے، گیدڑ

پلنگش — اس کو چیتا، تیندوا

باشد — یوں بھی ہو سکتا ہے کہ

دریغ خوردند — افسوس کیا (دوسرے ماہی گیروں نے)

چنیں صیدے — اتنا اچھا شکار

نتوانستی نگاہداشتن — تو اسکی حفاظت نہ کر سکا

چہ تواں کرد — کیا کیا جائے؟ کیا ہو سکتا ہے؟

روزی — رزق، خوراک (ای ماہی را روزی ہنوز در آب باقیماندہ بود)

دِجلہ — عراق کا مشہور دریا

بے اجل — بغیر موت کے، بن اجل

حکایت نمبر ۵۵

خردمند — عقل مند، ہوش مند

فنون — فن کی جمع، ہنر، داؤ وغیرہ مگر یہاں مراد فنون لطیفہ سے ہے شاعری، موسیقی، مصوری

حظے وافر — بہت زیادہ بہرہ مند تھا، حامل تھا

طبع نافر — مردم آمیزی اور کثرت گفتار سے نفور تھا نفرت کنندہ از مردماں، ۱۲۔

چندانکہ — جتنا یا پھر چنانکہ جب بھی

زبان سخن بہ بستے — خاموش رہتا

بارے — یک بار، ایک بار ایک دفعہ

تو نیز آنچہ — تو بھی جو کچھ (جانتا ہے کہہ سنا)

☆غرض ازیں آنست کہ جرأت دراظہار علم نباید کرد مبادا تکلیف بکارے شود کہ از عہدہ آں بیروں نتواں آمدہ۔ (۱۲۔ خیاباں)

آں شنیدی!	استفہام انکاری، وہ بات یا قصہ تو نے نہیں سنا ہے؟
میکوفت	ٹھونک رہا تھا، لگا رہا تھا
نعلین خویش	اپنے جوتوں کے (نیچے)
میخ	کیل
نعل	لوہے کی نعل جو گھوڑے کے پاؤں کے نیچے لگاتے ہیں، وہ لوہے کا بنا ہوتا ہے
سرہنگے	ایک سپاہی (یہ دیکھ کر)
بیا	امر از آمدن، ذرا آنا یا آو!
سُتُور م	میرا گھوڑا، سواری

حکایت نمبر ۵۶

جالینوس	یونان کے ایک مشہور حکیم کا نام (جو طب میں ماہر وحاذق تھا اصل میں گالی نوس تھا، طب میں چار سو کتابوں کا مُصنِّف تھا سکندر یونانی سے پچاس سال قبل ہو گزرے ہیں)
ابلہہ	بے وقوف
کارِاو	اس دانا کا معاملہ
کین و پیکار	دشمنی و جنگ
ستیزد	لڑتا ہے، ستیزیدن لڑنا
سبکسار	کنایۃً مردم بی تمکین، بے عقل اور بیحوصلہ، اصل میں سبک سر ہے۔ (۱۲ارضی الدین)
بوحشت	جہالت سے مراد ہے
بنرمی	نرمی سے، آرام سے
دل بجوید	دل جیتنا، دلدہی کرنا
موئے	ایک بال
نگاہ دارند	حفاظت کرتے ہیں (کمال موافقت سے)
ہمیدوں	اسی طرح، ہمچنیں (تعددِ معانی پر دلالت کرتا ہے یہ کلمہ) (برہان۔ ۱۲)
آزرم	صلح، امن وآشتی
بگسلانند	توڑ دیتے ہیں اور کاٹ دیتے ہیں
زشت خو	بدعادت، براشخص، صفت

ترکیبی ہے

دشنام	گالی (دش+نام)
نیک فرجام	نیک بخت، نیک انجام
بُتر زآنم	ای بدتر ازاں ہستم، میں تو اس سے بھی برا ہوں۔
آنی	کہ میں ویسا ہوں

حکایت نمبر ۵۷

سَحبان وائل	وائل قبیلہ کا ایک مشہور فصیح و بلیغ، ضرب المثل عربی عالم، عندالبعض یہ اضافت ابنی ہے اور وائل آپکے والد کا نام ہے، خطیب تھے، ۵۴ھ میں فوت ہوئے شرف صحابیت سے مشرف تھے
فصاحت	خوش گوئی، خوش بیانی، تیز زبانی، خوش تقریری، بات کو کھول کر بیان کرنا (علم معانی میں کلام کا مشکل اور ثقیل الفاظ، غیر مانوس ترکیب اور تعقید سے مبرّا و پاک ہونا)
بحکم آنکہ	ای بعلّت آنکہ، اس وجہ سے کہ
سالے	ایک سالی
جمعے	مجمع، مجلس، محفل، اکٹھ، اجتماع
مکرّر	دوبارہ، دہرانا
نُدماء	ندیم کی جمع، مصاحب، شبہ کا مقرب مے نوشی کا مصاحب و حریف، امراء کا ہمنشین، پشیمان۔
دلبند	دل پسند، مرغوب
سزاوار	اہل، مستحق
باز	دوبارہ، پھر، مکرّر
پس	تب، پھر، تو، اس لئے، آخرش، بعد، پیچھے، علاوہ، لہٰذا، آخرکار، لیکن، بہرحال
حلواء	ترکیب میں خوردن کا مفعول ہے، تقدیم برائے تخصیص، شیرینی، میٹھی چیز
بس	بہت بسیار، کافی، فقط، صرف مانند ہوا

حکایت نمبر ۵۸:۔

محمود	سلطان محمود غزنویؒ
حَسَنِ مَیمَندی	نام وزیر سلطان محمود غزنوی، میمند، غزنیں کے مضافات میں ایک قصبہ، دہ اور ملک فارس کی ایک ولایت کا نام بھی ہے
باعتمادآنکہ	اس اعتماد و بھروسہ پر کہ (یعنی بادشاہ اس اعتماد پر کہ میں اس کارازکسی سے نہیں کہوں گا)
نہ	نچناں است کہ، ایسا نہیں ہے کہ
اہل شناخت	سمجھدار شخص، دانا آدمی
بگوید	کہہ دے، بیان کردے یعنی آگے کسی کو کہہ دے۔
بسّرِ شاہ	شاہ کارازفاش کرکے اپنی جان کے ساتھ نہیں کھیلنا چاہیے۔باخت، ہارنا۔

حکایت نمبر ۵۹

عَقد۔گرہ لگانا، دنیا، پیمان، نکاح، بیع وشراء کرنا،

(ازغیاث اللّغات)

سرائے	سرا، گھر، (لاحقہ بھی ہے) مکان
متردّد	سوچ بچار میں سرگرداں، متذبذب
جھودے	ایک یہودی
بخَر	امرازخریدن، خریدلے
کدخدایان	کد خدا کی جمع، بمعنی صاحب خانہ ساکن وباشی
عِیَار	سنجیدن، تولنا، پرکھنا، کسوٹی پرلگانا، بانگی، سونے چاندی کی چاشنی لینا
ارزد	ارزیدن، لائق ہونا، اہل ہونا
کم عیارارزد	کم قیمت والا، ناقص، غیر خالص
ہزارارزد	یہاں گراں قیمت ہونا مراد ہے

حکایت نمبر ۶۰

امیرِ دزداں	ڈاکوؤں کا سردار، چوروں کا سردار
برکردن	اتارنا، جداکرنا
بدرکردن	نکالنا، بھگانا

قفا	پیچھے، گدی
یخ گرفتہ / بستہ	برف جمنا، برف جمی ہوئی تھی
عاجز شد	پتھر نہ اٹھا سکا، عاجز آ گیا، تنگ ہوا
حرام زادہ	مراد شریر وفتنہ انگیز
غرفہ	بالا خانہ مراد کھڑکی ہے
جامۂ خود	اپنا لباس، اپنے کپڑے
رَضِینَا الخ	ہم تیری عطا کے بدلے، کوچ ورحلت پر راضی ہیں کہ بخیریت گھر پہنچ جائیں
نَوال	عطیہ، عطایا، بخشش، دہش
بخیر کسان	لوگوں کی بھلائی اور اچھائی کا
بدمرسان.	شر نہ پہنچا، (نہی)
باز داد	واپس کر دیا، لوٹا دیا
قُبائے پوستین	بال والے چمڑے کا بنا ہوا لباس، قمیص
برآں مزید کرد	اس پر اور زیادہ کر دیا

حکایت نمبر ۶۰ الف

مُنَجِّم	ستارہ شناس، نجومی
سخت گفت	برا بھلا کہا
درہم افتادند	باہم الجھ پڑے، لڑنے لگے
فتنہ وآشوب برخاست	یہ پچھلے جملے کی عطف تفسیر ہے مراد اچھی خاصی باقاعدہ لڑائی اور دنگا فساد ہوا
اَوج	بلندی، ہر چیز سے اوپر، فلک پر ہر سیارہ کو جو بلندی ملتی ہے اس کے مرکزی نقطہ کو اوج کہتے ہیں اور کبھی پستی بھی ملتی ہے اسے حضیض کہتے ہیں سیارے سات ہیں۔

☆ تو علم نجوم سے آسمانوں کی بلندی پر کیا معلوم کر سکتا ہے کہ کسی شخص کی قسمت کیا ہے؟ یا کیا ہونے والا ہے جبکہ تجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ تیرے گھر میں کون ہے؟ اور کیا ہو رہا ہے؟۔

حکایت نمبر ۶۱

ناخوش آوازے	ایک بھدی اور بری آواز والا، کریہہ الصَّوت۔
ببانگ بلند	بلند آواز سے

مشاہرہ	چیزے بماہ دادن، ماہیانہ، تنخواہ
چند؟	کتنا ہے؟
ہیچ	کوئی نہیں (مفت پڑھتا ہوں)
دیگرمخوان	دوسروں کومت پڑھا بلکہ خودہی پڑھ!
نَمط	طرز، طریق، انداز

☆یعنی اگر بدین نہج قرآن رامیخوانی رونق مسلمانی نخواہد ماند۔

حکایت نمبر ۶۲

بدیعِ جہانے	دنیامیں نادر اچھوتا

(درحُسن وجمال عجائب پیداشدہ یکتائے زمانہ)

چگونہ افتادہ است؟	کیسے واقع ہواہے کہ؟
باہیچ کدام	ان میں سے کسی کے ساتھ بھی۔
مَیلی ومَحبّتی	محبت والفت، میلان ورجحان
چنانکہ	جتنی کہ، جس طرح کہ
ایاز	ایک ترکی غلام جوسلطان محمود غزنوی کا خادم خاص، منظور نظر اور اوصاف ذاتیہ کی وجہ سے مقرّب تھا۔
باآنکہ	باوجودیکہ
فرود آید	ہرچہ دردل محبوب گردد، دل میں اترتا ہے۔
نِکونماید	آنکھوں کو بھاتا ہے اچھا لگتا ہے
بدیدۂ انکار	انکار کی نظروں سے، ناپسندیدگی کی نظر سے۔
بِناخُوبی	بدصورتی کے ساتھ، برائی سے
بچشمِ ارادت	عقیدت ومحبت کی نظر سے
فرشتہ اش بنماید	تووہ اس کو فرشتہ دکھائی دے گی
بچشمِ محبوبی	دوستدار آنکھوں سے، پسندیدہ نظر سے۔

☆حُبُّکَ بِالشّیءِ یُعْمِیکَ ویُصِمّ

مرید	ارادتمند، اشارے پرچلنے والا
خَیل خانہ	گھر کے افراد، لوگ
نَنوازد	ای ملتفت نشود، نہیں نوازتا

حکایت نمبر ۶۳

یارائے گفتار — مجال گفتگو، جرأت اظہار

مَلامت — لعن طعن

غَرامت — تاوان، تاوان زدہ شدن، مراد بدنی اور مالی تکالیف اٹھاتا تھا۔

تضائف — عشق و محبت سے کنایہ ہے (لفظی معنیٰ ہم پہلو ہونا، پہلو بہ پہلو بیٹھنا)

تَصابیٔ — اشتیاق و عشق، (نہ چھوڑتا)

کوتاہ نکنم — نہیں چھوڑوں گا، نہیں کھینچوں گا

تیغِ تیز — تیز دھار تلوار

مَلاذ و مَلجاء — ظرف مکان، ٹھکانہ، پناہ گاہ

☆اگر میں تجھ سے بھاگوں گا تو تیری طرف ہی بھاگوں گا یعنی تجھے کسی حال میں بھی نہیں چھوڑوں گا۔

عقلِ نفیس — عمدہ عقل، بہتر سمجھ، قیمتی گرانمایہ

(☆شرط اور جزاء میں اگر کوئی فعل مکرّر مذکور ہوتو پھر معنیٰ یوں بنتا ہے کہ اول خود چنیں نمی شود، واگر بالفرض محال شود چنیں خواہد شد، اول خود نمی گریزم واگر بالفرض گریزم درتو خواہم گریخت ودرین اشارۃ است بآیۃ کریمہ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ از خیابان ۱۲)

خسیس — کمینہ، خبیث، گھٹیا (نفس امارہ)

زمانے بفکرت فرو رفت — کچھ دیر سر جھکا کر سوچتا رہا۔

محل — محلِ قوت بازوئ تقویٰ ناپدید شد و برجا نماند اپنے مقام پر ہونا، موقع پر ہونا۔

چُوں زِیَد — کیسے جیئے! کیسے زندگانی کرے اور گزارے؟

بیچارہ — لاچارہ، جس کا بس نہ چلتا ہو، عاجز

وَحَل — کیچڑ، محبت و عشق کی گلِ زار میں پھنسا ہوا ہو، اور تردامنی ندارد۔

حکایت نمبر ۶۴

گذرے داشتم — میرا آنا جانا تھا

نظر بماہ روئے — چاند جیسے حسین چہرے پر

	نظر انداز اور نگاہ لگی ہوئی
تمُوز	تاموز بھی لغت ہے، سورج کا خوب چمکنا، بمعنیٰ شدت گرما، مجازاً ہے
حَرُور	رات کو چلنے والی سخت گرم ہوا۔ لُو
دَھان بخوشانید	منہ کو خشک کر دیتی تھی
سُمُوم	دوپہر کو چلنے والی گرم لو
بجُوشانیدے	ابال کے رکھ دیتی
ہجر	جدائی، فراق (ہَجر دوپہر)
التجاء	پناہ، چھپنا
حرِ تموز	شدید گرمی کی حرارت و شدت
بَرد	ٹھنڈک، خنکی
فرونشاند	پیاس بجھائے، آگ ٹھنڈی کرے،
دَہلیز خانہ	ڈیوڑھی
ناگاہ	اچانک، یکا یک
رُوشنائی بتافت	روشنی چمکی، بجلی کوندی
یعنی جمالیکہ	یعنی ایسا حسن و جمال کہ
صَباحت	حسن وخوبصورتی جو صبح جیسی ہو
شب تار	انتہائی تاریک رات، شب دیجور
ظلمات	پردۂ ظلمات جن کے پیچھے آب حیات کا چشمۂ شیریں ہے۔
قدحی برفاب	مثل برف ٹھنڈے پانی کا پیالہ
شکر ریختہ	مٹھاس ملائے ہوئے، شیریں
عَرق آمیختہ	عرق گلاب ملائے ہوئے
مُطَیَّب کردہ	خوشبودار بنائے ہوئے
گلِ رُویش	اپنے گلاب مثل چہرے (سے پسینے کے چند قطرے)
چکیدہ	ٹپکائے ہوئے، چکیدن ٹپکنا
دستِ نِگاریں	مہندی لگے خوبصورت ہاتھ
عمراز سرگرفتم	عمر گذشتہ را باز یافتم وحساب آں را از سر نو گرفتم، نئی زندگی ملی۔
ظَمَاءٌ	تشنگی، پیاس (میرے دل میں پیاس سے ایک

ایسی آگ لگی ہوئی ہے
جو پانی پینے سے زائل نہیں
ہوسکتی خواہ میں سمندر ہی
کیوں نہ پی جاؤں)

لَا یَکَادُ یُسِیْغُہٗ اسے بجھا اور ٹھنڈا نہیں کر سکتا

رَشْفٌ مکیدن، چوسنا مراد پینا ہے
الزُّلَالَ آب شیریں، ٹھنڈا میٹھا خوشگوار پانی
بُحُوْرٌ بحر کی جمع، سمندر
خُرَّم خوش وقت، خوش نصیب، بلند بخت
فرخندہ طالع خوش بخت، مبارک قسمت والا
بَرچُنیں روئے ایسے حسین وجمیل محبوب چہرے پر۔
بامداد صبح، (ہر صبح کو)
مستِ مئے شراب پی کر مست و بے خود
بیدار گردد ہوش میں آجاتا ہے اٹھ کھڑا ہوتا ہے
نیم شب آدھی رات کو، نصف شب

مستِ ساقی یعنی کسیکہ مست جلوۂ ساقی باشد در بامداد روز محشر بیداری شود۔

حکایت نمبر ۶۵:۔

پاکباز پاک دامن، نیک
پاک رُو حسین چہرے والا محبوب
گِرَو گرفتار و مبتلا، رہن رکھا ہوا
(مجاز أعلام) قید، شرط
(گُرد، پہلوان، دلاور) بمعنی کُشتی بھی ہے
خواندم بمعنی جیسے میں نے سنا
گرداب بھنور
باہم دونوں (محب ومحبوب)
مَبادا کہیں ایسا نہ ہو کہ
کاندر آں کہ اس گرداب میں گرنے سے مرجائیں۔

☆ یہ مصرعہ دست گرفتن کی تعلیل بھی ہوسکتا ہے اور مبادا کا بیان بھی بن سکتا ہے، پھر یہ تمام مصرعہ محل تعلیل میں ہے۔

تَشْوِیْر شور انگیز موجیں، مہلک موج بمعنی خجالت اور اشارت کردن بھی ہے مگر ہلاکت کے معنی میں

یہ لفظ غریب ہے، شاید کنایۃً مراد ہو۔

آشُفت: غصہ ہوا، ناراض ہوا

بطّال: جھوٹا، دروغ گو

مَنیُوش: نہی از نیوشیدن سننا، بمعنی مشنو نہ سن

چنیں کروند: کیسے کی؟ کیسے گزاری؟

کارافتادہ: تجربہ کار، حاذق

بِشنو: سن! امر از شنیدن سننا

عِشق بازی: محبت والفت کرنا

چناں داند: یوں، اس طرح آگاہ ہے، جانتا ہے

تازِی: عربی زبان (یا پھر اسپ محذوف ہے تازی اس کی صفت ہے بغداد کے دارالخلافہ ہونے کی وجہ سے اس کی باسی گھوڑوں کی خوب شناخت رکھتے تھے اور یہ مزاج عام تھا، لہٰذا اس کی جانب شیخ نے اشارہ فرمایا ہے)

دلآرام: محبوب ومعشوق، (جو ہے)

دل دروبند: دل اسی میں لگا

فروبند: بند کرلے

فروبستن: بند کرنا

دِگر: پھر

مجنون ولیلیٰ: رئیس العاشقین قیس عامر کا نام جو عرب کی مشہور معشوقہ لیلیٰ کا عاشق تھا

زندہ گشتے: زندہ ہوجاتے اور موجود ہوتے

حدیثِ عشق: محبت کی باتیں اور راز و نیاز

ازیں دفتر: مراد یہ کتاب یا باب مراد ہے

حکایت نمبر ٦٦

چُست: چست وچالاک

لطیف: لطیف المزاج، ہنس مکھ

خنداں: مسکرانے والا، خوش طبع

شیریں زبان: شیریں بیاں، میٹھی باتیں کرنیوالا

حلقۂ عشرت: محبت کا حلقہ مراد درویشوں کا گروہ

ہیچ نوع غم: کسی قسم کا، کسی طرح کا غم

یا فکر

لب از خندہ فراہم ہونٹوں پر ہر وقت ہنسی کھیلتی رہتی۔

روزگارے برآمد ایک زمانے تک، کچھ عرصہ تک ،یاء برائے کثرت ہے

زن خواستہ شادی کیے ہوئے ہے

بیخِ نشاط بُریدہ خوشی شادمانی، جوش وچستی کی جڑ کٹا ہوا مراد مایوس اور پژمردہ ہے

(اس جملہ میں استعارہ بالکنایہ ہے، تخیّل و ترشیح بھی ہے کہ نشاط کو کسی درخت سے تشبیہ دے کر جس کا بیخ ہو اور وہ کاٹی جائے)

گُل رُو پژمُردہ رخساروں کے پھول کملا گئے، مرجھا گئے۔

چگونہ	کیسے ہوا؟
کودکی	بچپنا، حرکات طفولیت
ماذا؟	کیا ہوا؟
الصّبی۔	بچپن، طفولیت
الشّیب	بڑھاپا، بالوں کی سفیدی
لِمّتی	میری زلفیں، گیسوئے من
تغیر الزمان	گردش لیل ونہار، ادلنا بدلنا وقت کا
نذیراً	ڈرانے کیلئے، خوف دلانے کو
دست بدار	ہاتھ اٹھالے، چھوڑ، ترک کر
بازی	کھیل کود، بازیدن کھیلنا
ظرافت	دل لگی، مزاح
طرب	خوشی، دل لگی، امنگ کا دور
پیر	بوڑھا انسان، بزرگ آدمی
دِگر نآید	پھر لوٹ کر نہیں آتا
آبِ رفتہ	بہا ہوا، گیا ہوا پانی، مثل گزرے زمانے کے۔
بجُوئے	کسی ندی، نہر میں
زرع	کھیتی، فصل
دَرَوْ	کٹاؤ، فصل کاٹنے کا وقت، درودن کاٹنا
نخرامد	مٹک کر چلنا، ٹہلنا، یہاں پر مراد نشوونما ہے یا پھر جھومنا لچکنا بوجہ پختگی فصل میں نہیں ہوتی۔

☆ سبزۂ نورُستہ کی طرح پکی ہوئی فصل

جھوم یا لچک نہیں سکتی۔

بشد	ختم ہوگیا، گزر گیا
آہ و دریغ	آہ، ہائے افسوس
زمنِ دلفروز	دل کو روشن کرنیوالا زمانہ خرم زماں
سرپنجۂ شیری	وہ شیر کی سی طاقت والا پنجہ، ہاتھ، قوی بازو ودست ہونا، بے پناہ طاقت
اُکنوں	اب، اب تو
پنیر	دودھ کو پھاڑ کر بنا ہوا مادہ، کھانے کی مشہور چیز جُبن
یُوز	چیتا، ایک شکاری جانور، از یوزیدن جست لگانا۔
پیرزن	بوڑھی عورت
مَامَکْ	ماما کی تصغیر، مام، ماما، مامک بمعنی مادر، ماں کے ہیں۔
دیرینہ روز	کہن سال، بوڑھی
تلبیس	مکروفریب، دغابازی، دھوکہ
راست	سیدھی
پشت کوز	خمیدہ و دوتا کمر، کبڑی کمر، اور یہ لفظ فلک سے بھی

کنایہ ہے۔

حکایت نمبر ۶۷:۔

وقتے	ایک دفعہ، ایک وقت
جہل جوانی	جوانی کی نادانی (کی وجہ سے) غصہ سے۔
بانگ زدن	بلند آواز سے چلاّنا، ڈانٹنا
دل آزردہ	دکھی، رنجیدہ
بکنجے	ایک گوشہ وزاویہ میں
گِریاں	روتی ہوئی، گریستن رونا
مگر	شاید، کیا؟
خُورِدی	بچپنا، ایام طفولیت
دَرُشتی	سختی، یاء اسمی صفتی
چہ خوش	کیا ہی اچھی، عمدہ بات
زالی	یاءِ نکرہ مجہولہ، بوڑھی عورت
پلنگ افگن	شیر افگن، بہادر، چیتے کو گرانے والا
پیلتَن	ہاتھی کی ڈیل ڈول والا، بڑی جسامت والا دلاور۔
خُردی	بچپن، عہد طفولیت، زمانۂ کودکی
یاد آمدے	یاد آتا
کہ	جبکہ، جس وقت

بیچارہ	لاچار، مجبور، بے بس، بے کس
آغوش	گود
نکردی	تو نہ کرتا
جفا	ظلم وتعدی، زیادتی
توشیرمردی	تو شیر جیسا بہادر مرد ہے، یاء اہلیت کی اسی ہے۔

حکایت نمبر ٦٨

فضلاء	فاضل کی جمع، عالم شخص جو فضیلت والا ہو
تعلیم	تعلیم و تربیت، سکھانا، پڑھانا
مَلِک زادہ	شاہزادہ
ضربتِ بے مُحابا	بے تحاشا مار پیٹ، بے دھڑک ڈانٹ ڈپٹ وسزا
زجرِ بیقیاس	زجر کا اصل معنیٰ روکنا ہے مگر فارسی میں لازم ضرب کہ سرزنش باشد مستعمل ہے۔ بے اندازہ جھڑکنا بے انتہا ڈانٹ
بیطاقتی	کمزوری، (مار کا دکھ درد)
تنِ دردمند	زخمی اور دکھی بدن وجسم
بہم برآمد	دل پسیج گیا، دل بھر آیا
چنداں	اتنی، اس قدر
زجر	سختی
سخنِ اندیشیدہ	سوچی سمجھی ہوئی بات، ناپ تول کر بات کرنا۔
حرکتِ پسندیدہ	محبوب حرکات، اچھے کردار
علی العموم	عام طور پر
باید	چاہیے، اپنانا
ہرآئینہ	بہر طور، لازماً، بلاشک
افواہ	فوہ کی جمع منہ، دھن مگر یہاں مراد شہرت ومشہوری ہے، اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ۔
چنداں	کوئی، بالکل
ناپسند	ای فعل وحرکتِ ناپسند (سرزد ہو جائے)
اِقلیم	ملک، (جمع اقالیم ہے)
معلم	اتالیق، آموزگار، مربی
تہذیب	درستگی، کانٹ چھانٹ، سنوارنا
خداوندزادگان	واحد خداوندزادہ، شہزادہ

اَنْبَتَهُمُ اللّٰهُ نَبَاتاً حَسَناً۔

اللہ تعالیٰ ان کی بہتر تربیت فرمائے، یہ کلمہ دعائیہ معترضہ ہے

اَبنائے عوام	عام لوگوں کے بیٹے
ادب نکنی	تو ادب نہیں سکھائے گا۔
فلاح برخاست	بہتری اور بھلائی گئی، نہ ہو سکی
چُوب تر	گیلی لکڑی
چنانکہ	جس قدر، جس طرح
خواہی پیچ	تو جھکا لے، موڑ لے
کو	کہ + او
جورِ آموزگار	استاد و معلّم کی سختی
جفابیند	وہ زیادتی دیکھتا ہے، ظلم اٹھاتا ہے
حُسنِ تدبیر	عمدہ تدبیر، بہتر سوچ
فقیہہ	علم فقہ جاننے والا، دانا و عقلمند
تقریرِ جوابِ او	اسکے جواب کی وضاحت شرح۔
موافقِ آمد	پسند آئی، اچھی لگی
پائیہ	منصب وعہدہ، مرتبہ

حکایت نمبر ۶۹

معلّم کتابی	مکتب میں پڑھانے والا
دیارِ مغرب	عراق وحجاز مراد ہیں
ترشرو	بدمزاج، اکھڑ
تلخ گفتار	سخت کڑوی کسیلی باتیں کرنے والا
بدخو	بدمزاج، بری عادت والا
مردم آزار	لوگوں کو ستانے والا، دکھی کرنے والا
گُندطبع	خوش طبع کی ضد، سڑیل، گنوار، گدا طبع، حریص، لالچی
ناپرہیزگار	غیر متقی، غیر محتاط، بدعمل
عَیْش	مراد زندگی، سکون وچین
تَبہ گشتے	تباہ و برباد ہوتا
سِیاہ کردے	کالا کرتا تھا (اپنی قرآن خوانی سے)
جمعے	ایک گروہ، جماعت
پاکیزہ	پوتر، پاک، صاف مراد پاکیزہ رو ہیں یعنی خوبصورت وحسین۔
دوشیزہ	کنواری نوعمر، نوخیز لڑکی

لفظ	معنی
گرفتار	مبتلا و دوچار
زہرۂ خندہ	مسکرانے کی طاقت و ہمت، مجال
یارائے گفتار	مجالِ سخن، بولنے کی ہمت
عارضِ سیمیں	چاندی جیسے حسین، سفید رخسار
تپانچہ	طمانچہ، تھپڑ، دھپڑ
گاہ	کبھی
ساق	پنڈلی
بلّوریں	شیشہ جیسی، کانچ والی، ایک صاف شفاف پتھر جیسا (یں نسبت کا)
در شکنجہ کشیدن	شکنجہ میں کسنا، شکنجہ قابو کرنیوالا آلہ، جلّا دوں، دفتریوں کے پاس ہوتا ہے
القصہ	المختصر، مختصر یہ کہ
طرفے	کچھ تھوڑا سا، ایک پہلو، طرف، جانب پہلو سمت، یاءِ تقلیل کیلئے ہے۔
خیانتِ نفس	بدچلنی، برائی، بدعملی
براندند	نکال باہر کیا
آنگہ	تب، پھر

لفظ	معنی
مُصلحے	ایک صالح، نیک انسان
سلیمے	بے ضرر، سلیم الفطرت، سلیم الطبع
حکیمے	دانشمند، عاقل
استادِ نخستین	پہلے استاد، سابقہ معلم
ہیبت	رعب، ڈر، دبدبہ
از سر رفت	ختم ہوگئی، نکل گئی
اخلاقِ مَلَکی	فرشتوں جیسا اخلاق
دیو صفت	شیطان ہونا، شرارتی بن کر
یک یک رمیدند	ایک ایک کرکے بھاگ گئے
باعتمادِ حلم	برداشت پر بھروسہ، درگذر پر اعتماد
علم فراموش کردند	لکھنا پڑھنا بھول گئے
اغلب اوقات	اکثر اوقات، زیادہ وقت
ببازیچہ	کھیل کود میں
لوح درست ناکردہ	بغیر لکھی ہوئی تختی
برسرِ ہم	باہم ایک دوسرے کے سر پر
بے آزار	رحم دل، مہربان، نہ مارنے والا
بُزسَک	بچوں کا ایک کھیل، چیل

جھپٹنا، عربی میں اسے عجورا کہتے ہیں، بچو دوڑو ریچھ آیا!

بازند	بازیدن کھیلنا، کھیلتے ہیں
دل خوش کردہ	راضی کرکے
بازآوردہ	واپس لائے ہوئے تھے
لَاحَوْل گفتم	میں نے لاحول ولاقوۃ کہا
دیگر بارہ	دوبارہ، دوسری بار، پھر ایک مرتبہ
ابلیس	شیطان کا صفاتی نام، دھوکہ دینے والا

(بچونکو ملائکہ سے انکے افعال کی وجہ سے تشبیہ دی اور معلّم کو ابلیس سے کیونکہ وہ معلّم الملکوت تھا)

چرا کردند	انہوں نے کیوں بنایا! کس لئے بنایا؟
پیرمردے	بوڑھا انسان، آدمی، یاء نکرہ کی ہے
ظریف	ہنس طبع، خوش مزاج
جہاندیدہ	تجربہ کار، ماہر، جس نے زمانہ دیکھا ہو
بمکتب داد	سکول، مدرسہ بھیجا، دبستان
لوحِ سیمیں	چاندی کی بنی ہوئی تختی
کنار	گود، پہلو، مراد بغل ہے
بنشتہ بزر	سونے سے لکھا ہوا تھا، سنہری حروف میں تحریر تھا، (بنوشتہ)
جورِ استاد	معلّم کی سختی
مہرِ پدر	باپ کی محبت

حکایت نمبر ۷۰

ادیب	ادب واحترام سکھانے والا
چناں کن	ایسے کر! اس طرح کریں کہ!
کہ یکے الخ	گویا تیرے بچوں میں سے ہے، لہٰذا اپنے فرزندوں کی طرح تعلیم و تربیت دیں۔
بجای نرسید	کسی مقام پر نہ پہنچ سکا، کچھ نہ بنا
منتہی	انتہا کو پہنچنے والا، مرتبہ کمال پانے والا
مُواخذت	مواخذہ، پوچھ گچھ، گرفت کرنا
مُعاتبت	عتاب کرنا، ناراض ہونا

خلاف — وعدہ خلافی، بدعہدی

بجا آوردن — بجالانا، پورا کرنا، عمل کرنا (مراد وفاداری نہیں کی)

پوشیدہ نماند — مخفی نہیں ہے، ظاہر باہر ہے

طبائع — طبیعتیں، مزاج

سنگ — پتھر، پہاڑ مراد کان ہے، مگر دوسرے مصرعہ میں سنگ بمعنی مرتبہ ووزن ہے، (مراد ہم مرتبہ)

سُہَیل — ایک ستارہ کا نام جو مشہور ہے، اور بہت بڑا ہے، جس کی خاصیت سے یمن میں عمدہ اور خوشبودار چمڑا تیار ہوتا ہے، جسے انبان کہتے ہیں سہیل ستارے کی تاثیر مسلّم ہے مگر ہر جگہ مختلف ہے، (از خیابان)

اَدِیم — کچا چمڑا، کچی کھال، مگر اسکے برعکس بھی ہے

(☆ انبان عام چمڑا، ادیم رنگدار خوشبودار چمڑا)

حکایت نمبر ۷۱

پیرانِ مربّی — تربیت کرنے والے پیر

مرید — ارادتمند، سالک راہ طریقت وتصوّف، یاء نکرہ کی ہے، (کسی ایک مرید کو)

چنانکہ — جتنا، جس قدر

تعلقِ خاطر — دل کا رشتہ وتعلق مراد توجہ دھیان ہے۔

بروزی — رزق کے ساتھ

بُروزی دِہٗ — رزق دینے والے کے ساتھ

بمقام — مقام ومرتبہ، درجات

درگذشتے — بڑھ جاتا، گذر جاتا، آگے نکل جاتا

ایزِد — اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام (فارسی میں)

درآنحال — اس حالت میں بھی

نطفۂ مدفون — پوشیدہ نطفہ در پشت پدر یا در رحِم مادر

مدہوش — دہش سے تحیّر، بے ہوش مجازی معنیٰ ہے

(مگر شعر میں مخلقہ ومضغہ دررحم مادر مراد

ہے)

رُواں	روح، جان
اِدراک	فہم و عقل
نُطق	قوت گویائی
مُرتب	ترتیب دادہ، ترتیب وار لگی ہوئیں
دوش	کندھا، (گذشتہ رات)
ناچیز ہمت	کم ہمت

حکایت نمبر ۷۲

یابُنَیَّ	اے میرے بچے! فرزند!
مَاذَا اکتَسَبتَ؟ چہ کردی؟	تو نے کیا عمل خیر کیا؟
بِمَنِ انتَسَبتَ؟ بکدام کس منسوب ہستی؟	کہ تیرا حسب ونسب کیا ہے؟
ہُنَر	کمال، وصف، اچھائی
پدرت کیست؟	کہ تیرا باپ کون ہے؟
مے بُوسَند	بوسہ دیتے ہیں چومتے ہیں
کِرمِ پیلہ	ریشم کا کیڑا
نامی شد	مشہور ہوا، (یاء نسبت کی ہے)
باعزیزے	ایک عزت والے کے ساتھ، یاء برائے نکرہ وحدت
لاَجَرم	یقیناً، بلاریب
ہمچواو	اسکی طرح، اسی جیسا، مثل آں
گرامی	عزت دادہ شدہ، باعزت گرامی قدر،
گرانقدر	صاحبِ عزت ومرتبت

حکایت نمبر ۷۳

مردکے	اسم مصغر، یاء نکرہ کی برائے تصغیر، بیوقوف، احمق
چشم درد خواست	آنکھ میں درد ہوا
بیطار	سَلوتری، چوپایوں کا علاج کرنیوالا ڈاکٹر، وٹرنری ڈاکٹر۔
چہار پایاں	جمع چار پایہ، جانور
کشید	ڈال دیا
کور شد	اندھا ہو گیا
حکومت	قَضِیہ، دعویٰ نالش
دَاورُ	حاکم، قاضی، مُنصِف (دادار) دادور کا مخفف داور ہے
تاوان	غرامت، جرمانہ، عوض،

	بدل
خر	گدھا
ناآزمودہ	ناتجربہ کار
کارِ بزرگ	بڑا کام، اہم امر، معاملہ
بآنکہ	اس کے ہمراہ جو، بایں ہمہ
خِفّتِ رائے	سبک رائے، کم فہم، بیوقوفی
ہوشمند	عقلمند، باہوش۔
روشن رائے	روشن فکر، عالی دماغ دانا
بافرومایہ	کم عقل، بیوقوف، کمینہ چھچھورا
کارہائے خطیر	اہم کام، بزرگ کار، بڑا کام
بُوریاباف	ٹاٹ بننے والا، بافتن
بافِندہ	بننے والا، (ضرور ہے)
کارگاہ	کارخانہ، کام کی جگہ
حَرِیْر	ریشم، ابریشم

حکایت نمبر ۴۷

توانگرزادہ	مالدار کا بچہ
گور	قبر
درویش بچہ	اضافتِ مقلوبی ہے، بچۂ درویش غریب زادہ (جو تربیت یافتہ اور دانا تھا)
بمناظرہ	جھگڑے میں، نزاع میں بحث
درپیوستہ	لگا ہوا تھا، ملا ہوا تھا
صَنْدُوْق	بکس کی مثل قبر برزمین
سنگین	پتھر کا بنا ہوا (یں کلمہ نسبت)
کتابہ	تحریر، لوح مزار پر لکھی عبارت مراد کتبۂ قبر رنگین ہے۔
رُخام	سنگ مرمر، سفید پتھر
خِشْت	اینٹ، ٹائیل
پیُروزہ	فیروزہ کی بنی ہوئی (لگی ہوئی ہیں)
چہ ماند؟	کیا پڑا ہے؟ کیا رکھا ہے؟
خشتے دو فراہم	دو اینٹیں پڑی ہیں
مُشْتے دو	دو مٹھیاں (مٹی خاک ڈال گئی ہے)
پاشیدہ	چھڑکی گئی ہے (ڈالی گئی ہے)
سنگ ہائے گراں	بھاری پتھر
برخود	اپنے اوپر یا از خود
بجنبد	حرکت کرے گا، جنبش کرے گا

رسیدہ باشد	پہنچ چکا ہوگا
کمتر بار	ہلکا بوجھ، کم بوجھ، وزن
آسودہ تر	زیادہ آرام سے، آسانی سے مراد اچھی رفتار سے چلتا ہے۔
بارِ ستمِ فاقہ	بھوک کے ظلم وستم کا بوجھ
ہَمانا	بے شک
سبک بار	کم اور ہلکے بوجھ والا
زِیں ہمہ	ازیں ہمہ، ان تمام باتوں کے باوجود
دشوار آید	مشکل ہوگی، سخت ہوگی (موت)
بہمہ حال	بہر حال
اسیر یکہ	وہ قیدی جسے
زِبندے بجہد	قید سے رہائی، نجات ملی ہے خلاص شود۔
خوش تر	بہتر، اچھا

حکایت نمبر ۷۵

اَعْدٰی عَدُوّک	تیرا سب سے بڑا دشمن، سخت ترین دشمن۔
نفس	جان، (ستہ قسم است امّارہ، لوّامہ مطمئنہ، یہاں پر مراد امّارہ ہے)
مُدَارَا	رعایت کردن، صلح و آشتی کردن مراد رواداری، خاطر تواضع ہے۔
بیش	زیادہ
فرشتہ خوی	فرشتہ صفت، نیک و معصوم
کم خوردن	تھوڑا کھانا
بہائم	بہیمۃ کی جمع، چوپائے
جَماد	پتھر، جمادات، سنگ
بیوفتد	افتد، پڑا رہے، جمارہے
مراد	آرزو، خواہش
خلافِ نفس	مگر سوائے نفس کے
گردن کشید	سرکشی کی، بغاوت کی، سرتابی کی

(☆ مگر نفس کہ ہر قدر مراد یافت نافرمان شد، از خیابان)

حکم در پندھائے سعدیؒ
درآداب صحبت

نمبر ا

عاقبت	انجام، انتہا
قارون	ابن عم موسیٰ علیہ السلام بود، بخل وخست اور ظلم وستم سے مالدار بنا اور زکوٰۃ سے منکر ہوا اور سوء ادب کی وجہ سے مع خزائن کے زمین میں دھنس گیا، غارت ہوا
سرِ عاقبت	آخرالامر، انجام کار
جُدْ	امر ہے، بخشش کر!
وَلَاتَمْنُنْ	احسان نہ جتلا، مَنّت مَنِہ
بیخ کرد	جڑ پکڑی، لگا
برخوری	پھل کھائے اور نفع مند ہو
بمنت الخ	احسان جتلا کر آرہ اسکی جڑ پر نہ رکھ

☆اشارہ بآتیہ کریمہ، یَاأَیُّھَاالَّذِین اٰمَنُوا لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی۔

مُوَفَّقْ شُدی	توفیق دادہ شدی
مُعَطَّل	محروم، بیکار، بے ہودہ
عبث	(کہ تجھے اپنے فضل وانعام سے محروم نہیں فرمایا)
بخدمت بداشتت	کہ تجھے اپنی خدمت کیلئے رکھا

نمبر ۲

بہر دین	دین کیلئے، اس میں اشارہ آیۃ کریمہ کی طرف ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوْ التَّوْرٰۃ الخ۔
خِرمَن	کھلیان، غلہ کا ڈھیر
گرد کرد	جمع کرد
پاک	سارا، تمام، (یکبارگی)

نمبر ۳

ناپرہیزگار	بے عمل، غیر متقی
کورِ مشعلہ دار	مشعل بردار اندھا
یَھدِی بِہٖ	دوسروں کو راستہ بتاتا ہے
وَھُو لَا یَھْتَدِی	خود راستہ نہیں دیکھ پاتا۔

(☆مردم بادراہ یابند واوبسبب کور باطنی راہ نمی دارند)

نمبر ۴

خردمند	دانشمند، عاقل
جمال	زیب وزینت
کمال	عروج، مرتبہ بلند

(☆ بادشاہ دانشوروں کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں)

ہمہ دفتر	مراد تمام کتب ہیں
عمل فرمودن	منصب وعہدہ دینا
عمل	شاہی ملازمت، درباری کام

نمبر ۵

رحم آوردن	رحم کرنا، ترس کرنا
خبیث	پلید انسان، کج فطرت
تعہد کردن	عہدہ دینا، ذمہ داری سونپنا
بنوازی	تو بخشش وعطا کرے گا، نواختن مصدر سے
بدولتِ تو	تیری حکومت عطا کرنیکی وجہ سے
بانبازی	انباز شریک سہیم حصہ دار یاء مخاطبہ یعنی تو اس گناہ میں شریک ہوگا

نمبر ۶

اِمضاء	جاری کرنا، گزارنا، فرمان جاری و ساری کرنا، حکم دینا، عرف میں قاضی کے نشان یا مہر کو کہتے ہیں۔
متردّد	متذبذب، گومگو کی حالت
بی آزارِ تو برآید	تجھے تکلیف دیئے بغیروہ کام ہو جائے۔ (مثلاً، مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ فَاخْتَرْ اَهْوَنَهَا)
مردم سہل گو	سہولت پسند لوگ، سہل طبع
دشوار	مشکل کام
صلح زند	صلح کرے، امن چاہے

نمبر ۷

بزر برمی آید	پیسے سے کام نکلتا ہو، جب تک دام کام بناتا ہو۔
نشاید	نہیں چاہیے، جان خطرہ میں نہیں ڈالنی چاہیے۔

آخِرُ الْحِیَلِ اَلسَّیْفُ

تلوار تو آخری حربہ ہے

(جیسے اَلْمَالُ وِقَایَۃُ النَّفْسِ جو گڑ سے مرے اسے زہر دینے کی کیا ضرورت ہے)

درگسست۔ٹوٹ جائے، رہ جائے

(☆شکستن سخت اشیاء کا ٹوٹنا جیسے لکڑی، پتھر وغیرہ اور گسستن نرم اشیاء کا ٹوٹنا جیسے رسی وغیرہ)

حیلت	حیلہ

نمبر ۸

بدے را	برے شخص کو
برہاند	رہائی و چھٹکارا دلاتا ہے
خلق آزار	ظالم، لوگوں کو ستانے والا
مرہم	پھاہا، زخم پر لگانے والی دوا
ریش	زخم
مار	سانپ

نمبر ۹

بادشاہِ بے حلم	وہ بادشاہ جو بُردبار اور برداشت والا نہ ہو۔
زاہدِ بے علم	بے علم زاہد، جو عالم نہ ہو۔
مباد	نہ ہو
فرمانده	فرماں روا، حکمران
بندۂ فرمانبردار	حکم ماننے والا بندہ، مطیع

نمبر ۱۰

شبِ قدر	قدر والی رات
لعلِ بدخشاں	بدخشاں کے قیمتی موتی

نمبر ۱۱

عیب نہانی	مخفی عیوب، چھپی ہوئی، پوشیدہ عادتِ بد۔
پیدا مکن	مت ظاہر کر، افشاء نہ کر

نمبر ۱۲

خَلاب	بدبودار کیچڑ، خل+آب
ہماں	ویسا ہی، اسی طرح
نفیس	عمدہ
خسیس	پست، گھٹیا، رزیل، فرومایہ
اِستعداد	قابلیت و اہلیت
دریغ	بیکار، بے فائدہ
نامستعد	جس میں قابلیت و اہلیت نہ ہو
خاکستر	بھوبھل، راکھ
جوہرِ علَوی	بلند جوہر، عالی اصل
نَے	نیشکر، گنا
خاصیتِ وے	اس کی خاصیت وصف مٹھاس و شیرینی۔
کنعان	ابن نوحؑ (نافرمان بیٹا) جو غرق ہوا
بے ہنر	بے وصف، بے کمال، نااہل

پیمبر زادگی — نبی کا بیٹا ہونا
قدرش — اس کی قدر و منزلت، مرتبہ
نیفزود — نہ افزود، نہ بڑھائی زیادہ نہ کی
بنمای — ظاہر کر، دکھا
(☆ای از نسبت کارے نکشاید ہنر باید چنانچہ مصرع ثانی دلیل است یعنی گل نازک از خار درشت و ابراہیمؑ درخانہ آذر بت تراش پیدا گشت ۱۲۔ از رضی الدین)
(علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ آذر آنجناب کا والد تھا یا چچا، بہرحال بعض علماء کے نزدیک آذر چچا تھا اور والد کا نام تارخ تھا ان کے بعد ان کی پرورش آذر نے کی اور عرب چچا کو بھی ابٌ کہہ دیتے ہیں)
نمبر ۱۳
رائے بیقوت — وہ فکر جس کی پشت پر طاقت نہ ہو
مکر و فسون — مکر، حیلہ، تزویر، مگر جادوگر کچھ کلمات کو لکھتے ہیں اور ان کا ورد کرتے ہیں انہیں فسون کہتے ہیں۔
قوتِ بے رائے — اندھی، محض طاقت

جہل و جنون — جہالت و دیوانگی
آنگہ — تب، پھر، بعد میں
سلاحِ جنگِ خدا — خدا سے جنگ کے ہتھیار
☆یعنی ناداناں کہ قدرش نمی دانند و عظمتش نمی بینند و ناداں را در ایام دولت ظلمِ صریح و امور خلاف شرع بوقوع خواہند آمد کہ موجب نارضامندیٔ حق تعالیٰ خواہد شد۔
نمبر ۱۴
قضا — ای قضائے مُبرَم، اٹل تقدیر
رزقِ مقسوم — قسمت کیا گیا اور مقدر میں لکھا ہوا رزق۔
وقت معلوم — مقرر و معیّن وقتِ موت
دِگر نشود — ٹل نہیں سکتی، بدل نہیں سکتی
از دہنے — منہ سے، زبان سے
خزانۂ باد — ہوا کے خزانہ پر (مقرر مؤکّل فرشتہ یعنی حضرت میکائیل علیہ السلام)
(☆عند البعض میکائیل علیہ السّلام صرف روزی رسانی پر مقرر ہیں تو اس صورت میں پھر مؤکّلِ باد کوئی اور فرشتہ مراد ہوگا از صرّاح)

بمیرد	یہاں پر چراغ کی نسبت سے معنیٰ بجھنا ہوگا
پیرزن	بڑھیا عورت (بیوہ زن بھی نسخہ ہے)

نمبر ۱۵

بخوری	تجھے روزی ملے گی
مطلوب اجل	ہدف موت
جان نبری	تو جان سلامت نہ بچا سکے گا
جہد رزق	رزق کے حصول میں کوشش
ارکنی	اگر کنی، اگر تو کرے
برساند	(بہر صورت) وہ پہنچائے گا

(خاتمۃ الکتاب)

اہل تصانیف کے آداب میں یہ ہے کہ شروع میں وہ مقدمہ وافتتاحیہ درج فرماتے ہیں اسی طرح آخر میں وہ خاتمہ کا ذکر بھی فرماتے ہیں اسے اختتامیہ کہتے ہیں۔

ما	ہم نے، مراد شیخ
بجائے خود	اپنی جگہ
نصیحت	خیر خواہی، بھلائی
روزگارے	ایک زمانہ مراد عمر کا ایک حصہ
بسر بردیم	ہم نے صرف کردی، خرچ کر ڈالی
رغبت	رجحان، شوق (بر ما گناہی نیست)
رسولاں	رسول کی جمع، قاصد
بلاغ	پیغام و حکم پہنچانا

☆ آیۃ، وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

نامہ	مراد کتاب گلستان
بعنوان	ای بکمال وتمام رسیدو قاعدہ است کہ بعد تصنیف کتاب رسانند۔
بپایاں	انتہا کو، آخر کو
پیشتر	اکثر، یعنی در زندگی کہ بعد تصنیف گلستان تا مدت پنج وسی سال مصنف علیہ الرحمۃ زندہ ماند وسال تصنیف ایں کتاب از مصرع در مقدمہ ظاہر بود ے ز ہجرت شش صد و پنجاہ و شش بود

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

وَاِلَیْهِ الْمَرْجَعُ وَالْمَآبُ

المستعان	جس سے مدد مانگی جائے اللہ کریم کا صفاتی اسم گرامی
باری	گھڑنے والا، بنانے والا، صانع
ناظراً	اس کتاب کو دیکھنے پڑھنے والے قاری!
مَرْحَمَة	رحمت، رحم، (طلب کر)
اَلْمُسِی	گنہ گار
مولیٰ محسن	احسان کرنے والا آقا
الاحسانا	احسان کا طالب ہوں، اجرت کا نہیں

چند غزلہائے شیخ اجل سعدیؒ

علاقہ مند	تعلق دار، ارادتمند
شیریں	مٹھاس، انگبینی
نِشاط	خوشی، شادمانی، جوش وچستی
بعہد	اپنے وقت وزمانہ میں وعدہ کے مطابق
عَوْد	لوٹنا، رجوع، واپسی
یارِ گرامی	محبوب دوست، پیارا و دل پسند
عَوْدِ جان	ازسرنو حیات ملنا، نئی زندگی
بخشائیندہ	الرحمٰن، دنیاوآخرت میں یکساں مہربان و مددگار و روزی رساں، مبالغہ
بخشائشگر	الرّحیم، ہمیشہ مہربان جو آخرت میں ایمان والوں پر رحم فرمائے گا، صفت مشبّہ

غزل نمبر ا

مشتاقی	جذبۂ اشتیاق ومحبت
صبوری	صبر کرنے کی ہمت دیارا
شکیب	صبر، برداشت، شکیبیدن صبر کرنا
بہ چشمِ احسان	احسان و مروت کی نظر سے
خوان	دسترخوان مراد مال و دولت ونعمت
راحت	چین، سکون، قرار
خشم گیرد	ناراض ہوتا ہے، غصہ ہوتا ہے
بندگان حضرت	اپنی بارگاہ کے غلام حاضر

	باش
حکمش رسد	اسے حق پہنچتا ہے، اسے روا ہے
حدّے	کوئی انتہا، کوئی حد
بے تو	تیرے بغیر
نمی پسندم	مجھے پسند اور اچھی نہیں لگتی
گدارا	فقیر کو (یاراں نال بہاراں سجناں!)
چوں تشنہ الخ	جب پیاسا مرا ہوں تو اب محبوب کا قبر پر آکر دو آنسو بہانے سے کیا فائدہ؟ محبت میں تشنہ
گیاہِ خاک من	میری قبر کی گھاس، اور کاہ پر
نیازمندی	حالت رغبت و محبت، اظہار آرزو
بازگردی	تو لوٹے گا، پلٹے گا، بازگشتن پلٹنا
ماجرا	حال، بپتا، سرگذشتِ دل
برگ	پتا، مراد تحفہ و ہدیہ، ارمغان
آشنا	عاشق، جاننے والا
مہلت دہ	رعایت دے، تھوڑا وقفہ

	دے ذرا زندگی اور دے دے اور پھر سلامتی و جان بھی دے۔
دیدار آشنا	محبوب کا دیدار، جلوہ، زیارت یا پھر ہمدم، دمساز و ہمراز ساتھی مراد ہے۔
باز بیند	پھر دیکھ لے، ایک بار اور مل لے
در چشمِ خوبرویاں	محبوبوں کی بے نیاز و خود دار نظروں میں (زہد و پارسائی اور فرمانروائی ہیچ ہیں)
بُرقع فتادے	حجاب و پردہ گر جاتا ہے اور وہ رخ زیبا بے نقاب ہو جاتا ہے اور جلوہ کرتا
مدعی	جھوٹا دعویدار مراد ملامت گرو طعنہ زن
مبتلا	عاشق زار، مبتلائے درد دل
قلم رفتست	تقدیر کا قلم چل چکا ہے اور اس نے سب پیش آنیوالا لکھ چکا چھوڑا ہے۔

گردن بنہ	تقدیر کے نوشتہ پر سرِ تسلیم و رضا خم کر دے اور بلاچون وچرا فیصلہ تسلیم کرلو۔ ماننا

غزل نمبر ۲

زندگی	حیات مراد راز حیات، مقصد زیست
مستانِ خواب	زندگی کے ذوق وشوق اور بلند، ارفع واعلیٰ مقاصد سے بے خبر اور مدہوش لوگ
مستی	جذبہ صادق سے سرشاری
شراب	مے، معرفت وحقیقت کی شراب
خانہ آباداں	ان زائدہ ہے، آباد علامت ظرف ہے جو گھر آباد ہو، رونق والا گھر۔
خراب	تباہ، ویران، برباد
شراب شوقِ جانان	محبوب حقیقی کی محبت معرفت کی شراب ناب جوحیات بخش اور ہوش بخش ہے یہ جذبہ لقائے شوق جانانہ ہوتا ہے
عقل میبرد	جو عقل خرد اور ہوش سے بیگانہ کرتی ہے۔
قرب	مقام قرب، نزدیکی، تقرب بارگاہ الٰہی، قرب خاص۔
خواجگی	سرداری، سروری
مَتاب	نہ پھیر، نہ موڑ (مپیچ کا مرادف ہے)
طاعت وخدمت	عبادت اور فرمانبرداری، حکم ماننا۔
خفتہ	سویا ہوا، غافل، بے دھیان
وادی	جنگل وصحراء مراد دنیا بھی ہوسکتی ہے
رفتہ	جاچکا، جوکوچ کر گیا ہو
کاروان	قافلہ، مراد کاروان زیست بھی ہوسکتا ہے۔
ترسمش	مجھے تجھ پر خوف ہے، مجھے ڈر ہے کہ تو۔ خطاب سے غائب کی طرف اشارہ زیادہ بلیغ ہوتا ہے۔
منزل نبیند	یعنی تو کبھی منزل آشنا نہ ہوگا گوہر مراد سے محروم

رہے گا، ساحلِ مراد سے تو
دور رہے گا۔

تاناپاشی	جب تک تو چھڑ کے گا نہیں، قربان نہیں کرے گا
تخمِ طاعت	اطاعت و فرمانبرداری، بندگی کا بیج
دخلِ عیش	زندگی کے اندر، آمد و سرمایہ زیست
برنگیری	پھل نہیں پائے گا، لاحاصل و محروم رہیگا
رنج بین	دکھ اٹھانے والا، دردمند اور دوسرا معنیٰ ہے رنج، بین! دکھ اٹھا، الم، برداشت کر!
گنج یاب	خزانہ پانے والا، گوہر مراد سے دامن لبریز کرنے والا اور گنج، یاب! خزانہ، پالے بھی مراد ہے۔
چشمہ حیوان	آب حیاتِ جاودانی کا چشمہ
لُؤلُؤ	موتی، لعل (از سمندر)
گنج	خزانہ (ویرانوں میں)

ہر کہ دائم	جو بھی ہمیشہ، جو کوئی بھی مسلسل
حلقہ بر سنداں زند	کڑی کوا ہرن پر مارنا مراد ہر قسم کی آزمائش ومشکلات کو برداشت کرنا یا بالفاظ دیگر کسی کے دروازے پر بستر لگا کر اور ڈیرہ ڈال کر بیٹھنا ہے۔
ناگہش:	ایک دن اچانک اس کیلئے
فتحِ باب	دروازہ کو کھلنا، مرادوں کا ملنا، منزل ملنا
رُفت باید	کوشش وسعی اور جہد مسلسل چاہیے!
کامِ دل	دلی تمنا و آرزو، مقصد و منزل، مراد دل

(☆اگر رُفت ہو تو پھر صفائی، پاکیزگی، طہارت وتقویٰ مراد ہے تا کہ دل کی دنیا آلائشوں اور کثافتوں سے پاک صاف ہو)

شب نشستن	شب خیزی و شب بیداری رت جگا کرنا، دامن ورداء کو پھیلا کر رات بھر منتظر رہنا کہ محبوب کب مائل بہ

کرم وعطا ہوتا ہے۔

آفتاب برآمدن — دن چڑھنا، روز روشن ہونا مگر دلی مراد پوری ہونا اور منزل آشنا ہونا بھی مراد ہے

بےعمل — بن کام کئے، بدون سعی و کوشش

مُزْد — مزدوری، اجرت

☆ یہ تو سُراب میں پیاسا سونے کے مترادف ہے جو محال ہے۔

غزل نمبر ۳

زیں در — ازیں در، اس دروازے سے کہاں جائیں۔

بخاک او — اس کی سرزمین پر، اس کے وطن میں

بخونِ ما — ہمارا خون مراد ہمارا قتل اور خون بہانا

خون ریختن — خون بہانا، قتل کرنا

حوالت — جائز ہے، روا ہے، حوالہ کرنا

گر سر قدم نمی الخ — اگر میں آگے نہیں آتا ہوں یا نہیں بڑھتا ہوں۔

پیشِ اہلِ دِل — گروہ عُشّاق کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت سے سرشار لوگوں کے سامنے۔

سر برکردن — سر اٹھانا، آمنا سامنا کرنا

مجالِ خجالت — شرمندگی کا محل

☆ بے بضاعتی وکم مائیگی اور تردامنی کی وجہ سے نیکوں کا سامنا کیسے کروں! سوائے شرمندگی کے کیا حاصل ہوگا؟

یادِ دوست۔ — ذکر یار، محو و غرق شدن درذکر او۔

سِرِ عشق — رازعشق، عشق الٰہی کی پیچیدہ ونہاں مخفی ونہفتہ راز اور کیفیات، شورش پنہاں

بَطالت — جھوٹ، لغو، بے حقیقت و بے اصل

ماراد گرالخ — ہمارا کسی اور سے کیا معاملہ وتعلق؟

بَیْع — سودا وتجارت، بیع وشراء، لین دین

بَیْعِ اِقالَہ — اقالت، بیع فسخ کرنا، سودا ختم کرنا

بےحضورِ تو — آپ کے بغیر، ہر وہ

معاملہ وعبادت جس میں آپ کی رضاوخوشنودی مقصود ومراد نہیں ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے بیع اقالہ	بہتر ہے۔
جفات — دکھ درد، تکلیف، مراد آپکی جانب سے آزمائش۔	درونِ ما — ہمارے دل سے، سینہ سے محبت کی مہر۔
بوئ وفا — اس میں بے وفائی کی خوشبو آتی ہے مراد یہ جفا بھی تو ایک تعلق خاطر کو ہی ظاہر کرتی ہے۔	چہ تواں گفت — کیا کہا جا سکتا ہے، اس کی لطافت میں۔
تأنّی — دیر کرنا، تاخیر کرنا، دِرَنگ	لطیف تر — جو بھی کہوں گا وہ اس سے بھی زیادہ لطیف ہے کہ اوصاف جمیلش کی کُنہہ حدِ ادراک سے ماوراء ہے
اِستمالت — مائل کرنا، اپنی طرف بلانا، نرمی ودلجوئی کرنا۔	؎ حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را (سعدیؒ)
☆انعام وتوجہ میں تاخیر بھی نسبت وتعلق کا مظہر ہے۔ انتظار میں ڈال کر محبوب کا شاد کام کرنا اور بھی لذت انگیز ہوتا ہے۔	منظور دیدۂ دل — دل کی نظروں کا محبوب
نقشِ غیرِ او — اس کے سوا کو جیسے دل سے ہر نقش مٹا دے۔	نتواں گفت — اسے شمس وقمر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ مثال وتشبیہ ناقص ہے۔
علمے کہ — جو علم حق نمانہ بنے وہ جہالت ہے۔	بحالِ خود باشد! — اپنی دنیا و حالت میں مست وبیخود رہو!
غزل نمبر ۴	حالِ ما دِگر — کہ ہماری حالت اور ہے
	جانِ معنیٰ — روحانی درجات ومقامات سے آشنا اور حقیقت اصلیہ سے واقف ومتصف۔
عیب یاران الخ — دوستوں کی ہر دو حالت	پراکندگان مجموعیم — ہم سراپا پریشان اور

بکھرے ہوئے۔

یار ما الخ — محبوب ہو کر بھی نمایاں و ظاہر اور جلوہ گر ہے۔

چشمانِ تر — روتی آنکھیں، چشم گریاں

جانِ شیریں — پیاری جان، قیمتی و گرانمایہ روح

نیک مختصر — بہت تھوڑی اور چھوٹی، معمولی

کروں تیرے نام پر جان فدا نہ یہ جاں فقط دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(حافظ مظہر الدینؒ)

قربان ہو آپ کی کس کس ادا پر
ادائیں لاکھ اور دلِ بے تاب ایک

اینقدر — بس اتنا ہی، اتنی مقدار میں

دون قدرِ او — اس کی شان سے کم ہے۔

حدِ اِمکانِ ما — ہمارے لئے ممکن تو اتنا ہی ہے

حدِ کُنہہ تو بادراک نشاید دانست
ویں سخن نیز باندازۂ ادراکِ من است

(عرفی)

پردہ برخود — اپنے کو محجوب و نہاں نہیں کرنا چاہیے

عشقِ پردہ در — عشق تو راز کشا ہوتا ہے۔

چو خود کردند، راز خویشتن فاش
عراقیؔ را چرا بد نام کردند

تا خبر یافتست الخ۔

ای مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد
ایں مدعیان در طلبش بی خبرانند
کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

(سعدیؒ)

ما سر اینک نہادہ ایم: سرِ تسلیم خم ہے، آئے جو مزاجِ یار میں

عشق است کہ ہر دم بدگر رنگ برآید
ناز است بجاے او دگر جائے نیاز است

(عراقی)

غزل نمبر ۵

یاران ہمدم — ہمراز و دمساز دوست، ہم مزاج

دریاب — فائدہ اٹھالے، حاصل کرلے

ہماں دم — وہی گھڑی حاصلِ حیات ہے

اوقات ہماں بود کہ با یار بسر شد
باقی ہمہ بے حاصلی و بے خبری بود

حشو — زوائد، فالتو

درہم — باہم وصال آشنا، اکٹھے

ربیع	بہار، موسم بہار، فصلِ گل
نیک مُحکم	بہت ہی پختہ، گہرا راسخ
یارِ محرم	راز داں دوست، انتہائی قریبی دوست
ریش	زخم
رفیق	یار، دوست
مُمسِک	بخیل
خُرم	خوش، شاداں فرحاں

☆ آئینہ نیست دل کہ دہد جا بہ ہر کسے
ایں پارۂ عقیق بنامِ تو کندہ شد

کعبہ نہیں کہ ساری خدائی کو دخل ہو
دل میں سوائے یار کسی کا گذر نہیں

غزل نمبر ۶

ہوای	محبت الفت، خواہش وتمنا آرزو
غُوغا	بلند آواز، شور، خروش
حرص	لالچ۔ آز
لِقا	ملاقات، ملنا
رضا	خوشنودی
زجر ونواخت	جھڑک اور عطا، ڈانٹ اور پیار
بروزگار	زمانے میں، زندگی میں

ہر جا کہ روئے الخ: ہر ایک کی منزل ومراد تیری ذات ہے اور تو ہی منزل حقیقی راہروانِ عشق ومحبت ہے۔

قُوت	روزی، خوراک، غذا
رُوان	روح، جان
شیفتگان	شیفتہ کی جمع، عُشاق
مرحبا	تیرا خیر مقدم، خوش آمدید کہنا
عذر رفتن	معافی مانگنا
موقوف	منحصر ہے، مبنی ہے، کی وجہ سے ہے
بشرح	تفصیل سے، وضاحت سے

☆ گر عشق نبودے وغم عشق نبودے
چندیں سخن نغز کہ گفتے کہ شنودے

☆ گر عشق حقیقی است وگر عشق مجازی است
مقصود ازیں ہر دوسرا، سوز و گداز است
(بوعلی قلندرؒ)

(اَلعِجزُ عَنِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ)

غزل نمبر ۷

درد یست	ایسا درد ہے درد عشق کہ اس کا کوئی طبیب نہیں۔

دردمندِ عشق جذبہ عشق ومحبت میں مبتلا اوردکھی

مجانین مجنوں کی جمع، دیوانگانِ عشق

دُرْدِ تلچھٹ، گاد، مراد سوز گدازِ عشق کا پورا جام

امثال طیبات دوسری خوشبوئیں

☆ شعر نمبر ۵ میں محبوب کا شکار کیا ہوا اگر رہائی مانگے تو یہ عجب ہے، حالانکہ وہ محبوب تو ایسا ہے کہ

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف
بامید آنکہ روزے تو شکار خواہی آمد
(خسروؒ)

باک ڈر، خوف، اندیشہ، مراد

دشمن چہ کند چون مہربان باشد دوست
(سعدیؒ)

برحدیثِ من میری پر درد اور پرسوز مظلومیت بھری گفتار پر۔

☆ اس حال پر اجنبی تو مائل بہ تأسف وفضل ہے مگر یارانِ قدیم اور دوستانِ حمیم از کلمۂ وفا و حق خاموش اند۔

دستِ دوست دوست کے رویّوں کی جو دگر گونہ ہیں۔

ہم صبر بَر جَیب اپنے ہی گریبان پر بس چلتا ہے

غم دوران نے بھی سیکھے غم جاناں کے چلن
وہی سوچی ہوئی چالیں، وہی بے ساختہ پن
(مصطفیٰ زیدی)

غزل نمبر ۸

ہیچ مشکل کوئی مشکل، مصیبت، درد

امیدِ وصل وصال کی امید، آرزوئے ملن

بیدار باید بود آگاہ ہونا چاہیے، مطلع ہونا

نُوکِ مژگاں پلکوں کی نوکیں مراد قلموں جیسی نوک۔

بیاض مراد کاغذ جو کورا ہو، کاپی، دفتر

روئے زرد غم والم اور فراق کی وجہ سے پیلا چہرہ

اگر باز اتفاقے اگر تجھے پھر جانے کا موقع ملے

زبان کشید لبوں پر مہر سکوت لگانا،

چپ کرنا

حدیث — اگر کوئی بات ہے یا راز و نیاز ہے تو وہ

فَرق — چوٹی، سر، مانگ

دلِ من پارہ گشت از غم نہ آنگونہ کہ بہ گردد
اگر جاناں بدیں شاداست یارب پارہ تر بادا
(خسروؒ)

مانی۔ تو مشابہ و مثل ہے لیکن

☆ چو خود کردند رازِ خویشتن فاش
عراقی راچرا بدنام کردند

بدر۔ ماہ کامل

☆ آناں کہ وصفِ حسن تو تفسیری کنند
خوابِ ندیدہ راہمہ تعبیری کنند
(عرفیؒ)

لَوَحَشَ اللہ — اصل میں لَا اَوْحَشَ اللہُ ہے اللہ اسے وحشت نہ دے۔ مگر یہ کلمہ تعظیم و استعجاب کے موقعہ پر تحسین و وحشت کے لئے بولا جاتا ہے

سروِ سہی — درخت سرو کی طرح سیدھا و بالا

ہمتائیش — اس محبوب کی مثل، مانند، نظیر

گنبدِ دوّار — مراد آسمان ہے، گھومنے والا گنبد

خیمہ زدن — ڈیرہ ڈالنا

☆ روئے نکو معالجہ عمرِ کوتہ است
ایں نسخہ از بیاضِ مسیحا گرفتہ ایم
(نظیریؒ)

غزل نمبر ۹

دل برداشتن	دل ہٹانا، منہ موڑنا
کہ گفت	کس نے فرمایا؟ کہا
حرامش باد	اس کیلئے حرام ہو، ممنوع ہو، منع ہو۔
درون	اندر، سینہ، نظر
بیابانِ عشق	عشق کے صحراء وجنگل میں
مرد	جوانمرد، باہمت انسان
سرِ سفر	سفر کا خیال وارادہ
اندیشہ از خطر	خطرہ کا ڈر یا خوف
دیدۂ تر	آنسو سے لبریز آنکھ، گریاں چشم
چہ سر	کیا خیال وارادہ؟

برخاک — مراد قبر ہے، گور پر
چرا نہ — کیوں نہیں؟
کدام — کونسا؟

غزل نمبر ۱۰

ہرگز قدمے الخ — تیرے سامنے ایک قدم بھی نہ بھر سکتے۔
دُنبالِ تو — تیرے پیچھے،
غمزہ — اشارہ، محبوب کا آنکھ یا ابرو سے اشارہ کرنا
زِنہار — خبردار! ہرگز نہیں!
مجروح — زخمی کے پاس سے
چون میگذرانند — کیا حال کر رہے ہیں؟
سَرگشتہ — حیران و پریشان اور سرنگوں
ہمخانہ — ایک گھر میں باہم مل کر، وصال ہونا
سر پیوند — تعلق جوڑنے کا خیال
درگسلاند — تعلق توڑ لیتا ہے، بے ربط ہونا
بگوشت — تیرے کان میں
بہ چہ؟ — بچہ، کس طرح؟ کیسی؟
سرو مال — سر، جان اور مال و دولت
بند — سوچ، فکر، خیال

غزل نمبر ۱۱

وفا نیز کنند — وفاداری بھی کرتے ہیں
☆ درد دیں تو دوا بھی دیتے ہیں
ملاحت — حسنِ ملیح (کے پادشاہ)
نخچیر — شکار
اربابِ کرم — بخشش و عطا فرمانیوالے
برخویش — اپنے پہلو و دامن سے
مران — نہ دور کر، مت بھگایا اٹھا
سروزر — جان اور مال و دولت
ہردو — دونوں (تاکید ہے)
فِشانند — لُٹاتے ہیں (فشاندن سے)
میل — جھکاؤ، رغبت، محبت
بخُوبان — حسینوں کی جانب، ماہ جبینوں کی طرف
دھن تنگ — تنگ منہ مثل غنچہ
مَتاع — قیمتی سامان و سرمایہ
بَہا کردن — قیمت لگانا، مول تول کرنا، بیچنا
تو خطائی بچہ — تو نے کیا گناہ کیا ہے؟ کونسی خطا کی ہے؟
اہلِ صواب — نیکی، خیر اور بھلائی کرنے والے، راہ راست پر چلنے

	والے، ہدایت یافتہ لوگ
باکے	ڈر، خوف، اندیشہ، کوئی بات نہیں
بغلط	غلطی سے، بھول کر
مرنج	ناراض ورنجیدہ نہ ہو
ما کہ	ہم کون ہیں اور کیا چیز ہیں؟ یعنی ہماری وقعت وہستی ہی کیا ہے؟

غزل نمبر ۱۲

ہرگز	کبھی بھی نہیں، بالکل نہیں
ببالا	بلندی میں، رفعت میں، قد میں
بصفای	صفائی، چکاچوند اور حسن کی تاب
دل سوختگان	دل جلے عاشق
غرہ غرا	روشن و سفید پیشانی، سورج جو روشن اور سفید ہو چمکتا دمکتا آفتاب۔
سرو روان	چلتا ہوا سرو بلند قد انسان ومحبوب
گل خندان	مثل گل خندان، شگفتہ مسکراتا ہوا پھول مراد

	حسین وجمیل محبوب ہے۔
صورت	چہرہ، شکل، ظاہر
بالا	بلند مراد قد ہے
پیداست	ظاہر ہے، عیاں ہے
سرپنجہ	انگلیاں مراد ہاتھ ہی ہے
ساعد سیمین	چاندی جیسی سفید براق کلائی (جو توانا اور طاقتور ہے)
سحر سخنم	میرے کلام کا جادو وسحر
چہ زید؟	کیسے زندہ رہیگا یا باقی رہے
ید بیضا	حضرت موسیٰ علیہ السلام بطور معجزہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈالتے اور جب نکالتے تو وہ مثل سورج روشن و درخشاں اور ضوفشاں ہوتا، یہ تلمیح ہے مراد کرامت و خارق عادت ہے۔
ننگ	شرم، عار
جای مگس	مکھی کی جگہ
حلوا	مراد مٹھاس اور شیرینی ہے
سودا	جنون، پاگل پن، دیوانگی

سُود فائدہ

غزل نمبر ۱۴۳

پری زادہ پری کا بیٹا جو حسن و جمال میں مثل پری ہو۔

کاآدمیزادہ یا کہ آدم زاد، انسان ہے؟

بچنیں ایسا، ایسی

زیبائی حسن و جمال، رعنائی

نہ حلالست مناسب و روا نہیں ہے

☆ جیسے گویم مشکل ورنگویم مشکل والا معاملہ ہے کہ دکھائے بھی نہیں بنتی اور چھپائے بھی نہیں بنتی۔

مجلسِ باغ باغ کی محفل میں مراد چمن میں یا باغ میں۔

ہم بالا ہم قد، بلندی میں برابر

ہنر نیست کہ نیست کونسا وہ کمال و جمال ہے کہ جو نہیں ہے۔

خون مریز خون نہ بہا، قتل نہ کر

آنقدر اتنا مرتبہ و حیثیت یا مقام و منصب

دست آلائی تو ہاتھ آلودہ کرے

بدو چشم + ت تیری دونوں آنکھوں کی قسم

مہیا تیار، حاضر، موجود

دِرَمی بائی تجھے آنا چاہیے اور خرید لینا چاہیے یا محض برائے نام ایک درم کے بدلے لے لینا چاہیے۔

☆ بیک آمدن ربودی دل و دین، جانِ خسروؔ
چہ شود بدیں ساں گردو سہ بار خواہی آمد

دراو شاید بست کہ جس میں دل لگایا جا سکے

مہرِ تو جو محبت تجھ سے مخصوص ہو چکی ہے اور یہ پارۂ عقیقِ دل بس تیرے نام کندہ ہو چکا ہے

بخواری ذلت و رسوائی سے، بے ننگ و نام کر کے۔

عزیز مائی کہ تو ہمارا پیارا اور محبوب ہے

بخدمت غلامی، نوکری، چاکری، دست بستہ بیدام غلامی۔

تو نمی فرمائی آپ حکم کیوں نہیں فرماتے! شاہانہ انداز کیوں نہیں اپناتے!

انفاس نفس کی جمع مراد ذکر، یاد

وغیرہ

بادِ نُو رُوز — موسم بہار کے پہلے دن چلنے والی ہوا جو معطر و مشموم اور مُعنبر ہوتی ہے۔

لطف — سرور ولطافت، مستی

پیمائی — کہ جو تو ناپتا ہے مراد جس ہوا میں تو چلتا ہے اور وہ تجھے چھو کر گذرتی ہے اور وہ معطر و مُعنبر ہو جاتی ہے

بیا بمجلس اقبال

مجلس نمبر ۱

ساغر — جام

کش — پی، کشیدن، کھینچنا

سرتراشیدن — سر مونڈنا

قلندری — ایک قسم کا خیمہ، مگر روحانیت میں تنہائی پسند اور گوشہ نشین با خدا انسان کو کہتے ہیں جو آزاد منش ہو اور دنیاوی علائق کو چھوڑ روحانی ترقی کر کے خدا کی ذات میں محو ہو گیا ہو، مجازاً رند، کندہ ناتراش بیباک، ناشائستہ اور خلاف شریعت فقیر کو کہتے ہیں۔

نہ یابی — تو نہ پائے گا

یارے کہ — ایسا دوست جو کہ

دلنوازی — نواختن دنیا، عطا کرنا، دلنواز اسم فاعل اور یاء اسمی ہے، مشفق و شفیق ہونا۔

بخود گم شو — اپنے آپ میں ڈوب جا! اپنے اندر کی دنیا میں، من کی دنیا میں سفر کر!

نگہدار — حفاظت کر، اپنی انا اور خودی قائم رکھ

آبروئے عشق بازی — مقام و مرتبہ عشق کی عزت

عشق — ایک ایسا سچا جذبہ جو انسان کو سرگرمِ عمل اور مائل بہ کار، بلند نظری اور عالی ہمتی کے ساتھ رکھتا ہے اور اسکے مظاہر علیحدہ اور جدا جدا ہیں۔

کارآفریں — کام کو پیدا کرنے والا مراد کرنے والا

داغم	میں دکھی ہوں اور مجروح ہوں
ذوق پیدائی	ذوق نمود، جذبہ خود نمائی
پوشیدہ دارد	چھپاتا ہے، مخفی کرتا ہے
شیوۂ	طور طریق، انداز
کارسازی	کارساز، کام کرنے والا، جذبہ عمل
معنیٔ نازک	نرم و نازک مفہوم جس میں ناز و ادا ہو۔
ایاز	سلطان محمود غزنویؒ کا ایک انتہائی وفادار اور زیرک ترکی غلام جو لاہور کا گورنر بھی رہا۔
مِہر	محبت، شفقت، مہربانی، عطا
افزوں کند	بڑھاتی ہے، اضافہ کرتی ہے
دردِ	محبت
ایازی	ایاز کی طرف منسوب، تمثیلی طور پر وفاداری جس میں درد محبت کی آمیزش ہو

علم و فراست	علم و دانش، عقلمندی
پرِ کاہ	گھاس پھونس ایک تنکا، معمولی چیز
بیگانہ ساختن	لاتعلق بنانا، جدا کرنا
تیغ و سپر	تلوار اور ڈھال جو بہادری اور اولوالعزمی کی علامت ہیں۔
کالا	متاع، پونجی، اسباب
سودمند افتد	فائدہ مند اور مفید ثابت ہوگا
ادراک	علم و حکمت کی معراج
رازیؒ	امام فخر الدّین رازیؒ جو تفسیر کبیر کے مصنف اور رے کے باشندے تھے، نکتہ شناسی اور نکتہ سنجی میں بے مثل تھے، فہم قرآن کے جید اور نامور عالم دین تھے۔
آموزم	سکھاتا ہوں، بتاتا ہوں
طریقِ شاہبازی	شاہباز پرندے کے طور طریق اور انداز۔

☆ علامہ کو شاہین بلند پروازی، بے نیازی

اور پہاڑوں کی بلندی پر آشیانہ سازی کی
وجہ سے بہت پسند ہے،وہ بندہ مومن کو
ایسے ہی دیکھنا چاہتے ہیں۔

اگرایں کار — اگرتو اس عظیم،اعلیٰ وارفع
مقصد کو نفس اور ذات کے
لئے سمجھتا ہے۔

دَمِ شمشیر — تلوار کی سی چمک دمک،
درشتی اور تیزی وکاٹ وغیرہ

نَے نوازی — بانسری نواز جو اسے بجاتا.
ہو، اس عمل کا نام ہے،
مراد آوازِ ساز میں بھی تلوار
کی سی تیزی اور تاثیر ہونی
چاہیے۔

مجلس نمبر ۲

علمے کہ — وہ علم وحکمت کہ جو
آموزی — سیکھنا،سکھانا،تو جانتا ہے

مشتاقِ نگاہ — نظر کا عاشق اور فریفتہ جو
روحانی اقدار کا حامل ہو
اور محبوب شناس ہو

وامانده — پیچھے رہ جانے والا،کمزور و
عاجز

آوارۂ راہ — راہ اور طریق کا جو پابند نہ

ہو

☆یہاں پر سیلاب کی طرح تندی،تیزی
اور پھیلاؤ مراد ہے۔

آدم — اعلیٰ وارفع حوصلوں کا
مالک پُرعزم انسان

ضمیر — مراد دل اور قلب ونظر کی
برق ریزی

نقشِ دو جہاں ریزد — بے نیازی وہ لاتعلقی
کی طرف اشارہ ہے،
دونوں جہانوں کی ہلکی سی
تصویر کو دل سے مٹا دیتا ہے

لذّتِ آہ — پردرد اور پر سوز آواز کی
لذّت جو انسان کے دل
سے نکلتی ہے جیسے ہُوک

عشقِ او — اس ذات کا عشق اور محبت
ووارفتگی

داغے — وہ داغ ونشان جو مثل
انگارہ واخگر ہو

جگر سوختن — دل جلانا،سوختہ سامانی و
اسباب کی کیفیت پیدا کر
دے۔

سینہ ماہے — چاند کے دامن میں

لفظ	معنی
چشم برداشتن	آنکھ ہٹانا، نظر پھیرنا
روئے نگارینش	اسکے محبوب کی طرح حسین ہے اور جس میں جلووں کی تابانی کے ہمراہ فراوانی و ارزانی بھی ہے۔
مستِ تغافل	جو غفلت اور عدم توجّہی میں مست اور ڈوبا ہوا ہو۔
توفیقِ نگاہے	ایک نظر ڈالنے کی ہمّت، استعداد توجہ۔
قبا	ریشمی قیمتی لباس جو شاہانہ ہو
کارِ جہاں	دنیاوی امور مختلفہ
دریاب	جان لو کہ!
درویشی	ایک روحانی اندازِ حیات جس میں طریقت کو غلبہ حاصل ہوتا ہے، متصوِفانہ زندگی
دَلق	گدڑی، گلیم، سجادہ
کُلاہ	ٹوپی، (بظاہر علامت درویشی)

مجلس نمبر ۳

لفظ	معنی
بندۂ آزاد	جو پابندیوں کی سلاسل سے آزاد ہو، آزاد منش، آزاد فکر
عشق	جذبہ صادقہ جو منزل و محبوب کے لئے بیقراری کا سبب ہوتا ہے اور کسی بھی شئی یا ذات کیلئے حد درجہ کی محبّت جو جنون کی حدّ تک پہنچ جائے حسین صورت کے دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے مراد جذبہ جنون جو سچّی کشش پر مبنی ہو
امام	پیشوا، مقتداء، راہنما
عقل	زیرکی ودانائی جو ناپ تول کی پابند ہو، اور نیک وبد کی تمیز بتائے۔
ہنگامہ	ہاؤ ہو کا شور، رونق حیات
گردش	گھومنا، ہیر پھیر، حرکت
از جامِ من	میرے پیالے سے، مراد یہ سارا ہنگامہ محفل میرے جام مے کو پی کر مست ہونے والوں کی وجہ سے ہے جو میرے ہم مشرب

ہیں۔

کوکبِ شام	شام کا ستارہ جو رات کو روشن و تابندہ اور درخشندہ ہوتا ہے اور گم کردہ راہوں کو نشانِ منزل بتاتا ہے
ماہِ تمام	بدر کامل، پورا چاند جو آب وتاب سے روشن اور ضوفشاں ہو۔
عدم	عالم روح میں
آسودہ	آرام پذیر، باسکون
بے ذوقِ تمنا	جو تمنا اور آرزو کے جذبہ سے عاری ہو اور نا آشنا ہو
مستانہ نواہا	مست الست لوگوں کی آوازیں جو جنون کی حالت میں نکلتی ہیں اور آہ رسا کی طرح اثر انداز ہوتی ہیں، نعرۂ مستانہ
عالم	جاننے والا، ظاہری علم وحکمت کو جاننے والا جو کائناتِ رنگ و بو کے اسرار کو جانتا ہو اور علت و معلول کے قانون کو سمجھتا

کو سمجھتا ہو۔

مرگ	موت جو عدمِ محض کا نام ہے
صحبتِ ما	ہماری صحبت و معیّت مراد زندگی
عشق	لازوال جذبہ ہونے کی وجہ سے اپنے صاحب کو بھی دوام عطا کر دیتا ہے
پیدا	ظاہر، ہویدا
پنہاں	مخفی، پوشیدہ
ضمیر	اندر، دل، سینہ
دریاب مقامِ مَن	میرا مقام و مرتبہ ڈھونڈلو، کیونکہ میں بھی اس جذبہ کا حامل ہو کر زمان ومکان کی حدود وقیود سے ماوراء اور آزاد ہو گیا ہوں۔

مجلس نمبر ۴

دوعالم	دونوں جہانوں میں
ہر کجا	ہر کہیں، ہر جگہ و مقام پر
آثارِ عشق	عشق کے اثرات و نشانات
ابنِ آدم	انسان

سرّے	ایک راز (جو مخفی و نہاں ہو)
اَرحام	رِحم کی جمع مراد متصوّر و معہود طریق کار کے مطابق تخلیق انسان۔
سام	حضرت نوح علیہ السّلام کے فرزند کا نام جنکی اولاد سفید رنگ ہوئی مراد یورپی لوگ۔
حام	حضرت نوح علیہ السّلام کے ایک فرزند کا نام جنکی اولاد حبشی سیاہ فام ہوئی مراد افریقی
روم وشام	ملک وعلاقے مراد ہیں مراد جذبہ وسر عشق حدود وقیود اور رنگ ونسل کا پابند نہیں ہے یہ آفاقی اور عالمگیر حقیقت ہے۔
کوکب	ستارہ، ایسا ستارہ جو زوال نا آشنا ہے اور سمت وجہت کا پابند نہیں ہے۔
مَدار	گھومنے کی جگہ
اِنّیِ جاعِلٌ	قرآن حکیم کی آیت کی

	طرف اشارہ ہے۔
از زمین تا	زمین تا سماء سب اس کی تفسیر اور مظہر شان میں۔
مرگ وقبرالخ	یہ انسان پر طاری ہونے والی مختلف اور عارضی کیفیات ہیں لہٰذا ذات انسان کوئی اور شی ہے۔
نورونار	اچھے یا برے اعمال، اخلاق
مِدَاد	سیاہی
خُردَہ	تھوڑا تھوڑا کر کے، ذرا ذرا کر کے۔
غیب	عالم غیب، مخفی ومستور دنیا
حُضُور	حاضر، موجودات، ظاہر
حُدُود	انسان کی کوئی حدیں نہیں ہے
ثُغُور	ثغر کی جمع، مراد حد ہے
اِعتبارِ ممکنات	وہ عالم جو ابھی وجود میں نہ آئے ہوں ان کو جانچنے کا آلہ ومِسبار۔
عَیار	ترازو، معیار
یَم	سمندر، بحر بے پیدا کنار

اَعصار دھور	زمانے
بگنجد	سما جائے، گم ہو جائے
آشکارا	ظاہر و باہر، نمایاں ممتاز
جلوت	ظاہری صورت حال جو نمایاں ہو
رہِ جبرائیل	جبرائیلؑ کی رسائی یا پہنچ
خلوت	تنہائی، گوشہ نشینی و عزلت
گردوں	آسمان، سمٰوٰت
تہذیب	علمی و ظاہری ترقی

مجلس نمبر ۵

حکمت	دانائی، بصیرت، فراست
خیر کثیر	بہت زیادہ بھلائی و اچھائی

☆ قرآن حکیم میں حکمت کو خیر کثیر قرار دیا گیا ہے

بگیر	حاصل کر! جہاں بھی ملے
حرف و صوت	حروف اور آوازیں
شہپر	مراد اڑان کی طاقت و ہمت اور حوصلہ
پاکی گوہر	موتی کی پاکیزگی، آب و تاب مراد خزف کو بھی موتی بنا دیتا ہے۔
اَوجِ فلک	آسمان کی بلندی و رفعت
چشمِ مہر	سورج کی آنکھ
بَرکَندن	چھیننا، اکھاڑنا، کھینچنا
تفسیرِ کل	تمام اشیاء کی وضاحت و تفصیل
بستہ	بندھا ہوا، مقید، مراد تدبیر کا سوچا سمجھا ہوا
تقدیرِ کل	ہر ایک کے لئے اندازہ معیار ہے
دشت	جنگل و صحراء جہاں پانی معدوم ہو
حُباب	پانی کا بلبلہ
بحر	سمندر، جہاں پانی کی بہتات ہو
سُراب	پانی کا دھوکہ
واردات	لحہ لحہ تغیر پذیر احوال
مُحکمات	پختہ ترین، صاف اور صریح نشانیاں
بندد	مراد لگانا، وابستہ کرنا
بیگانہ گردد	لاتعلق ہونا، جدا ہونا
سوزِ دل	دل کی جلن مراد تھا لگن اور شوق
غاز	غازہ یا جنگ اور لڑائی

گور	اندھا
کبُود	نیلا، نیلگوں
فرُودینش	اس کی انتہاء و اخیر
برگ ریز	جیسے خزاں، پتے جھاڑنے والی
ہست و بود	زندگی و آثار حیات
راغ	جنگل، دامن کوہ، سبزہ زار پہاڑ کے نیچے کا میدان۔
بم	ایک تباہ کن جنگی ہتھیار BOMB
یلغار	حملہ
سیرِ واژوں	نامبارک سیر، الٹی اور منحوس، مراد الٹا چکر ہے جو تباہی لاتا ہے۔
سرمایہ	قیمتی مال و متاع
نورِ نار	آگ کی مثبت کی خوبیاں
اعماق	عمق کی جمع، گہرائیاں

گشتۂ شمشیرِ قرآن قرآنی تلوار کی آب و کاٹ سے مزیّن و آراستہ شدہ۔

جلالِ بے جمال رحم و کرم اور انصاف سے عاری غصہ۔

الامان	پناہ
طاغوت	شیطان
لاہُوت	عالَم، ذات الٰہی، فنا فی اللہ کا مقام
ہَدَف	نشانہ (ناخوردہ جو نشانے پر نہ لگا ہو)
بِنِیندہ	دیکھنے والا، بینا
بُولَہَب	ابولہب، شعلہ کا باپ، کنیت ہے
حیدرِ کرّار	حضرت علی کا جذبہ بہادری

مجلس نمبر ۶+۱

ادب	عمدہ روش، ہر چیز کا اندازہ اور حد کا نگاہ میں رکھنا، احترام انسانیت
پیرایہ	پیراستن، سنوارنا، آرائش سجاوٹ، زیبائش۔
بیاراست	آراستن، سنوارنا سجانا
دانش	علم
فزود	بڑھ گیا، زیادہ ہو گیا
کاست	کاستن، گھٹا، کم ہوا

☆علم ہو اور ادب نہ ہو تو انسان بے مایہ ہوتا ہے

نمبر ۲

محبت — جذبہ محبت

ازنگاہش — آپ کی نظر دلنواز کا کمال ہے

پائدار — مضبوط و محکم

سلوک — راہ چلنا، نیک روی، رویہ برتاؤ

(صوفیوں کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی چاہنا)

عیار — معیار، ترازو، مسبار

مقامش — آپ ﷺ کا ظاہری مقام و مرتبہ

☆سُبحَانَ الَّذِیٓ اَسرٰی بِعَبدِہٖ آیۃ پاک کی طرف اشارہ۔

جہانِ شوق — محبت و عشق کی دنیا (عشق وشوق مستی و محبت تو حسن کی ایک ادنی سے جھلک کا کرشمہ و معجزہ ہے)

نمبر ۳

پُور — بچہ، فرزند

تابد — تافتن، چمکنا دمکنا

نگینش — اس کا نگینہ، موتی، جوہر

فطرت

یدِ بیضا — موسوی معجزہ کی طرف اشارہ ہے

آستین — مراد بغل یا بازو ہے

☆ہنر و کمال معجزاتی طاقت وصلاحیت رکھتا ہے

نمبر ۴

بچشمِ محرمانہ — واقف کار و آشنایانہ رویہ و انداز کے ساتھ۔

نگاہِ ما — خود نگری و خود احتسابی اور اپنی مخفی صلاحیتوں بروئے کار لانا۔

تازیانہ — کوڑا، قمچی، چابک

تلاشِ رزق — روزی کی ڈھونڈ اور جستجو کیلئے اسبابِ ظاہری کو اختیار کرنا، باوجودیکہ رزق مقسوم ہے، تاکہ تحرک رہے اور جمود نہ ہو

پرگشودن — اڑنے کے لئے پر پرواز تولنا اور کھولنا مراد تگ و تاز اور حرکت ہے۔

نمبر ۵

حرم	خانہ کعبہ کا اردگرد اور قابل عزّت اور حرمت ہونا اور اس کی حدّ توڑنا ناجائز ہے اور احترام ہر ایک پر واجب ہے۔
قبلہ	سمت، مراد خانہ کعبہ جس کی طرف منہ کرکے نماز ادا کی جاتی ہے، سامنے۔
طواف	خانہ کعبہ کے اردگرد چکر لگانا
رَمز	ایک خاص راز اوراشارہ مراد ایسا تعلّق خاطر ہے جس کی اہمیّت ومضبوطی کی جبرائیل کو بھی خبر نہیں
ہم	بھی

نمبر ۶

ساقی	شراب پلانے والا
پیمانہ	مراد مافیہا یعنی مے اور شراب ہے

☆ مجاز کا سہارا میں نے نہیں لیا ہے اگرچہ۔

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ وساغر کہے بغیر
(غالب)

بیباکانہ	واضح طور پر نہایت نڈر ہو کر دلیرانہ اور بہادرانہ انداز میں۔
پاکانِ امّت	امّت محمدیّہ کے نیک اور پاک فطرت لوگ جو دانش وحکمت کے ناخدا اور عارف حق ہیں۔
شوخئ رندانہ	ایک رند کی دلیری و بیباکی کیساتھ

نمبر ۷

نساید	سائیدن، ملنا، رگڑنا ہے (ماتھا رگڑنا ہے)

☆ مسلمان غیر خدا کے سامنے ماتھا نہیں رگڑتا ہے اور جھکتا نہیں ہے۔

گردوں	آسمان
بکامِ او	اس کی مرضی ومنشا کے مطابق
نہ گردد	نہ گھومے اور چکر نہ لگائے
بکامِ خود	اپنی پسند ومرضی کے مطابق

گرداند	گھما لیتا ہے، پھیر لیتا ہے

نمبر ۸

دلِ بیگانہ خُو	وہ دل جو بیگانگی اور لاتعلقی کے اطوار اپنائے ہوئے ہے۔

زِیں خاکدان	اس عالم خاکی، مراد دنیا

دورِ آسمان	آسمان کے چکر اور گھماؤ

وقتِ قیام	نماز میں کھڑا ہونے کے وقت

☆جب بندہ خود کو بارگاہ خدا میں حاضر و ناظر دیکھتا ہے۔

دَرْیاب	پالے! کبھی اپنا آپ پا اور تلاش کر!

نمازِ عشق و مستی	محبت و عشق اور سوز و ساز کی دنیا کے الگ اور نرالے دستور ہوا کرتے ہیں اور اس میں حضوریٔ قلب و نظر ہی نماز کی معراج ہوتی ہے اور یہ ظاہری علامات وارکین کی پابند نہیں ہوا کرتی۔

نمبر ۹

مقامِ شوق	محبت وعشق کا آخری درجہ نہایت اعلیٰ وارفع رتبہ۔

بے صِدق ویقین	بغیر سچے خلوص اور یقین کامل کے خلوص وللٰہیت کے سچے جذبہ اور حق الیقین کے مقام اعلیٰ کے بغیر۔

یقین	مقام حق الیقین جس کا جھٹلانا ممکن ہی نہ ہو، مقام شہود کا آخری درجہ۔

نصیبے	کوئی حصہ یا ذرا سا حصّہ

کمیں	گھات، مرصاد، تاک

نمبر ۱۰

سوز	عشق کی گرمی اور تپش

کشود	راز کا افشاء، بیانِ حقیقت

قِیامش	بندۂ مومن کا قیام وثبات مظہر جلالِ کبریاء ہے۔

سُجُودش	مقام عجز ونیاز کا مشہد وحسن بندۂ مومن کے سجدہ میں ہے

نمبر ۱۱

تب وتاب — جوش و جذبہ کا عروج

نہ گنجد — نہیں سما سکتا، نہ سمائے

نمبر ۱۲

تقریر — وضاحت وتفصیل

مَیل — جھکاؤ، رجحان، شوق

اِکسیر — رسائن، کیمیا، سونا بنانا

کِشتِ خراب — ویران واجاڑ فصل یا کھیت

حاصلے — فصل، برداشت

☆ جس کشت زار اسلام اور نظریہ وعقیدہ میں خونِ حسینؓ شامل نہ ہو وہ پھل اور فصل نہیں دیتا، مراد خون کی قربانی قوموں اور نظریوں کو حیات اور جلا بخشتی ہے، شہید کی موت قوموں کی حیات ہوا کرتی ہے۔

نمبر ۱۳

ہم نفس — ساتھی، ہم خیال

باہم — مل کر، اکٹھا

کُشتہ — مارا ہوا، مقتول

شانِ جمال — مہربانی وکرم کی ادا

مرادِ دل — دل کی مراد وتمنا اور آرزو

بپائے خواجہ ﷺ — سرکار دو عالم ﷺ کی مبارک قدموں میں۔

چشمان — چشم کی جمع، آنکھیں

بمالیم — ہم ملیں اور رگڑیں

نمبر ۱۴

کجکلاہ — معشوق ومحبوب اور مراد بادشاہ مزاج ہے

رَمید — رمیدن بھاگنا، نکلنا خارج ہونا

سوزِ آہ — دل اور روح کی اتھاہ گہرائی سے نکلنے والی پرسوز آہ اور ہوک (جو پُر درد ہو)

نالد — رونا، بے قرار ہونا، تپیدن

نِگاہے — ایک نظرِ کرم ادھر بھی خدارا یا رَسُولَ اللہ ﷺ۔

نمبر ۱۵

پیشِ خدا — بحُضور پروردگار، جناب الٰہی میں

زار وخوار — برے اور ذلیل و خوار لاچار

دِلے دارند — دل تو رکھتے ہیں

محبوبے — کوئی محبوب

☆ وہ محبوب ومقصود ذات کہ جس کی محبت

دلوں میں گرمی، سوز اور جذبہ عشق و محبت پیدا کرتی ہے

از دیوانِ غالب

حق — سچائی، ذات خداوندی
جلوہ گر — جلوہ نما، ظاہر
طرزِ بیان — انداز بیان و اظہار
آرے — ہاں، کیوں نہیں
کلامِ حق — اللہ تعالیٰ کا کلام، کلام الٰہی قرآن
بہ زبان — انکی زبان پر، بزبان عربی
آئینہ دار — ظاہر کرنے والا
پرتو — عکس
مہر — سورج، آفتاب
ماہتاب — چاند
آشکارا — ظاہر، نمایاں
تیر قضا — قضا و تقدیر کا تیر، (اضافتِ استعارہ)
ترکش — تیردان، تیروں والا تھیلا
اَمّا — لیکن، حرف تفسیر
گشادِ آں — مراد اس تیر کا چلنا
ہر آئینہ — بہرحال، بلاشک

☆ رضائے محمد ﷺ رضائے حق ہی ہے

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں پہ ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

دانی — تو جانتا ہے، تجھے معلوم ہے، مراد ہو جائے
لَوْلَاکَ — حدیث لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کی طرف اشارہ ہے یہ حدیث قدسی ہے کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں افلاک مراد کائنات کو پیدا ہی نہ فرماتا۔
واری — تو رسائی حاصل کرلے، آگاہی پائے

خود ہر چہ از حق است — کہ حق تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے۔
ازانِ محمد ﷺ — وہ سب آپ ﷺ کا ہی ہے۔

عزیز — پیارا، محبوب
قسم خوردن — قسم اٹھانا (جو متہم بالشان کی ہو)
سَوگند — قسم

☆ خدا تعالیٰ جان محمد ﷺ کی قسم اٹھاتا ہے

واعظ	وعظ کہنے والا، ناصح
حدیث	مراد بات، ذکر
طوبیٰ	لفظی معنیٰ پاکیزہ کے ہیں مگر اصطلاحاً جنّت کا ایک درخت۔
فروگذار	چھوڑ دے، جانے دے، نہ کر
سروِ روان	مراد قد و قامت ہے

☆حضور ﷺ کے قد مبارک کے سامنے طوبیٰ کی کیا حیثیت ہے۔

بِنگر	دیکھ! انگریستن سے
دو نیمہ گشتن	دو ٹکڑے ہونا
ماہِ تمام	بدر کامل، پورا چاند

☆معجزۂ شق القمر کی طرف اشارہ ہے۔

نیمۂ جُنبش	آدھی حرکت، معمولی سا اشارہ
بُنان	انگلیاں
ور	اور اگر
خود	ازخود، ذاتی طور پر
نَفسِ مُہر	مہر نبوّت کی اصل اور حقیقت کے بارے، گفتگو ہو یا بات کی جائے۔
آں نیز	وہ مہر نبوّت بھی تو۔
نامور	مشہور مراد سرفراز ہوئی۔
زنشان	ذاتِ گرامی مصطفیٰ ﷺ
خواجہ	سرورِ ﷺ کائنات، آقا
ثناء	تعریف، حمد و ثناء مراد نعت
بہ یزداں	خدا پر
گزاشیم	ہم نے چھوڑ دی ہے
کاں ذاتِ پاک	کیونکہ اسی کی ذات گرامی جو بزرگ و برتر ہے۔
مرتبہ دانِ	رتبہ شناس، مقام و مرتبہ کو جاننے والا، مرتبہ شناس

☆ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست
(خواجہ ہمام الدین تبریزیؒ)

☆گر نبودے یا رسول اللہ ذاتِ پاکِ تو
ہیچ پیغمبر نہ بردے دولتِ پیغمبری
(شاہ ابوالمعالیؒ)

از کلام شیخ احمد جامؒ

صدر	سب سے زیادہ بلند و بالا مقام پر بیٹھنے والا
ایوانِ رسل	رسولوں کے محل کے صدر نشین

لفظ	معنی
وَہی	آنجناب ﷺ کی ذات گرامی، وہ
جمعِ انبیاء	تمام انبیاء اور رسولوں کے گروہ کی شمع
بُرجِ سلطنت	گنبد کائنات مراد عالم
خورشید	سورج، مہر تابان
جمشید	مراد بادشاہ کامل، ذیشان و ذی مرتبہ بادشاہ۔
طٰہٰ و یٰس	اسماء گرامی آنحضرت ﷺ
اِنَّا فَتَحْنَا	آیت شریف کی طرف اشارہ ہے کہ ہم نے آپ کو فتح مبین سے نوازا ہے
کامِ تو	آپ کی مرضی و پسند اور مقصد ہے۔

☆ کلام حق آپ ﷺ کا پیغام بنا

لفظ	معنی
بَہا	قیمت
آفرینش	آفریدن پیدا کرنا، زندگی حیات
نَامت	سرکار ﷺ کا نامِ نامی، اسم گرامی
سَرمَد	ابدی، دائمی، ہمیشہ والا
حَبلُ المَتِین	قرآن کو حبل متین بھی کہتے ہیں، مضبوط رسّی۔
اَحکام	حکم کی جمع، ارشادات عالیہ محکم ہیں
حَاجِب	دربان، چوبدار، چوکیدار
رحمۃ للعالمین	تمام جہانوں کیلئے باعث رحمت (آیۃ پاک کی طرف اشارہ ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَo)
روح الامین	جبرائیل علیہ السلام کا لقب
ہستی	آپ ﷺ ہیں امام الانبیاء
بدرِ عالم	دنیا کے پورے چاند
تاج	بکٹ، بادشاہی ٹوپی
آدمی	مراد عالم انسانیت، نوع انسانی
خَاتَمی	سلسلۂ نبوّت کو ختم اور مکمّل فرمانے والے
مُجتَبیٰ	چنا ہوا، منتخب، مقبول برگزیدہ
مُصطَفیٰ	پاکیزہ شدہ، منتخب، مقبول برگزیدہ
تاج بخشش	تاج و تخت عطا فرمانے والے
خسرواں	خسرو کی جمع، بادشاہ

صاحبقران — زحل یا مشتری یا زہرہ اور مشتری ستاروں کے جمع ہونے کے وقت جو انسان پیدا ہو یا اس کا نطفہ قرار پزیر در رحم مادر ہو، قران سے مراد ان ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا ہے، ایسا شخص سعید و مبارک اور بادشاہ ہوتا ہے۔

ماہِ انور — روشن چاند

شمعِ خاور — سورج کی شمع (مشرق یا مغرب)

خُلق — عادات، اخلاق عالیہ

عینِ کوثر — خیر کثیر کا سرچشمہ

دریائے عطا — جود و کرم اور سخا کا بحرِ بے پیدا کنار

پشت و پناہ — سہارا، مددگار، بھروسہ

اِقبال — بلند بختی

جاہ — عہدہ، منصب، مرتبہ

عذر خواہ — شفیع، سفارش کرنے والا

دریاب — پالیں، پہنچیں! مراد دستگیری فرمائیں!

نہاں — مخفی، پوشیدہ

بیکراں — بے حد، بے اندازہ

کامران — کامیاب، فتحیاب

عفوِ گناہ — گناہ کی معافی

☆احمد جام شیخ۔ایک شیخ باکمال بزرگؒ

(حمد و نعت از شیخ سعدیؒ)

بے پایاں — بے کراں، بے پیدا کنار، لاانتہا

صُنع — قوتِ تخلیق، قدرتِ خلق

در وجود آورد — عدم سے بلا اسباب معرضِ وجود میں لایا، پیکر زیبائی اور خلعت وجود بخشا

الٰہا — اے ہمارے معبود حقیقی، مستحق بندگی

قادرا — اے قدرت و طاقت کے مالک حقیقی

پروردگارا — اے پالنہار! مرتبہ کمال تک پہنچانے والے تدریج کے ساتھ۔

کریما — اے کریم، ہمیشہ اور مسلسل کرم فرمانے والے۔

مُنعِما	اے انعام فرمانے والے
آمُرزگارا	اے بخشنے والے (آمر زیدن)
خُداوندا	اے مالک! اے صاحب
بفضل	محض اپنے فضل وعطا اور انعام سے
ہمیدون	اب بھی، اسی طرح
چشم داریم	امیدوار ہیں، طلبگار ہیں
کہ دیگر	کیونکہ پھر کبھی
بازنستانی	تو واپس نہیں لیتا، محروم نہیں کرتا
خط درکشی	معافی کا قلم چلا دے پھیر دے
بدان	با آن اس کی قسم یا اس کے بدلے، واسطے (جو شرف وعزت تو نے)
مردان	مرد کی جمع، مرد کامل مراد جوانمرد
ہوا	خواہش نفس، لالچ
بحق	اس حق اور حصہ کے واسطے، بطفیل
پارسایان	پارسا کی جمع، متقی و پرہیزگار
نیندازی	تو دھتکارے گا نہیں! در سے اٹھائے گا نہیں، راندۂ درگاہ نہیں فرمائے گا۔
منِ ناپارسا	میں گنہ گار اور اثیم اور تردامن
خدایا!	اے خداوندگار! اے اللہ تعالیٰ!
بُرانی	اپنے در سے لوٹا دے گا یا محروم کرے گا یا بھگا دے گا۔
شفیع آرد	شفاعت ومعافی کے لئے ذات گرامی مصطفیٰ ﷺ کو وسیلہ لائے گا۔
سیدِ سادات	تمام سرداروں کے سردار آقا ﷺ
چراغ	روشنی، نور، مرشدِ راہنما
چشم	آنکھ، توقع، امید، قبول

☆ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ وبایزیدؒ اینجا
(عزت بخاری)

از رباعیات عمر خیام

رباعی نمبر ۱

از منزل	کفر کا گھر، مسکن
یک نفسی	ایک سانس اور ایک لمحہ و پل
نفسِ عزیز	پیارا محبوب اور قیمتی لمحہ
خوش میدار	سنبھال کے رکھا کر، غنیمت جان کر!
حاصلِ عمر	زندگی بھر کا سرمایہ و ماحصل

رباعی نمبر ۲

خُروسِ سحری	سحری کے وقت بولنے والا پرندہ
سپیدۂ دم	سپیدۂ صبح طلوع ہونے کے وقت صبح کی روشنی پھوٹنے کا وقت۔
نوحہ گری	رونا دھونا، پیٹنا، بین کرنا
نمودند	کارکنان قضا و قدر یا مؤکلانِ صبح و شام و زمانہ نے ظاہر کر دیا۔
آئینہ صبح	صبح کے صاف شفاف آئینہ میں
کز عمر	کہ از عمر، زندگی سے
شبے	ایک رات

رباعی نمبر ۳

کُہنہ رباط	پرانی سرائے، دنیا
اَبلق	دن اور رات
بزم	ایسی محفل و مجلس اور رونق گاہ ہے
وامانده	پیچھے رہ جانے والا یا والی، باقی
صد جمشید	سینکڑوں بادشاہ، جمشید جیسے
گوریست	ایسی قبر یا قبرستان کہ
خوابگاہ	سونے کی جگہ، آرامگاہ
صد بہرام	سینکڑوں بہرام جیسے بادشاہ

☆ نیست درخشک و تر بیشہ من کوتاہی
چوبِ ہر نخل کہ "منبر" نشود، دار کنم
(نظیری نیشاپوری)

(از مثنوی شریف، مولانا رومیؒ)

نمبر ۱

دِی	گذشتہ روز، کل
شیخ	بوڑھا بزرگ انسان
باچراغ	چراغ بدست
ہمی گشت	گھوم رہا تھا، چکر لگاتا تھا

گردِ شہر	شہر کے اردگرد مراد شہر میں
کز	کہ+از
دام	جال، پھندا، چرندہ چوپایہ ہرن
دَدْ	درندہ چوپایہ، شیر چیتا بھیڑیا وغیرہ دَدَہْ بھی آتا ہے اس سے مراد چرندہ چوپایہ ہے مثلاً ہرن، بارہ سنگھا وغیرہ۔
مَلُولم	ملول+م، غمگین رنجیدہ اداس مراد میں اکتایا ہوا ہوں تنگ آیا ہوا ہوں۔
اِنسانم۔	انسان+م، مجھے انسان جو اسم بمسمّٰی ہو اور درحقیقت شرف انسانیت سے مزین ہو۔
آرزوست	آرزو اور تلاش ہے
زیں	از+ایں، ان، سے
ہمرہانِ	ہمراہ کی جمع، ساتھی، شریک سفر ساتھ چلنے والے شرکاء سفر۔
سُستْ عناصر	عنصر کی جمع، اصل بنیاد۔
	غافل، جو چست نہ ہو مراد سست نہاد، بطیی سرشت ہے
دِلم	دل+م گرفت، رنجیدہ ملول غمگین، ناخوش
شیرِ خدا	حضرت علیؑ کا لقب اسد اللہ کا فارسی میں ترجمہ مراد بہادر انسان ہے۔
رُستم دستانم	مشہور ایرانی بہادر سپہ سالار (رستم داستاں+م) بہادری سے کنایہ ہے
یافت می نشود	جو پایا نہیں جاسکتا ناممکن الحصول
جُستہ ایم	ہم نے ڈھونڈھا اور تلاش کیا ہے اور، جس کی ہمیں تمنا اور آرزو و تلاش ہے۔
گفت	کا فاعل شیخ باچراغ ہے
آنکہ	وہ جو کہ
آنم	مجھے اسی کی (آرزو و تمنا ہے)
نمبر ۲	
فلسفی	عقل کا نمائندہ جو ہر چیز میں عقل کو معیار بناتا ہے،

لفظ	معنی
	اور ظاہری علت پر حکم لگاتا ہے۔
کو	کہ+او، جو
منکر	انکار کرنے والا
حنّانہ	ستون جو کھجور کا تھا اور اس پر آنحضور ﷺ تکیہ لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، (نوحہ وغم کرنیوالا)
حواسِ انبیاء	حاسہ کی جمع، قوّت جو مُدرِکِ علم ہو، جس سے کسی وجود یا شئی کا علم ہو۔

☆ انبیاء کرامؑ کے حواس عام انسان سے مختلف ہوتے ہیں۔

لفظ	معنی
بیگانہ	لاتعلق مراد ناواقف، ناآشنا ہے
اُستنِ حنّانہ	ستون حنّانہ (کھجور کا تنا)
درہجرِ رسول	فراق رسول کریم ﷺ میں
نالہ می زد	روتا تھا، نالہ وفریاد کرتا تھا
ہمچو اربابِ عقول	جیسے صاحبِ عقل ودانش روتے ہیں۔
اَشقیاء	شقی کی جمع، بدبخت لوگ
	جو سعادت سے محروم ہوتے ہیں۔
دیدۂ بینا	حقیقی طور پر روشن آنکھ، حقیقت شناس نظر
نبود	نہ ہے، مراد محروم ہیں
نیک وبد	اچھا برا انسان
در دیدۂ شاں	ان کی آنکھ میں، انکی نظر میں
یکساں	برابر، ایک جیسا، مساوی
نمود	نمودن، دکھائی دینا، ظاہر ہونا
ہمسری	مساوات، برابری، (کا دعویٰ)
باانبیاءؑ	انبیاء کرامؑ کے ساتھ
می داشتند	کرتے تھے، مراد کیا ہے
اولیاء را	ولی کی جمع، اللہ کے دوست جو مقربان بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں، محبوبان خدا کو۔
ہمچو خود	اپنی مثل، اپنے جیسا
پنداشتند	سمجھا، خیال کیا، جانا
گفت	اس کا فاعل فلسفی وفلسفہ

	دان ہے
اینک	یہ کہ
مابشر	ہم انسان ہیں
ایشاں بشر	اور وہ بھی انسان ہیں
ماؤ ایشاں	ہم اور وہ
بستۂ	(خوابیم وخور) خواب اور کھانے پینے میں کوئی فرق نہیں، بندھا ہوا، محتاج
ایں ندانستند	انہوں نے یہ بھی نہ جانا
ازعمیٰ	اندھے پن کی وجہ سے
..	ہست فرقے؛ فرق ہے (جو بے انتہا ہے) جیسے بُعد المشرقین اور بُعد المغربین ہے
ہر دو گوں	ہر دو نے ایک ہی جیسا دونوں قسمیں
زنبور	بھڑ، شہد کی مکھی
ازمحل	ایک ہی جگہ یعنی باغ سے (پھلوں کا رس چوسا اور نچوڑا)
نیش	ڈنگ

نیش زدن	ڈنگ مارنا
وزاں دیگر	اور دوسری سے شہد (عسل بنا)
آہو	ہرن
گیاء	ایک ہی مرغزار سے پانی پیا اور گھاس کھائی۔
سرگیں	مینگنیاں، (لید، بیٹ، گوبر)
مُشکِ ناب	خالص کستوری، نافہ
نَے	سرکنڈا، نرکل
آب خور	خوراک غذا
یکے خالی	بانس جو خالی ہوتا ہے
شکر	گنا جو میٹھی رس سے بھرپور ہوتا ہے
صد ہزاراں	لاکھوں
ایں چنیں	ایسی ہی
اَشباہ	شِبہ کی جمع، مثالیں، امثال
فرقِ شاں	ان میں جو فرق اور امتیاز ہے
ہفتاد وسالہ	ستر برس کی راہ حائل ہے، مسافت

(انتخاب از کلام خسروؒ)

غ نمبر ا

آرزوئ دیدہ — آنکھ کی آرزو وتمنا اور تلاش

درہوائ تست — تیری محبت وعشق میں ہے

اسیر — قیدی

سِلسلہ مُشکسائی — محبوب کی مشک فشاں اور عنبر ریز زلفوں کا سلسلہ و زنجیر۔

رَہی — نوکر، غلام، مسافر راہگیر

رہیدن — چھٹکارا پانا چھوٹنا رہائی

☆ پہلا رہی کا معنیٰ چھٹکارا پائے، رہائی پائے دوسرے رہی کا معنیٰ غلام ونوکر، خادم ہے۔

گہ — گاہ، کبھی، گاہے

خشم — غصہ، غضب

کَرِشمہ — ناز غمزہ (کَرِشم آنکھ اور بھنووں کا اشارہ، غمزہ)

عِشوہ — عاشق کو فریفتہ کرنے والی معشوق کی ادا اور حرکت، نازوفریب۔

ناز — لاڈ، پیار، فخر، بے پروائی

کسے کہ — جو بھی (مسکین و بیچارہ ہے)

شیفتہ — دیوانہ، مدہوش، عاشق، حیران

مُبتَلا — گرفتار بلاء، پھنسا ہوا، آزمایا ہو

تاچند — کب تک؟

تیغ برکشی — تو تلوا رسونتے گا، اور چلائے گا

سرطلب کنی — اور عاشقوں کے سرمانگے گا یعنی قربانی طلب کرتا رہے گا۔

اِینک — یہی تو (وہ سر ہے جو کہ)

فِدائ خنجرِ تسلیم — تسلیم ورضا کے خنجر کا کشتہ (جوسراپا تسلیم ورضا ہو اور فداوقربان ہو)

اَبر گشت زآبِ چشم — اسکے آنسووں کی کثرت روانی سے پانی بادل بن گیا ہے (ابر، آب+ر کلمہ نسبت سے مرکب ہے)

مُدّتیست — مدّتے است، مدّت ہوئی ہے کتنے ہی عرصہ سے، یاء کثرت کی ہے۔

دل رفت	دل گم ہوا، کھویا
باز گرد	واپس لوٹ آ۔
خطِ سبز	وہ سبزہ جو عنفوان شباب میں چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے، مسّیں بھیگنا۔
برلبِ جاناں	جو محبوب کے ہونٹوں پر ہے۔
خضرؑ	حضرت خضر علیہ السلام (یارحمۃ اللہ علیہ) جو گمراہوں کو رستہ بتاتے ہیں اور ہمیشہ کی زندگی کے مالک ہیں آبِ حیات کے چشمہ کے مقام کو جانتے ہیں۔
آبِ خضر	مراد آبِ حیات ہے
قُرص	گول ٹکیہ، مراد سورج ہے
لبے	ہونٹ مراد بوسہ عطا کر دے
غ نمبر ۲	
بپایاں رسید	انتہا کو پہنچی، ختم ہوئی
برگِ صبوری	صبر کا پھل
کراست	کس کو یارائے صبر ہے؟
رُخِ نیکو	خوبصورت چہرہ
منکرِ	۔مخالف
شوید	ہو جائیں، بن جائیں
سرِ کوئے دوست	محبوب کی گلی سے۔
خمِ ابروئے دوست	محبوب کے ابروؤں کا خم اور ٹیڑھ پن جو مثل محراب ہیں
نفسِ صُبحدم	مراد صبح کی ہوا ہے۔
خستہ دلم	مجھ زخمی دل کو، مجروح کو
بجُو	تلاش کر! ڈھونڈ لینا، امر ہے
درشکنِ موئے دوست	محبوب کی زلفوں کے پیچ میں
بادِ صبا	صبح کو چلنے والی ہوا
برساند	پہنچائے
بوئے دوست	محبوب کی خوشبو
روی بہ ہر سُو	ہر طرف منہ کریں گے اور متوجہ ہوں گے۔
خسروِ مسکین	بیچارہ خسرو
نکرد	مراد نکند، نہیں کرے گا
مَیل	رجحان، جھکاؤ، توجہ

(متفرّق اشعارِ فارسی)

شعرنمبر ۱

خشک وتر	مراد خشک اور تر شاخیں، درخت
بیشہ	جنگل
کوتاہ	خام وناقص، بے قدر
چوب	لکڑی
نخل	کھجور کا درخت مراد کوئی درخت
منبر	بلند جگہ، مقدس ومتبرک، لکڑی کا بنا ہوا جس پر خطیب وواعظ بیٹھ کر وعظ کرتے ہیں۔
دار	سولی، صلیب، عیسائیوں کے نزدیک انتہائی مقدس ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کی وجہ سے۔

☆ ہر شئی کا کوئی نہ کوئی مفاد ومقصد ہے کوئی شئی عبث نہیں۔

شعرنمبر ۲

شعلہ ہائے او	اس کی قدرت کے ان گنت شعلوں نے۔
صد ابراہیمؑ	سینکڑوں ابراہیمؑ مراد کئی انبیاء ورسل علیہم السلام کا دور گزرا۔
سوخت	جلائے، بھسم کیے
برفروخت	روشن کرے، جلائے، روشن ہو، چمکے

شعرنمبر ۳

عاشقی	مزاج عشق پیدا کر
آموز	سیکھ، آموختن سے امر
محبوبے	کوئی محبوب ڈھونڈ!
قلبِ ایوبے	حضرت ایوب صابر علیہ السلام کا صابر وبرقرار دل (صبرِ ایوبؑ مشہور ہے)
چشمِ نوحے	نوحہ کرنے اور رونے والی آنکھ مراد اشکبار آنکھیں، دیدۂ تر

شعرنمبر ۴

کیمیا	سونا، زر
مشتِ گلے	مٹھی بھر کی مٹی سے مراد قالب انسان، انسانی وجود وپیکر سے۔
بوسہ زن	چوم لے، مراد عجز ونیاز

اور ارادتمند دل کے ساتھ، جھکنا۔

آستان — دہلیز، دربار، بارگاہ

گا ملے — کسی کامل واکمل صاحبدل جو رہبر و رہنما ہو اور گم گشتہ منزل کو بامراد کرے اور ساحلِ مراد تک پہنچائے

شعر نمبر ۵

عاشقانِ او — سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب کرامؓ جو آنحضرت کیساتھ عشق کی حدتک محبت کرتے تھے۔

خُوباں — محبوبوں، جن پر جان فدا اور دل نثار کیا جاتا ہے۔

خوبتر — زیادہ اچھے اور بہتر

خوشتر — زیادہ اچھے اور بہتر

زیباتر — زیادہ حسین اور جمیل

محبوب تر — اور زیادہ پیارے اور دل پسند

شعر نمبر ۶

دل — قلب، حالِ دل

زعشقِ او — سرکار مدینہ ﷺ کی محبت والفت سے

توانا — مضبوط، طاقتور، زبردست

خاک الخ — گویا مٹی اور خاک آسمان کے ہم مرتبہ و ہم مقام ہو جاتی ہے۔

ثُریا — کہکشاں، ستاروں کا جھرمٹ مجمع النجوم

شعر نمبر ۷

دردلِ مسلم — مسلمان جس کا دل حرارت ایمان و عشق سے لبریز ہے اس میں۔

مقامِ مصطفیٰ ﷺ — سرکار دو عالم علیہ السلام کا ٹھکانہ

مَسکَن — قرارگاہ

آبروئے ما — ہماری عزت وحرمت

ز نامِ مصطفیٰ ﷺ — صرف اور صرف آپ ﷺ کے نام کا صدقہ اور طفیل ہے۔

شعر نمبر ۸

روزِ محشر — قیامت کے دن

اعتبارِ ما — ہماری عزت وحرمت اور معتبری، فخر وغرور اور بھروسہ

او	آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے
پردہ دار	ستر پوش، عیب چھپانے والے

شعر نمبر ۹

خوشتر	بہت اچھی اور بھلی
خنک	ٹھنڈا مراد باعث ٹھنڈک سکون چین اور خوبصورت بھی مراد ہے۔
دِلبر	محبوب مراد ذات محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔

شعر نمبر ۱۰

نُسخۂ کونین	دونوں جہاں کی کتاب
دِیباچہ	دیباچہ، مقدمہ، پہلے آنے والا فاتحہِ فِکرت۔
جُملہ عالَم	سارا جہاں اور اسکے مکین
بندگان	بندہ کی جمع، غلام، نوکر
خواجہ	آقا، مولیٰ، سردار

شعر نمبر ۱۱

کیفیت ہا	کئی کیفیتیں، مستیاں
صَہبا	خالص شراب
تقلید	پیروی کرنا، متابعت کرنا، کامل اتباع
ازاسمائے عشق	عشق کے ناموں میں سے ہے۔

شعر نمبر ۱۲

کاملِ بُسطامؒ	حضرت بایزید بُسطامیؒ، جن کا اصل نام طیفور تھا، مشہور ولی ہوگزرے ہیں متقدمین اولیائے کرام میں سے تھے۔
درتقلیدِ فرد	حدیثِ فرد کی پیروی کرتے ہوئے
ازخوردنِ خربوزہ	خربوزہ پھل کھانے سے رکے رہے۔

شعر نمبر ۱۳

مُحکم شو!	مضبوط اور مستقبل مزاج ہو جا!
کمندِ تو	تیرے جال کا
یَزداں	ذات باری تعالیٰ، خداوندگار
شکار	قید، مراد تجھے قربِ خاص حاصل ہو

شعر نمبر ۱۴

لشکرے	ایک فوج، مراد کثرت ہے
سلطان	بے پناہ طاقت و زور
جلوہ گر شو	اپنے آپ کو نمایاں اور ظاہر کر
بَرسرِ فاران	مکہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام مراد اسکی چوٹی ہے اس پر توحید کا اعلان کیا گیا اور وہ چاردانگِ عالم میں پھیل گیا۔

شعر نمبر ۱۵

گر نبودے	اگر نہ ہوتی، ذات مصطفیٰ ﷺ
نہ بُردے	نہ حاصل کر پاتے
دولتِ پیغمبری	نعمتِ نبوّت، مقام نبوّت

شعر نمبر ۱۶

حبیب	محبوب جو بہت پیارا ہو
خالقِ یکتا	خدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ
بَرگُزِیدہ	چنے ہوئے مقبول
بے ہَمتا	بے مثل، بے نظیر

شعر نمبر ۱۷

تو دانی	آپ ﷺ کو معلوم ہے
عاجز	بے بس، کمزور، بے ہمت
ماوٰی	پناہ گاہ، ملجاء

شعر نمبر ۱۸

مجبوری	دوری فراق ہجر، جدائی
برآمد	نکل گئی، ہوا ہوگئی
تَرحّم	رحم فرمائیں کرم کی نظر ہو!

شعر نمبر ۱۹

نہ آخر	بالآخر کیا آپ ﷺ نہیں ہیں!
مہجوراں	مراد دردمند اور دکھی لوگ جو بوجہ فراق مصیبت زدہ ہوں۔
چرا	کیوں؟
فارغ نشینی	لفظی معنیٰ آپ ﷺ کیوں بے فکر ہیں مگر مراد معنیٰ ہے کہ آپ ﷺ کیوں مہربانی، کرم اور توجہ نہیں فرماتے ہیں۔

شعر نمبر ۲۰

روزِ امید و بیم	مراد روز قیامت ہے جب تک میزان عدل قائم نہیں ہوگا، انسان امید و یاس

کے درمیان معلّق و مذبذب ہوگا۔

بَداں — بد کی جمع مراد گنہ گار، عاصی

بہ نیکاں — بطفیل نیکاں اور پاکانِ امّت

کریم — دائم و ہمیشہ مہربانی کرنے والی ذاتِ خداوندی۔

شعر نمبر ۲۱

دَرُوْن — مراد من کی دنیا اور اندر کا انسان

(اَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ آیۃ)

آشنا شو — واقف و مطّلع ہو! سفر کر!

بُروں — باہر کی دنیا، تن کی دنیا، ظاہر

بیگانہ — لاتعلق وجدا

☆ من کی دنیا میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی

وش — مثل، مانند، نظر، (خوب وخوش)

اِیں چنیں — ایسی، اس جیسی

زیبا رَوِش — عمدہ و خوبصورت کردار، چال، طرز

کم می بود — خال نظر آنا، کم واقع ہونا۔

شعر نمبر ۲۲

چیست — چہ است، کیا شئی ہے؟

ازیں خوب تر — اس سے زیادہ خوبصورت اور اچھی و عمدہ۔

درہمہ آفاق کار — تمام بلند، اعلیٰ وارفع کاموں میں۔

دوست نزد دوست — محبوب مُحِبّ کے پاس قریب ہو

شعر نمبر ۲۳

مُفلِسانیم — ہم مفلس، خالی دامن

درکوئے تو — تیرے دوار، تیری گلی میں

شَیْئًا لِلّٰہِ — بنام خدا کچھ تو عطا ہو!

ازجمالِ رُوئے تو — اپنے چہرے کے حسن کے جلووں میں سے مراد رخ زیبا کی ایک جھلک۔

☆ غالباً یہ نعت شریف کا شعر ہے۔

شعر نمبر ۲۴

صِبْغَةَ اللّٰہِ — اللہ کا رنگ

☆ صِبْغَةَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَةً۔ الآیۃ

دل کو خدا کے رنگ میں رنگ دے۔

ناموس — عزّت وعفت

نام ونگ — غیرت و حیا، لحاظ و شرم حرمت

شعر نمبر ۲۵

طبع — طبیعت ومزاج۔

قاہر — غالب، زبردست، قہر کرنے والا

اَز — اگر، مسلم اگر عاشق ذاتِ خدا و مصطفیٰ ﷺ نہیں تو کافر ہے۔

شعر نمبر ۲۶

دررضائش — اس کی رضا وخوشنودی میں، نعت بھی ہے اور مقامِ بندۂ مومن بھی ہے

مرضیٔ حق — اللہ تعالیٰ کی رضاوخوشنودی

☆مسلمان و مومن نوافل، عبادات اور نیک اعمال کے ذریعے بلندیٔ درجات اور ترقی مقامات یوں حاصل کرتا ہے کہ

؎ گفتۂ اوگفتۂ اللہ بود، گرچہ از حُلقوم عبداللہ بود
اقبال

کے باور مردم — لوگوں کو یہ کیسے یقین ہو! کہ ایسا ہی ہے۔

شعر نمبر ۲۷

شاہد حالش — بندۂ مومن کے احوال کے شاہد عادل اور گواہ۔

☆ آپ ﷺ گواہوں میں سے سب سے سچے گواہ ہیں۔

شعر نمبر ۲۸

قبائے خُسروی — شاہانہ لباس اور خلعت ہائے فاخرہ وغیرہ۔

دُرویش زِی — فقیرانہ مزاج زندگی گزار

دیدۂ بیدار — بیدار آنکھیں جو حقیقت شناس ہوں

خدااندیش — ذاتِ خداوندی جو تیری خالق و مالک ہے اسکی طرف ہمہ وقت متوجہ ہو اور خیال کر!

زِی — امر از زیستن زندگی گزارنا، جینا

شعر نمبر ۲۹

مارے — سانپ

یارے — مددگار، معین ومعاون

☆علم وعقل جوصرف ظاہر بین ہو سانپ کی طرح زہرناک ہے اور جب دل بھی ساتھ

ہوتو پھر یہی یارو مددگار ہوتا ہے۔

شعر نمبر ۳۰

دانشِ حاضر	جدید دور کی تہذیب اور علم جو روحِ انسانیت سے عاری ہے۔
حجابِ اکبر	قلب ونظر پر پڑ جانے والا پردہ جو معرفت ربانی کی راہ میں حائل رکاوٹ ہوتا ہے۔

(یہ حجابات کا سلسلہ ستّر ہزار پردوں تک جاتا ہے)

بُت پرست	بتوں کی پوجا کرنے والا
بُت فروش	بتوں کو بیچنے والا
بُت گر	بت تراشنے والا

شعر نمبر ۳۱

طرحِ عشق	عشق کی بنیاد
انداز	امر از انداختن، ڈال، رکھ
اندر جان	اپنے من کے اندر، روح میں
تازہ کُن	از سرنو پیمانِ وفا وفدویت وجان نثاری کر، نئی بیعتِ ایثار کر!

☆ محبت وعشق کے تعلقات کو از سرنو زندہ وتازہ کر۔

شعر نمبر ۳۲

تماشا گاہ	جہاں کسی شئی کو تفرّج و شوق اور حیرت سے دیکھا جائے۔
روئے تو	اے محبوب تیرا رخ زیبا ودلفریب ہے
میروی	آپ جا رہے ہو! یا جاتے ہو!

☆ یہ شعر امیر خسروؒ کی اس نظم کا ہے جو آپ نے اپنے مرشدِ گرامی خواجہ محبوب الٰہی نظام الدّین اولیاءؒ وسلطانِ اولیاء کی رحلت کے بعد ارشاد فرمائی تھی اس میں ہجر وفراق کا ذکر ہے۔

شعر نمبر ۳۳

بے خودی	مستی و مدہوشی، (نفی ذات وصفات کے بعد عالم حیرانی وتحیّر)
خود را بیاب	خود کو کھو کر خود کو پانا اپنی حقیقتِ اصلیّہ کی پہچان و ادراک اور معرفت

زُوْدتر — بہت جلد، جلدی جلدی کر!

شعر نمبر ۳۴

مقامِ عبدہٗ — اصطلاح اقبال ہے۔

عبد دیگر، عبدہٗ چیزے دگر

☆ جسے خداوند تعالیٰ خود اپنا بندہ کہے اور قرار دے

محکم شود — پختہ تر ہو جاتا ہے۔

کاسۂ دریوزہ — گدا کا پیالہ، جس میں فقیر وگدا خیرات مانگتے ہیں

جامِ جم — جمشید شاہ ایران کا پیالہ جسے حکماء ایران نے بنایا تھا جس سے ستاروں کی گردش ومقام معلوم ہوتا تھا اور علم نجوم کے تحت ہر سوال کا جواب ملتا تھا۔

☆ شراب اسی دور کی ایجاد ہے جس پیالے میں یہ پلائی جاتی تھی اسے بھی جام جم کہتے ہیں۔

☆ تاریخ اور حساب کی ایک کتاب کا نام بھی ہے

شعر نمبر ۳۵

سوزِ حق — سوز از حق، نار عشق کی جلن، تپش اور سوز وساز۔

سازِ فکر — سوز کے ساز میں مراد اندازِ فکر

☆ بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے
(اقبالؒ)

شعر نمبر ۳۶

رمزِ مصطفیٰ ﷺ — آنحضرت ﷺ کی تعلیمات وارشادات

فہمیدہ — سمجھے اور جانے ہوئے ہے

☆ تو اس کے نزدیک غیر خدا سے ڈرنا شرک ہے

مُضمَر — پوشیدہ، چھپا ہوا

شعر نمبر ۳۷

آئینہ — شیشہ، عکاس

پارۂ عقیق — سرخ رنگ کا یمنی پتھر کا ٹکڑا مراد اس سے دل ہے

بنامِ تو ﷺ — اے آقائے نامدار، مدنی تاجدار آپ ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ کندہ، تراشا ہوا ہے۔

شعر نمبر ۳۸

عشق و غمِ عشق — جذبۂ عشق۔

☆ اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَا سِوَی اللّٰہِ۔

چندیں — اتنے۔

سخنِ نغز — عمدہ نادر اور عجیب و غریب باتیں جن میں ہر ادا اور ہر پہلو موجود ہے۔

کہ گفتے — کون کہتا، بیان کرتا؟

کہ شنودے — کون سنتا؟

شعر نمبر ۳۹

بدل — دل کی اتھاہ گہرائی سے انتہائی عقیدت، ادب اور احترام کے ساتھ۔

اصحاب دیں — دین والے۔

آشنا — واقف کار، مراد مؤدّب ہے۔

شعر نمبر ۴۰

روزم تو برفروز — میرے دن کو تو روشن کرنے والا ہے۔

شبم را — میری رات کو تو نور عطا فرمانے والا ہے۔

کیں — کہ ایں، کہ یہ تیرا ہے کام ہے اے محبوب من! سورج یا چاند کا نہیں۔

شعر نمبر ۴۱

سوز و گداز — طبع اور روح میں نرماہٹ ولوچ اور رِقّت درکار ہے

شعر نمبر ۴۲

دیگر مرو — دوبارہ مت جا!

بناز — ناز و ادا اور فخر و بے پروائی اور بے نیازانہ لاڈ پیار کی ادا سے۔

سُوئے کُشتگانِ خویش — اپنے مقتولوں کی جانب

جاں دادہ اند — جاں کی بازی لگائے ہوئے ہیں اور جان ہارے ہوئے ہیں۔

یکنفس — ایک گھڑی، ایک لمحہ

آرام کردہ اند — آسودہ ہوئے ہیں۔

☆ اے صنم خرام بلے مخرام
کہ زیرِ پایت ہزار ہا دل است

شعر نمبر ۴۳

قصۂ دردِ دلِ خویش — میں نے بلبل کو ہمراز و دمساز سمجھ کر اپنے دل کی

داستانِ پُر درد

تنگ حوصلہ	کم حوصلہ و جرأت والی مرادکم ظرف وخام۔

شعر نمبر ۴۴

اعتبارِ وعدہ	وعدہ پر اعتبار و بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا
مردمِ دنیا	دنیاوی لوگوں پر جو ابنائے دنیا اور ابنائے روزگار ہیں

شعر نمبر ۴۵

سرمد	شاعر کا نام یا تخلص
گِلۂ اختصار	مختصر سی بات۔
می باید کرد	کرنی چاہیے۔
می باید داد	دے دینی چاہیے، قربان کرنی چاہیے
یا قطع نظر زیار	یا پھر یار کی یاری کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔

☆اَتٰی بِبَابِک عَبْدًا بِقٍ، لَئِنْ رَدَدْتَنِیْ فَاَیُّ بَابٍ اَقْرَعُ۔

شعر نمبر ۴۷

بے نیازانہ	بے نیاز و لاتعلق ہو کر کیونکہ مجھ میں دولت خودی ہے۔
اربابِ کرم	اصحاب جود وسخا۔
سیہ چشم	وہ انسان جس کی آنکھیں قدرتی طور پر سرمئی اور سیاہ ہوں۔

شعر نمبر ۴۸

درونِ خانہ	گھر کے اندر تو ہر گدا بھی شہنشاہ ہوتا ہے۔
از حدِ خویش	اپنی حد و حیثیت سے باہر
سلطان باش	بادشاہی کرتا رہ!

شعر نمبر ۴۹

مفگن	نہی از افگندن، مت ڈال
نگہ مست	مستانہ و مدہوش نظر جو خمارِ مے سے مست اور نشیلی ہو
بدلہائے شکستہ	ٹوٹے ہوئے دلوں پر، جو کثرتِ جلوہ ہاو تعبیر ہا سے ریزہ ریزہ اور پاش پاش ہو گئے۔
بادہ	شراب، صہبا، مے۔
بمینائے شکستہ	ٹوٹے ہوئے شیشوں میں مراد صراحی ہے، جام و مینا جو شکستہ ہوں

شعر نمبر ۵۰

اہلِ درد	عاشق لوگ جو در دِ محبت و عشق کے نام و عنوان ہوں
می خیزد	اٹھتا ہے، پیدا ہوتا ہے ظاہر ہوتا ہے۔
یک عمر	ایک عرصہ، زمانہ، دور۔
چرخ زدن	گھومنا، چکر لگانا۔
مرد	کامل مرد، جوانمرد، باہمت انسان۔

شعر نمبر ۵۱

دانائے راز	حقیقتِ اسرارِ نہاں و مخفی کو جاننے والا واقف و آشنا۔

شعر نمبر ۵۲

جاناں	محبوب۔
بہ سرِ مزارم	میرے مزار پر آئے۔
آخر مردن	آخر کار ہمارا مرنا کام آ ہی گیا۔

☆ بلبم رسیدہ جانم، تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نمانم، بہ چہ کار خواہی آمد
کششے کہ عشق دارد، نگذاردت بدیں ساں
بہ جنازہ گر نیائی، بہ مزار خواہی آمد (خسروؒ)

شعر نمبر ۵۳

وہ گرد اور خاک جو کوئے یار سے اڑ کر آئی ہے وہ سرمہ کی جگہ میری آنکھوں میں بیٹھ گئی ہے۔

شعر نمبر ۵۴

دردِ دوستاں	دوست احباب کا دکھ درد اور غم والم
باحسان	بھلائی اور نیکی کے ساتھ۔
ورنہ ہر نخلے	ورنہ ہر درخت پھل اپنے نیچے ہی گراتا ہے۔

شعر نمبر ۵۵

دردِ دوست	دوست اور محبوب کا دیا دردِ محبت اور سوز و سازِ عشق۔
چہ گویم	کیا بیان کروں یا کہوں؟
بچہ عنوان	کیسے اور کس طرح گذرا؟
ہمہ شوق	بصد بیتابی و ہزار ولولہ و شوق
ہمہ حرماں	اور کتنی ہی محرومیاں اور بے سرو سامانیاں لے کر اور بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے نکلنا پڑا۔

شعر نمبر ۵۶

منم آں سیر	میں وہ زندگی سے سیر شدہ انسان ہوں کہ تیغ برائے قتل اور کفن برائے تدفین سلامت لے کر جلاد کے گھر سے نکلا اور بجائے سزا کے غزل خوانی کرتے ہوئے برآمد ہوا۔

شعر نمبر ۵۷

قدم زن	قدم رکھ، چل!
در جستجوئے آدمی	انسان کامل کی تلاش میں
خدا ہم	خدا خود بھی نیک سرشت، نیک سیرت اور اعلیٰ اخلاق کے حامل مرد کامل کی تلاش میں ہے۔

شعر نمبر ۵۸

حق را	ذات حق تعالیٰ کو۔
ز دلِ خالی	وہ دل جو وساوس اور حرص و آز اور اندیشہ ہائے دور دراز سے خالی ہو۔
طلب کن	تلاش کر! ڈھونڈ!
شیشہ	جو صاف شفاف ہو اور بے داغ ہو، اور وہ بن مئے کے ہو، اس پر مستی نہ چھاتی ہے۔
مئے بے شیشہ	وہ شراب الست جو ساقی کی مست و متوالی نظروں کا کرشمہ و اعجاز ہو ظاہری جام و سبو اور قدح کی محتاج نہ ہو۔

شعر نمبر ۵۹

زغارتِ چمنت	تیرا اے محبوب! صحن گلشن و چمن میں آنے سے۔
بر بہار	بہار پر انگنت احسان ہیں
کہ گل بدست تو	کہ پھول جو تیرے ہاتھ میں ہے شاخ کی نسبت زیادہ تروتازہ، شگفتہ اور پُر بہار ہے۔

شعر نمبر ۶۰

خط سیاہ	محبوب کی ہر چیز سیاہ ہے خط، زلف، خال اور چشم وغیرہ تو میرے گھر کا سامان جل کر کیوں سیاہ نہ ہوتا۔

شعر نمبر ۶۱

ہر دو عالم — صرف دو جہاں اور ان کے علائق قربان کرنا!

نرخ — قیمت اور بہا ابھی کم ہے اور زیادہ کر!

شعر نمبر ۶۲

حدِ کُنہِ تو — تیری حقیقت کی حد۔

با دِراک — علم و عقل، فراست و استبصار وغیرہ۔

نشاید دانست — معلوم نہیں ہو سکتی، نہیں جانی جا سکتی

وِیں سخن — یہ جو کچھ میں نے کہا ہے یا بولا ہے یہ میرے علم و فہم کے مطابق ہے تیری شان کے نہیں۔

شعر نمبر ۶۳

یاراں — وہ دوست جو جگری یار تھے ہمدم، ہمقدم، ہمراز و دمساز تھے۔

یاربّ — اے میرے پروردگار! وہ کیسا اور کونسا دن تھا۔

☆اے ہمنفسانِ محفلِ ما
رفتید ولے نہ از دلِ ما (فیضی)

۔ ذَهَبَ النَّاسُ وَمَاتَ الْكَمَالُ
صَاحَ الدَّهْرُ أَيْنَ الرِّجَالُ؟
۔ ذَهَبَ الَّذِيْنَ أُحِبُّهُم
وَبَقِيْتُ مِثْلَ السَّيْفِ فَرْدًا
(عمر بن معدیکرب)

شعر نمبر ۶۴

محفلِ ما — ہماری محفل و مجلس کے۔

رفتید — تم چلے تو گئے بظاہر مگر۔

شعر نمبر ۶۵

صبا بوئے گلے — ایک یا کسی پھول کی خوشبو، صبا لیکر بارگاہِ حضرت یعقوب علیہ السلام میں حاضر ہوئی تو۔

بگریست — آپؑ رو دیئے یادِ یوسفؑ میں مگر پھر بھی فرمایا کہ یہ ہمارے پیراہن یوسفی کی خوشبو نہیں ہے۔

شعر نمبر ۶۶

گریزد — دامن بچاتا ہے۔

مردِ غوغا — شور کرنے والا مرد مراد علی

الاعلان نعرۂ عشق لگانے
والا، سرعام جان لٹانیوالا
کسے کہ کشتہ نہ شد جو بھی راہ عشق میں
جانبازی جاں نثاری اور
فدویّت وقربانی کے جذبہ
شوق سے عاری ہے اور
قتل ہونا نہیں جانتا۔

شعر نمبر ۶۷

موسیٰ زہوش حضرت موسیٰ علیہ السّلام
نے طور پر جلوۂ صفات کا
مظاہرہ دیکھا اور بے ہوش
ہوگئے جبکہ آپ ﷺ
نے عینِ نورالٰہی کا مشاہدہ
فرمایا اور مسکراتے رہے
فرق ظاہر ہے

☆ موسیٰ زہوش رفت بیک جلوۂ صفات
توعینِ ذات می نگری ودر تبسّمی

شعر نمبر ۶۸

بے اثرِ مہر محبت کی تاثیر اور جذبۂ خیر
کے بغیر۔
چہ آب وچہ گل مٹی اور پانی برابر ہیں۔
بے نمکِ عشق جذبۂ عشق ومحبت کی نمکینی
اور ملاحت کے بغیر۔
چہ سنگ وچہ دل پتھر اور دل برابر ہیں۔

شعر نمبر ۶۹

حرفے مراد خط ونامہ ہے۔

شعر نمبر ۷۰

سینکڑوں ناموں کا جواب ایک خاموشی اور
اغیار کی سطر کے جواب میں ایک کتاب نما
خط، چہ ظلم است۔

شعر نمبر ۷۱

کارِ اعجازِ مسیحا مردے زندہ کرنا مگر اپنی
نظر کے بیمار کا علاج تیری
چشمِ مسیحانہ کر سکی

شعر نمبر ۷۲

نخستیں بادہ پہلی شراب معرفت۔
کاندر جام کردند پیکر وروح انسانی میں ڈالی
گئی جسے بظاہر بنتی نہیں
ہے بادہ وساغر کہے بغیر۔
زچشمِ مستِ ساقی ساقی کی مست و دلنواز
آنکھوں سے ساقی سے
مراد ذاتِ خداوندی ہے
وام کردند ادھار لینا، قرض لینا۔

شعر نمبر ۷۳

بگیتی	روئے زمین پر۔
در دِلے	در دِل، عشق و محبت کا درد
بہم کردند	جمع کر کے۔

شعر نمبر ۷۴

چو	چوں، جب۔
رازِ خویشتن	اپنی ذات اور موجودگی کا راز

☆کُنتُ کَنْزاً مَخفِیًّافَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔حدیث قدسی

عراقؔی	شاعر کا تخلّص ہے، مراد ایک عاشق انسان ہے۔

شعر نمبر ۷۵

ہر دم	ہر لمحے، ہر گھڑی۔
بِد گر رنگ	ایک نئے رنگ اور انداز میں۔
ناز	اظہار حسن کی ایک ادا۔
نیاز	جذبہ ایثار وقربانی اور اطاعت وفرمانبرداری

شعر نمبر ۷۶

علم وادب	دانش وحکمت کے ساتھ اچھی اور عمدہ روِش۔
آموز	سیکھ، (آموختن سے)
حَیف است	افسوس ہے۔

شعر نمبر ۷۷

بہ طُورِ ما	ہمارے طور پر مراد کوہِ طور
نگنجد	سما نہیں سکتا، مراد دیدار کی ممانعت نہیں ہو سکتی۔

☆دل میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

شعر نمبر ۷۸

نہایت	انتہاء، جو لاانتہاء ہو۔
بنگاہ ناشکیبے	بے قرار و مضطرب نظروں کے ساتھ بدلِ امیدوار اور رجائیت کے جذبوں سے معمور ہو۔

شعر نمبر ۷۹

روئے با دیوار آوردن
محض کسی گھر یا دیوار کی سمت کا ارادہ یا نظریہ قائم کرنا، کیونکہ کعبہ تو ایک سمت ہے جو مقصود بالذات نہیں ہے۔

سجدہ گاہِ عارفاں را	عاشقوں کو اپنی عبادت

کیلئے کسی عبادت خانہ
یاسمت یا محراب کی
حاجت نہیں ہے کیونکہ انکی
نظروں کا مقصود ہر وقت
ان کے پیش نظر ہوتا ہے
اوروہ ہردم وصال میں
ہوتے ہیں۔

شعر نمبر ۸۰

تا بکے	آخر کب تک؟
خواہم آمدن	کہ آؤں گا اور اپنا وعدہ ایفا کروں گا
منتظرِ را	محبوب کے انتظار کی سولی پر مصلوب کو حاجتِ پیغام نہیں ہوا کرتی۔

☆ مر کر بھی کھلی رہیں آنکھیں میری
عادت جو پڑ گئی تیرے انتظار کی

شعر نمبر ۸۱

نالہ	رونا دھونا، چیخنا چلانا۔
نکند	نہ کرے بمعنی نہی ہے باید کہ نکند
اے مرغِ اسیر	اے قیدی محبوس پرندے
خُورَدْ افسوس	بلکہ افسوس و تأسف کرے

اس دور پر جبکہ وہ دامِ
زلف محبوب کا اسیر نہیں
تھا۔

ہیر رانجھن نوں مِل کے یارو دَسّو کھاں پچھتانی کیوں
گذری دا ارمان لگیو سو اس رانجھن باج وِہانی کیوں

شعر نمبر ۸۲

درسِ ادیب	آموزگار و معلّم کا سبق۔
زمزمۂ محبت	محبت پیار کا نغمۂ دلفریب
جمعہ	یوم جمعہ، جس روز درس کی چھٹی ہوتی ہے۔
بمکتب آورد	سکول میں لائے مراد وہ بے قرار و مضطرب ہو کر شفیق و رحیم استاد کی بارگاہ میں رہے۔
طِفلِ گریز پائے	وہ بچہ جو سکول سے بھاگتا ہو اور تعلیم میں دلچسپی نہ لیتا ہو۔

شعر نمبر ۸۳

زِ فُرق تا قدمش	محبوب کو سر سے لیکر پاؤں تک۔
می نگرم	میں دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہوں تو۔

کرشمہ الخ	اس کا اعجاز حُسن اور سج دھج، خوبی و رعنائی

شعر نمبر ۸۴

تو مپندار	تو مت خیال و گمان کر کہ!
ایں قصہ	یہ قصہ، در دِل اور فسانہ محبّت و عشق یا واردات قلبی
گوش الخ	کان میرے ہونٹوں کے قریب لا کہ ایک آواز ہے

شعر نمبر ۸۵

آناں کہ	وہ لوگ جو کہ۔
وصفِ حسنِ تو	اے محبوبِ من! تیرے جمالِ رخ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے تمہیں دیکھا ہی نہیں ہے

☆ایں مدعیان در طلبش بیخبرانند
آنرا کہ خبرشد خبرش باز نیامد
(سعدیؒ)

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ۔

☆اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کآں سوختہ را جان شد و آواز نیامد
(سعدیؒ)

خواب ندیدہ را	نہ دیکھی ہوئی خواب کی تعبیر کر رہے ہیں۔

شعر نمبر ۸۶

پدر	مراد حضرت ابراہیم
فرزند	حضرت اسماعیل ذبیح اللہ
خود رضامند است	آداب فرزندی کا حق ادا کرتے ہوئے سر تسلیم خم فرما دیا

ے یہ فیضانِ نظر تھا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی
(اقبالؒ)

تصرفِ ستمِ عشق	جذبہ عشق کی بلا خیزیاں اور فسوں کاریاں اور کرشمہ سازیاں تو دیکھ!

شعر نمبر ۸۷

عاشقم	میں سچا جذبہ محبت رکھتا ہوں
دیوانہ ام	اور اس جذبے میں حدِ جنوں کو پہنچا ہوا ہوں

ے غش کھا کے داغ یار کے قدموں پہ گر پڑا
دیوانے نے بھی کام کیا آخر ہوشیار کا

شعر نمبر ۸۸

گنجِ قناعت — گوشہ قناعت و صبر

درویشِ نامِ او — بظاہر وہ درویش ہے در حقیقت شاہ ہے

ـ تا داغِ غلامی تو داریم
ہر جا کہ می رویم بادشاہیم

شعر نمبر ۸۹

حسن و عشق کی ایک ادا سینکڑوں دلوں کو گھائل کرتی ہے۔ باوجود رندی و مستی اور بے خودی کے، عشق، ہشیاری و چستی اور چالاکی، بیدار نظری سکھاتا ہے۔

شعر نمبر ۹۰

جداگانہ — الگ الگ، اپنی اپنی۔

لذتے — لطف و سرور اور سوز و گداز یعنی ہجر و فراق اور وصال ولقاء کا اپنا اپنا لطف ہے

شعر نمبر ۹۱

عالَم — یہ دنیا اور یہ جہاں دراصل مظہر ذات و صفات ہے جیسے آئینہ ہو

چہ پیدا چہ نہاں — مخفی کیا اور ظاہر کیا بلکہ برابر ہیں

تابِ اندیشہ — سوچ و فکر، تفکر و تدبر و تأمل

جو دانش و علم اور حکمت کی کرنیں ہیں اگر تو علم و عقل کے گھوڑے دوڑا کر ماندہ و عاجز آ چکا ہے تو بنگاہِ دریاب — تو دیدۂ بینا اور نظر بیتاب کے ساتھ اسے تلاش کر لے اور پالے یعنی دل زندہ کے ساتھ

شعر نمبر ۹۲

دعویٰ گاہِ عشق — منزل و جہانِ عشق کی عدالت و منصفی میں۔

خونبہا — دیت، مراد جان کا بدلہ بصورت تاوان وزرِ تلافی

غنیمت داں الخ — غنیمت سمجھ کہ اس جہان عشق میں قاتل، شہیدِ نازِ محبت سے اپنی جلادی کی اجرت طلب نہیں کرتا ورنہ مقتول و کشتۂ محبت کے پاس جان کے سوا اور کیا تھا

شعر نمبر ۹۳

فرصت — موقعِ غنیمت

مدہ از دست — ہاتھ سے مت جانے

	دے بلکہ فائدہ اٹھا
دست ودِلے	دست طاقت وتوانائی سے کنایہ ہے اور دل جذبے سے عنوان ہے
کلیدانجا	ایک عشق ہی کی ضرب کاری سے درِ ہفت آسمان توڑ دے۔ چابی مانگنا جذبۂ عشق کی توہین ہے

گششے کہ عشق دارد نگذارد ت بدیں ساں!

شعر نمبر ۹۴

جہاں	یہ عالم تو ایک شہرِ مالا مال کی مثل ہے جہاں ہر جنس ومتاع ارزاں وعام ہے
عزیزؔ	شاعر کا تخلص ہے
اگر میتوانی	اگر تجھ سے ہوسکتا ہے تو۔
یوسفؑ	کوئی یوسف علیہ السلام کی مثل جنس خرید تاکہ قیامت کو خریداروں کی فہرست میں تیرا بھی نام ہو

☆یوسفؑ سا مہ لقا بھی کہتا ضرور آج
کہ بکنے کے واسطے تیرا بازار چاہیے

شعر نمبر ۹۵

گراں جان	بھاری قیمت والا۔ مہنگا
نسزد	لائق ومناسب نہیں، اہل و سزاوار نہیں
تیغِ نگہت	نگاہ+ ات۔ کہ تیری نگاہِ ناز کا کشتہ ومقتول ہونا اس کے نصیب میں ہو
ناز ضائع مکن	اے محبوب اپنا قیمتی سرمایہ ناز وادایوں لٹا کر ضائع نہ کر۔
واز ہمہ کس جاں مطلب	اور ہر ایک سے جاں کا نذرانہ نہ مانگ

شعر نمبر ۹۶

قدرِ بیعانۂ حسنِ تو	اے محبوب حقیقی تیرے حسن وجمال کے بیعانہ کے لائق تو یہ کونین نہیں ہے
زرخ بالاکن	تیرے حسن و جمال کی مستیاں اور جلوے اتنے ارزاں تو نہیں ہونے چاہیں بلکہ قیمت اور زیادہ

کر کہ دو جہاں تو ہیچ ہیں

ے کروں تیرے نام پر جاں فدا نہ یہ جاں فقط دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

شعر نمبر ۹۷

کج نگہاں — غرور و تکبر سے ترچھی نظریں ڈالنا اور محبوب تو دولتِ حسن سے مالا مال اور نازاں ہے۔

مرہم چارہ — علاج کی دوا۔ زخموں پر لگانے والی دوا۔

الماس فروش — موتی بیچنے والا۔ جوہری۔

شعر نمبر ۹۸

یک دیدۂ حیرانے بیتاب اور پریشان نگاہ مراد آنکھ ہے۔

واں نیز۔ وآں اور وہ بھی میں نہیں چاہتا کہ تیرے رخِ زیبا کے جمالِ جہاں آرا سے اٹھالوں ہٹالوں۔

شعر نمبر ۹۹

روئے وچنیں روئے چہرہ ارے ہائے ہائے ایسا روئے جہانتاب و ضوفشاں

شانِ نہفتن نیست — پسِ حجاب و پردہ رہے یہ اس لائق نہیں بلکہ نظارہ عام ہونا چاہیے

بگذار — معاف کرنا، اگر اجازت ہو تو یہ نقاب کشائی میں کرتا ہوں

شعر نمبر ۱۰۰

نالہ مستانہ — کوئی نالہ و فریاد کسی مست کا

گرمی آہے — کسی آہ و بکا کی گرمی و حرارت۔

مگر — شاید

آشفتہ سَر — عاشق جو دیوانہ ہو۔

شعر نمبر ۱۰۱

دلِ تنگم — میرے تنگ دل میں۔

خانہ مختصرے — یہ ایک مختصر سا گھرانہ اور مکان ہے۔

ے کعبہ نہیں کہ ساری خدائی کو دخل ہو
دل میں سوائے یار کسی کا گزر نہیں
(یاس یگانہ)

شعر نمبر ۱۰۲

پردۂ چشم — آنکھ کا ایک پردہ (آنکھ کے سات پردہ ہائے

چشم ہیں۔ (شبکیہ، عنکبوتیہ، مشیمیہ، ملتحمہ، عنبیہ، ملیپیہ، قرنیہ)

پرکاہے معمولی اور حقیر و ذلیل شئ

☆میری آنکھ کا پردہ کبھی معمولی اور حقیر سا لگتا ہے اور میں نے دو جہاں کی حقیقت کو کبھی اپنی نگاہوں سے دیکھا ہے۔

شعر نمبر ۱۰۳

وادیٔ عشق دنیائے عشق و محبت۔

بسے دور دراز بہت دور اور لمبی چوڑی ہے

طے شود طے ہو جاتا ہے۔

جادۂ صد سالہ سو سال کی منزل و راہ۔

بآہے کسی ایک آہِ رسا سے جو دل و روح کی اتھاہ گہرائی سے برآمد ہوتی ہے۔

گاہے کبھی کبھی، گاہ بگاہ۔

شعر نمبر ۱۰۴!

در طلب کوش اس کی آس و امید اور شوقِ آرزو و لقاء میں مسلسل و دائم کوشش کرتے رہو اور کبھی آس کا دامن نہ چھوڑو

دو لتے ہست یہ ایسی دولت ہے جو کبھی تو سرِ راہ بھی پا سکتا ہے اور مل جاتی ہے۔

☆ ہر سمت گردِ ناقہ لیلیٰ بلند ہے
پہنچے جو حوصلہ ہو کسی شہسوار کا
(حالی)

شعر نمبر ۱۰۵

دردل خلید میرے دل میں یہ بات چبھ گئی جو کسی مردِ کامل اور ادا شناس نے نکتہ آفرینی کی۔

زمعشوقاں کہ حرفِ دلآویز اتنا کاری نہیں ہوا کرتا جتنی کہ معشوقوں کی ادائیں کارگر و مؤثر ہوتی ہیں۔

شعر نمبر ۱۰۶

وہ ذات پاک جو سب کچھ عطا فرماتی ہے اور بخششیں کرتی ہے تو وہ گناہ کیوں نہیں بخشے گا۔

شعر نمبر ۱۰۷

سِتم ظریفی ستم طبع ہونا اور سختی کرنا

آں چشمِ فتنہ مست اس فتنہ میں مست و بیخود نگاہ کی فسوں کاری کا مت پوچھ!

شکستہ دلاں — مہجور و دلفگار اور مصیبت زدہ لوگ جن کا دل ٹوٹ پھوٹ چکا ہے تو ان کو پھر ذوقِ امتحاں کی دعوت دیتی ہے کہ آتو جگر آزما ہم ستم آزمائیں۔

شعر نمبر ۱۰۸

حیرت و گمشدگی اور تعجب و پریشانی کے عالم میں مبتلا، مُہر بلب کیفیت کا اظہار ہے۔ جو نہ پائے ماندن۔ نہ جائے رفتن والا معاملہ ہے

شعر نمبر ۱۰۹

شاہد مضمون — میرے مضمون کا موضوع جو شاہد رعنا و دلربا ہے وہ مخفی معاملات کو پسند کرتا ہے۔ شہرت کو نہیں۔

برنتابد — چمکتا دمکتا نہیں ہے مراد سرعام جمالِ جلوہ کی رونمائی اور برق فشانی کو اچھا نہیں سمجھتا اس لیے میرا مہر تاباں اور ضوفشاں یوسفؑ سر بازار رسوائی کو ناپسند کرتا ہے۔

شعر نمبر ۱۱۰

صد خضر — سینکڑوں راہنما و بدرقہ کو آزما دیکھا، کوئی بھی حقیقی راہنما نہیں ہے نشانِ منزل تو بتاتے ہیں منزل آشنا نہیں کرتے ہیں۔

شعر نمبر ۱۱۱

منکشف — کائنات کے راز ہائے سربستہ تو مجھ پر منکشف اور واضح ہو گئے ہیں مگر میں انسان کی حیثیت سے ابھی سربستہ اور مخفی راز و سرّ ہوں۔

☆ زبرون در گذشتم زدرونِ خانہ گفتم
سخنِ نگفتہ را چہ قلندرانہ گفتم
(اقبالؒ)

شعر نمبر ۱۱۲

ہمیں نکتہ — اسی ایک راز اور نکتہ کے بدلے میری معذرت قبول فرما کہ مجھے معاف فرمادے۔

کہ بغیر تو — کہ تیرے بغیر میری پہچان نہ ہوئی۔

☆ خوش ترز ہزار پارسائی
گاے بطریقِ آشنائی
ماراز مقامِ ما خبرکن
مائیم کجاو تو کجائی
(اقبالؒ)

شعر نمبر ۱۱۳

زیرِ بام — اس گنبد نیلوفری کی چھت کے نیچے کئی موسیٰ اور کئی عیسیٰ ہیں۔

درونِ حریم تو — اے خدا تیرے حریم ناز میں کسی کو بھی رسائی اور راہ نہیں، سبھی منتظر ہیں۔

☆ اے جبرِ مشیّت، ہمہ بے پرو بالی،
اب بھی ہے جنہیں ہمّتِ پرواز، ہمیں ہیں
(ظفر)

شعر نمبر ۱۱۴

بجز شہر وفا — دیوان گان عشق ومحبت کی بستی کے سوا

رعیّت ہست — جو کشتگانِ تسلیم و رضا اور پیکران وفا ہیں اور مثل رعایا کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔

سلطانے ندارد — اوراس شہر وفا کا کوئی امیر اور بادشاہ نہیں ہے۔

شعر نمبر ۱۱۵

منزلم — میری حقیقی اور اصلی منزلِ مراد کو تو نے اے خدا نگاہوں سے مخفی اور دور دراز رکھ چھوڑا

کعبہ وبتخانہ — کعبہ و بتخانہ جہاں لوگ پوجا اور عبادت کرتے ہیں دراصل یہی معبد کسی عارف حقیقی اور عاشق صادق کیلئے سنگِ راہ بن جاتے ہیں وہ انہی میں الجھ جاتا ہے اور کعبہ میں جاکر کعبہ والے کی تلاش کرتے ہیں۔

شعر نمبر ۱۱۶

گاہے بعزم کعبہ — کبھی کعبہ کیلئے سفر اور کبھی دیر و بتخانہ، حیراں

سرگرداں، مذبذب ہوں
اور مجھے اپنی منزل کی
تلاش و جستجو ہے۔

صد مرحلہ بسر دم سیکڑوں منازلِ سفر طے کر
چکا ہوں اور ابھی درمیان
سفر ہوں اور منزل کا پتہ
نہیں۔

شعر نمبر ۱۱۷

صد رنگ صحنِ گلشن سینکڑوں قسم کے رنگا
رنگ پھولوں والا، الگ
الگ رنگوں والا، خوشبو والا
یہ لالہ زار یہ گلزار، یہ
شاخسار اور اس میں اتنے
ہی پرندے۔ مراد بوقلموں
اور نیرنگی والا عالم و جہاں
ہے۔

طائرِ بسمل زخمی، گھائل اور نیم جان
پرندے کی مثل عاشق
صادق اور کشتۂ ناز کا
علاج نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا،

آخر اس کا مژہم کیا ہے؟

شعر نمبر ۱۱۸

ایں وارفتۂ رفتار کیست مجھے معلوم نہیں ہے
کہ یہ سراسر، پے در پے
مائل بہ سفر ارد گرد سے
بیگانہ اور صرف منزل کا
سودا و جنوں لئے ہوئے۔

بازگشتن نیست واپس لوٹنا ممکن نہیں ہے۔

در موجِ خرامانِ نگاہ نظر چلتے ہوئے موج
کی صورت میں۔ مراد
محبوب جب مائل بہ کرم ہو
کر دلنوازی اور نظر نوازی
کرے تو اس یہ وارِ دی
میں محبوب کی توجہ دوبارہ
نصیب نہیں ہوتی۔

شعر نمبر ۱۱۹

حسن نے تجلّی کی اور پنہاں ہوا مگر اس کی
رونمائی اور جلوہ گری کی وجہ سے عشق حیرت
زدہ ہو کر پھر اس رخِ تاباں و دلفروز کا متمنی
ہو کر چہار سو متجسس و متلاشی ہے۔

شعر نمبر ۱۲۰

دیدم سحرِ شب | وصل کی رات سحر کو ایک ہی بار وہ نعمت عظمیٰ ملی مگر پھر وہ سحر کبھی نہ ملی

شعر نمبر ۱۲۱

از خامشیم | میری خاموشی اور مہر بلبی پر لعن طعن یا طنز نہ کریں۔ میں تو محبوب کے لبوں سے ایک حرف سن کر اب تک محوِ حیرت و تعجب ہوں

شعر نمبر ۱۲۲

شریکِ حلقہ | گروہ میں شامل
رِندانِ بادہ پیا | مے خوار رندوں کے۔
حذر | بچ، احتیاط کر۔
بیعتِ پیرے کی | ایسے پیر کی ارادتمندی سے جو کہ
مردِ غوغا | مست و بیخود ہو کر ہاؤ ہو کا نعرۂ مستانہ لگانیوالا نہ ہو

شعر نمبر ۱۲۳

نازِ شہاں | بادشاہوں کے ناز نخرے
زخمِ گرم | ان کی عطا و بخشش کا زخم جو میری انا اور خودداری کو ٹھیس پہنچاتی ہے۔
درِ نگر | دیکھ تو سہی! توجہ کر!
اے ہوس فریب | اے ہوس اور حرص و آز کے جال میں پھنسے اور جکڑے ہوئے فریب خوردہ!
ہمتِ ایں گدائے را | اس غنی القلب، بے نیاز اور مستغنی عن الدنیا گدائے بلند نظر و بلند طبع کی ہمت کی پرواز کو تو دیکھو اور داد دو۔

شعر نمبر ۱۲۴

دردشتِ جنونِ من | میرے جنون کے دشت وصحرا میں۔
جبریل زبوں صیدے | جبرائیل امین جیسا مقرب بارگاہ فرشتہ بھی

معمولی سا شکار و صید اور
نخچیر ہے۔

یزداں خدائے پروردگار
بکمند آور کمند میں لاؤ۔ خاص اور
معرفت حاصل کر

اے ہمتِ مردانہ اے جوانمردی و جسارت
کے پتلے اگر غیور و جسور
اور باہمت و جرأت ہو تو!

شعر نمبر ۱۲۵

ہر کسے از رمزِ عشق ہر کوئی عشق کی رمز اور
اسرارِ نہاں سے آگاہ نہیں
ہے کہ اس جام صہبائے
عشق و محبت کو غٹا غٹ پی
کر مدہوش نہ ہو اور مستی
میں بھی ہوشیار رہے۔

ہر کسے شایانِ ایں اور ہر کسی کو اس عالیجناب
اور درگاہ خاص میں اذن
باریابی عطا نہیں ہو سکتا
کیونکہ جلوۂ رخِ جاناں کی
جھلک کی تاب ہر کسی کے
بس کی بات نہیں ہے۔

شعر نمبر ۱۲۶

داند آں کو اس رازِ نہاں کو وہ جوانمرد
صاحب دل جانتا ہے۔

نیک بخت نیک فرجام، سعادتمند و
ارجمند ہو۔

مَحرم جو ہمراز و دمساز ہو اور آشنا
ہو۔

زیرکی دانائی چستی و چالاکی۔

عشق جذبہ محبت و الفت جو
اطاعت و بندگی کا درس
دیتا ہے اور کبھی نیاز سے
گزر کر مقام ناز سے آشنا
کرتا ہے۔

ثنائے زلف و رخسارِ تو اے خواجہؒ
ملائک وردِ صبح و شام کردند
(عراقیؒ)

حل مشق وتمرین (نمبر ۱)

درخانہ کسے نیست/نبود ہر کہ خیانت ورزد دستش از حساب بلرزد۔ ایں مسجد وآں مدرسہ است ۔لشکر بمیدان رسیدند۔ اسپانِ تازی بوفاداری مشہور است/اند۔ مسافر گرسنہ وتشنہ است۔

گل خواہد شگفت۔ ستارگان بشب می تابند/می تابد۔ آمدنت مبارک باد۔ من خیلے مشغولم۔ بلے، من آنرا خوب می شناسم۔ خیلے متشکرم۔

حل مشق وتمرین (نمبر ۲)

من فردا بمدینہ منورہ خواہم رفت ۔ دیروز ہوا خیلے گرم بود۔ دی شب باذ خنک وزید و خوابم برد۔ شما امروز کجا بودی؟ از بامداداں بشہر می گردم۔ دریائے اباسین/مہران بہ سنگلاخ و ریگستان ے گزرد۔ درگلزار گلہا شگفتہ۔ باراں باریدہ است ۔ ہمہ زمین ہر کجا سبزہ زار بنظر می آید۔ بر کوہسار برف باریدہ۔ خوشا سلسلہ کوہستانِ مری۔ ایں میہنِ مسلماناں است و دریں بسیار مساجد ومزارات است ۔ یارب گلشنِ آرزوہائے من دائم شگفتہ وشاد باد کہ من ایں نبات و درختاں را بخونِ جگر پروردہ ام۔ رخ برگِ گلاب را بخونِ دل ریختہ خواہیم آراست کہ ما سوگند خوردہ ایم برائے تحفظ ونگہبانی گلشن را۔

حل مشق وتمرین (نمبر ۳)

(ا)۔ توے کی روٹی دیر سے ہضم ہوتی ہے۔ مدرسہ میں مَیں پنکھا کھینچتا تھا۔ گھر میں پنکھا سارا دن میرے ہاتھ میں تھا۔ چمٹا مجھے دینا۔ بھنگی کو بلاؤ تا کہ جھاڑو دے۔ دیوار کو کرنڈی سے لیپ کرو۔ باورچی خانہ کی چمنی خراب ہوگئی۔ جام لبریز ہے۔ مشاطہ اس کے بالوں میں کنگھی کرتی تھی۔

(ب)۔ دہنِ ورمہ شکستہ است/شُد۔ دستہ قلمتراشِ من بشکست۔ کلیدِ قُفل گم شد۔ مِقراض بیارید! تا ایں کتاب را درست کنم۔ آہنگر از دَمہ آتش ے افروزد۔ چشمِ سوزن بسیار تنگ است۔

(حل نمبر ۴)

آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ آپ وہاں کیوں گئے تھے؟ تو کیا جانے کہ کل کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کون شمار میں لاسکتا ہے؟ یہ بیل کیسے منڈھے چڑھے گی؟ پاکستان کون سی تاریخ کو وجود میں آیا؟ کتنی رات گزری ہے؟ آپ نے بازار میں کس کو بھیجا ہے؟ آپ کا فرزند دلبند سکول میں کس طرح ترقی کر رہا ہے؟ میں کیا جانوں کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو کہاں گیا تھا اور میں کہاں جاؤں گا؟

(حل نمبر ۵)

(ا)۔کودک گریاں ہمی رفت۔من شاداں وخنداں بدارالعلوم بھیرہ آمدم۔مرا عقوبت مکن کہ پیشت عذر خواہ آمدم۔شُہب ثاقبہ ریزاں برزمین افتد۔من چشم براہ گلہار یختہ برائے شما منتظرم۔بیا اے سکونِ دلِ ما کہ ایں بیقرار و پریشان گشتہ قرار نمیگیر د۔

(ب)۔ہاتھی مستانہ وار شور مچاتا ہوا میری طرف آیا۔چور ڈرتا اور کانپتا ہوا بھاگ گیا تھا۔لومڑی گرتی پڑتی غار کے منہ پر پہنچی۔عربی گھوڑا رقص کرتے،اچھلتے،کودتے دوڑتا ہوا میرے سامنے سے گزرا۔دُم کٹا شیر غرّاتے ہوئے میری طرف آیا اور میں خوفزدہ کانپتے اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتے ہوئے چھت پر چڑھ گیا۔

(حل نمبر ۶)

میں نے چراغ جلا دیا ہے لیکن روشنی اچھی نہیں دیتا۔چمگادڑ کے سوا سب پرندے انڈے دیتے ہیں۔غم و الم کے سوا میرے پاس اور کیا ہے؟ خدا کے سوا غریبوں کا سہارا ہی کیا ہے؟ تیرے بغیر میرا کون ہے؟ سب لوگ کام پر چلے گئے مگر وہ بڑھیا۔تمام طلبا مسجد میں چلے گئے سوائے ادریس کے۔

(حل نمبر ۷)

محمود نے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر دیا۔وہ خود گم کردہ راہ ہے راہنمائی کس کی کرے۔آپ

نے اس سے کیا کہا؟ آپ کے والد صاحب کہاں ہیں؟ میری کتاب کھوگئی ہے۔آپ نے یہ کتاب کہاں سے خریدی؟ میں نے تجھے کیا کہا تھا؟ انہوں نے اس کو ملامت کیا۔انہوں نے مجھے کہا۔جلدی آؤ! میں نے اسے رستم داستان بنا دیا۔اس نے بہت کوشش کی۔آپ کے بھائی کا کیا نام ہے؟ میں نے اسے بلایا تا کہ اسے سرزنش کروں۔آپ کی ہمشیر نے بتایا کہ وہ گھر پر نہیں ہے۔تیرے بھائی نے گھوڑا خریدا۔استاد نے اسے سزا دی اس لئے کہ اس نے سبق اچھی طرح یاد نہ کیا تھا۔اِس وقت/ابھی ہم آرام کرتے ہیں (حالا پاشو ابھی اٹھ)۔اس نے کہا کہ تم گھر چلے جاؤ! آپ کا کام ابھی ختم نہیں ہوا۔وہ میرے پاس آئے۔میں نے اسے خود پڑھا/پڑھایا۔تم اپنے آپ کو کیوں سزا دیتے ہو! جس کا کام اسی کو ساجھے۔دل کے ٹکڑوں پر مرہم رکھنا ہمارا ہی کام ہے۔

(حل نمبر ۸)

سبق کے آخر میں مکمل حل شدہ موجود ہے۔

(حل نمبر ۹) مشقی امثلہ

اسے جانے نہ دینا میں آتا ہوں۔تو نے مجھے نہ چھوڑا ورنہ اس مرد کو ایسی سزا دیتا کہ پھر ایسے کام نہ کرتا۔

انہوں نے اسے اندر نہ آنے دیا۔احمد نے مجھے کھڑکی نہ کھولنے دی۔میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے کام نہیں کرنے دے گا۔مجھے اس کو پوچھ لینے دو۔

(مشقی امثلہ حل نمبر ۱۰)

بابر کی فوج ایسی بد دل ہوئی کہ قریب تھا میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔احمد آیا چاہتا ہے۔قریب تھا کہ خوفناک لہریں کشتی کو نگل جائیں کہ دوسری کشتی آ پہنچی۔میں آپ کو رقعہ بھیجنے ہی والا تھا کہ آپ آ پہنچے۔

کھیتیاں حرارت کی وجہ سے جلنے کے قریب ہیں۔تقریباً بارہ بجے کا وقت ہے۔اور چھٹی

ہونے والی ہے۔اندھا کنوئیں میں گرنے کو تھا کہ ایک آدمی نے ہاتھ پکڑ کر رستے پر ڈال دیا۔بادشاہ سختی و مصیبت سے مرنے کے قریب تھا کہ اس کے ہمراہی اس کے پیچھے پہنچ گئے۔

(مشقی امثلہ حل نمبر ۱۱)

آپ لوگوں نے غصہ بھری باتیں کرنا شروع کیں۔بادل گرجا، بجلی چمکی اور بارش برسنے لگی۔اس نے فارسی زبان سیکھنا شروع کی ہے۔کبھی اچانک ٹھنڈی ہوا چلنے لگتی ہے۔سورج مغرب میں چھپ گیا اور تاریکی چھانے لگی۔اکبر چاہتا ہے مدرسہ جانے لگے۔اسی دوران راجے سرکشی و بغاوت کرنے لگے۔

صبح کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ستارے ایک دوسرے کے بعد چھپنے لگے۔دشمن کی فوج بھاگنے لگی۔بلی نے چوہے کو کھانا شروع کیا۔

(مشقی امثلہ حل نمبر ۱۲)

جتنی میں نرمی کرتا اتنا ہی وہ زیادہ دلیر ہوتے تھے۔جتنی اس نے محنت کی تھی اتنا اس کا پھل نہ پایا۔جوں جوں تم میرے واقف و آشنا ہوئے، تم تو میرے عیب ڈھونڈنے لگے۔جوں جوں پہاڑ پر چڑھیں گے سردی زیادہ ہوتی جائے گی۔جتنا ہم آگے بڑھے کیچڑ زیادہ ہوتا گیا۔جتنی کہ وہ چشم پوشی کرتا تھا اتنے ہی وہ دلیر ہو گئے۔

(مشقی امثلہ حل نمبر ۱۳)

تیری زندگی لمبی ہو کہ تم خوش قسمت ہو۔تیرا نشیمن آباد رہے۔خدا اسے نیک بنائے۔اللہ تیری عمر دراز فرمائے۔تیری جان کو دشمنوں سے کوئی تکلیف نہ ہو۔خدا اسے نیکی کی توفیق ارزانی کرے وہ اس دنیا میں کوئی رنج نہ اٹھائے۔خدا تیرے بھائی کو کامیابی دے۔کوئی ایسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو۔نیکی اس کا مرتبہ بلند کرے۔اس کے گلشنِ آرزو میں بلبل اور طوطی نغمہ سنج رہیں۔خداوند تجھے بدی سے بچائے۔ہمارا شہر بھیرہ ہمیشہ آباد و شاد اور پُر رونق رہے۔اس کے علاقے آباد رہیں۔خدایا! اس کا اقبال دائم ترقی پذیر رہے۔یار کا دل خوش

رہے۔ اللہ اسے بڑی مصیبت سے محفوظ و مأمون رکھے۔ آمین۔

(مشقی امثلہ حل نمبر ۱۴)

مسافر بھوکا ہے۔ رفیق پاگل تھا۔ محمد رفیق تارڑ بادشاہ بنا۔ تم دانا تھے۔ امیر نے اسے غلام بنایا۔ حماد بیمار ہوا۔ طیبہ خوش ہوئی۔ وہ جھوٹا ہے۔ تم پیاسے ہو۔ الطاف کند ذہن تھا۔ ہم حیران ہوئے۔ کمہار نے مٹی کا پیالہ بنایا صفدر نے اسے بیوقوف بنایا۔ عزیز ناراض ہو گیا۔

(مشقی امثلہ حل نمبر ۱۵)

زید نے فرش کو گندا کر دیا۔ عمرو نے یتیموں کو کھانا کھلایا۔ خدا کے حکم سے منہ نہ موڑ!

(مشقی امثلہ حل نمبر ۱۶)

قرآن حکیم کلامِ ربانی ہے۔ ہندو اپنے مُردوں کو جلا دیتے ہیں۔ عناصر کی تین قسمیں ہیں؛ جامد، مائع، بخار۔ نیکی کر اور دریا میں ڈال۔ حضرت سلیمان نبی علیہ السلام پرندوں کی زبان کا فہم رکھتے تھے۔

(مشقی امثلہ حل نمبر ۱۷) جملہ انشائیہ

(۱) جلد جا! دروازہ کھول دو (۲) پھر گالی نہ دینا۔ جلدی مت کرو (۳) تم نے اپنی جگہ سے حرکت کیوں کی؟ یہ کیا ہے؟ (۴) سبحان اللہ، واہ واہ، کیا خوبصورت آواز ہے۔ (۵) تحسین وآفریں ہے اس شخص پر کہ جس نے جاں نثارِ وطن کی ہے (۶) واہ واہ! کیا ہی دل خوش کن بہار ہے (۷) نہ دیا نشانِ منزل مجھے اے حکیم! تو نے۔ (۸) ہائے افسوس شاہِ شاعران نہ رہے (۹) خدا کی قسم منت ناخدا نہ کریں گے۔

(۱۰) خدا کی سنگت و معیّت اختیار کر لے اور پھر بادشاہی کرتا رہ۔ خدا کے ساتھ دیوانگی جائز مگر دربار محمد ﷺ میں حدِ ادب ملحوظِ خاطر رہے (۱۱) ہائے کاش کوئی ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دے (۱۲) خبردار! دیدۂ یتیم نمناک نہ ہو! (۱۳) خدا دشمنِ دین کو ہلاک کرے۔

ہمارا وطن پاکستان زندہ و پائندہ رہے۔ آمین!

چند شعری اصطلاحات

شعر:۔ شعر عربی لفظ ہے جس کا لغوی معنٰی جاننا اور دریافت کرنا ہے۔ علمِ عروض میں شعر وہ کلام ہے جس میں وزن اور قافیہ کا ارادہ کیا جائے اور وہ کلام بامقصد بھی ہو اور بالِا رادہ کہا گیا ہو۔ شعر جن اجزاء سے مرکّب ہوتا ہے انہیں تفاعیل کہا جاتا ہے۔ یہ تفاعیل، اسباب، اوتاد اور فواصل سے مرکّب ہوتی ہیں۔ جب کئی اجزاء کسی وزن پر جمع ہو جائیں تو وہ شعر کہلاتا ہے۔ (از محیط الدائرہ)

بیت:۔ یہ شعر کی مثل ہوتا ہے۔ اس میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔

شعر کی جمع اشعار اور بیت کی جمع ابیات آتی ہے۔ صُوری اور معنوی لحاظ سے یہ دونوں ایک ہیں۔

مِصْرَعَہْ یا مِصْراع کے معنٰی کواڑ کے ہیں (دروازے کا ایک پٹ) اور ادبی اصطلاح میں آدھے شعر یا بیت کو کہتے ہیں۔

فرد: اکیلے شعر یا بیت کو فرد بھی کہتے ہیں جو کسی نظم یا قصیدہ یا غزل کا حصہ نہ ہو۔

☆ شعر یا نظم کی کئی اقسام ہیں۔

غزل، قصیدہ، رُباعی، قِطعہ، مثنوی، مرثیہ، مخمّس، مسدّس، ترکیب بند، ترجیع بند، نظم معرّیٰ، نظم آزاد وغیرہ۔ انہیں اصنافِ شعر بھی کہا جاتا ہے۔

☆ سات یا دس بیتوں سے کم کو قطعہ اور اس سے زائد کو قصیدہ کہتے ہیں، قطعہ میں مطلع ہو یا نہ ہو یا پھر وہ کسی قصیدہ سے کانٹ چھانٹ لیا گیا ہو۔

☆ غزل؛ کے آٹھ سے دس، بارہ تک اشعار ہوتے ہیں۔ اس کے ہر شعر کا اپنا الگ موضوع ہوتا ہے۔

☆ نظم کے بھی آٹھ سے دس، بارہ تک اشعار ہوتے ہیں۔ یہ عموماً ایک موضوع پر ہوتی ہے۔

☆ قصیدہ یا مثنوی؛ کے اشعار کی تعداد متعیّن نہیں ہے یہ سینکڑوں سے ہزاروں تک ہوتی ہے۔

☆رباعی؛ میں چار مصرعے ہوتے ہیں پہلے دو اور آخری کا وزن وقافیہ ایک اور تیسرے مصرع کا وزن الگ اور جدا ہوتا ہے۔ یہ خالص غیر عربی، ایرانی ایجاد ہے۔

☆مرثیہ؛ یہ کسی مرنے والے کے اوصاف اور اس کے غم میں کہا جاتا ہے۔

☆مخمس میں پانچ مصرعے اور مسدّس میں چھ ہوتے ہیں۔ مخمس میں پہلے چار کا وزن ایک جیسا اور پانچویں کا الگ اور جدا ہوتا ہے مگر مسدّس میں پہلے چار ہم وزن اور اگلے دو الگ وزن کے ہوتے ہیں۔

☆غزل میں مطلع، مقطع، قافیہ اور ردیف ہوتا ہے۔

شعری اصطلاح میں غزل یا قصیدہ کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں مطلع کہلاتا ہے۔ غزل میں ایک سے زائد مطلع بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ ترتیباً مطلع، مطلعِ ثانی اور حسنِ مطلع کہلاتے ہیں۔

مقطع؛ شاعری کی اصطلاح میں غزل یا قصیدہ کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلّص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔ مقطع کیلئے تخلّص کا آنا ضروری ہے۔

قافیہ؛ قافیہ کا لغوی معنٰی پیچھے اور پے در پے آنے والا ہے مگر اصطلاحاً ان چند حروف و حرکات کو کہتے ہیں جن کی تکرار بصورت الفاظ شعر یا مصرع کے آخر میں ہو اور وہ ردیف سے قبل ہو۔ یہ غزل یا قصیدہ کے پہلے شعر کے دونوں مصرعوں میں اور پھر ہر شعر کے دوسرے مصرع کے آخر میں آتا ہے اور قطعہ کے ہر شعر کے دوسرے مصرعے کے آخر میں آتا ہے۔

ردیف؛ کسی بھی سوار کے پیچھے بیٹھنے والا اس کا ردیف ہوتا ہے۔ مگر شاعری میں ردیف وہ مستقل کلمہ یا کلمات جو کسی شعر یا مصرع کے آخر میں قافیے کے بعد بار بار آتے ہیں۔ ردیف کبھی ایک یا دو لفظوں کی اور کبھی زائد بھی ہوتی ہے۔ ہر صورت میں اس کے الفاظ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ استثنائی صورتوں میں اس کے معانی اشعار میں مختلف تو ہو سکتے ہیں مگر تحریری صورت بہر حال ایک جیسی رہتی ہے۔

تنبیہ؛ طوالت کے خوف سے مذکورہ بالا کی امثال عمداً ذکر نہیں کیں۔ اور حق تو یہ ہے بھی کہ

فصاحت و بلاغت کے قواعد کے بارے میں مختصر سا تعارف ذکر کیا جاتا مگر خوف طوالت سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں ذوق وشوق رکھنے والے طلبہ اس فن کی کتب کی طرف رجوع فرمائیں تو انہیں بہت فائدہ ہوگا۔ انشاءاللہ۔

محمد انور حبیب
فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
(گولڈ میڈلسٹ فاضل عربی سرگودھا بورڈ)
یکم ربیع الاول شریف ۱۴۲۵ھ